

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرون ملک مقیم ہیں
مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔



منجانب۔

سیل سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان

Presented by: Rana Jabir Abbas



۷۸۶
۹۲۱۱۰
یا صاحب الزماں اور کئی

DVD
Version

لبیک یا حسینؑ

نذر عباس
خصوصی تعاون: رضوان رضوی

اسلامی کتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری -

SABIL-E-SAKINA

Unit#8,

Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.

www.sabeelesakina.page.tl

sabeelesakina@gmail.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

<http://fb.com/ranajabirabbas>

www.ziaraat.com

NOT FOR COMMERCIAL

سوئم

۳

حصہ

قسم خدا کی بڑائی کا کرتے ہیں غم حسین کا بواہتمام کرتے ہیں

پیشکش تسکین زہرا

مرکزی تنظیم عزرا حیدر کراچی کی
انجمنوں کے منتخب نوجوان مجموعہ

مرتبہ
محمد وصی خان

رحمت اللہ تک ایجنسی

بالمقابل بڑا امام باڑہ، کھارادر، کراچی ۷۴۰۰۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
یا صاحب العصر الزمان اذکرک فی !!!
یا حسین

بیکاف تسکین دہوا
منتخب

نایاب زیور کا مجموعہ سوم
(ہر وہ کلام موجود ہے جو آپ چاہتی ہیں)

مرکزی تنظیم عزت جسطی کراچی
را قبلہ

تعداد
ایک ہزار
(جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں)
ناشر

رحمت اللہ بک انجینی۔ ناشران و تاجران کتب
بہی بازار نزد خوجہ شیعہ اشاعہ شری مسجد کھارادر کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
یا صاحب العصر والزمان ادرکنی فی سبیل اللہ

گزنہ راشی

یہ بیاضی کراچی کی مشہور نمائندہ اور مایہ ناز انجمنوں کے کلام پر مشتمل ہے اس بیاضی میں ان کلاموں اور سلاموں کو شامل کیا گیا ہے جو پہلے اول - اور دوم میں نہیں آسکے۔ بیاضی ہفتہ سوم کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں خود انجمن کی انجمنوں کے بھی کلام شامل کیے گئے ہیں یہ بیاضی بالکل نئے اور نایاب کلاموں کا عظیم مجموعہ ہے۔ امید کرتا ہوں کہ میری اس کوشش کو بیاد رہیں ضرور پسند کریں گی۔ اور اپنے بھائی کے لئے دعا کے خیر کریں گی۔

فقط :- دھی خاں

بیاضی تکیں نہ خرا ہفتہ سوم
مید محمد یوسف دھنی بنارس

محمد دھی خاں

سندھ آفسٹڈ پریس کراچی

ناشر

نام کتاب

کتابت

مرتبہ

طباعت

رحمت اللہ بک انجینی - ناشران و تاجران کتب

مبئی بازار نزد غوجہ شیعہ اثنا عشری مسجد کھارادر کراچی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
یا صاحب العصر والزمان ادرکنی فی سبیل اللہ
الممدد الممدد - یا علی المرتضی الممدد!



مرتبہ بیاض تسکین نرھڑا ہفتہ اول، دوم اور سوم

محمد وصی خان

صدر محفل حیدری ناظم آباد - صدر پاکستان شیعہ مشن کراچی
سرپرست :- دستہ ناصران حسین - انجمن غلامان علی
صدر انجمن ناصر العزیز ہسٹریڈ - انجمن یادگار حبیب ابن انطاہر
انجمن علی اصغر - انجمن نشان حیدری قدیم
انجمن گلہ سہ حیدری

پیغامِ حسینؑ

از قلم خادمِ اہلبیتِ بابا سید صدیق جیلانی

دنیا سے ہر اک ظلم کے آثار مٹا دو
اس دور کے ہر ظلم کی جگہ میں مٹا دو
پھر عزمِ حبیب بن مظاہر کی صدا دو
ہر دشت میں نہ خوں کے پتے پھول کھلا دو
ہر قصرِ در بامِ امید کے گرا دو
اولادِ ابو جہل کے ایلہ ان جلا دو
اشکوں کے یہ موتی سرا فلاک بجا دو
حکم بن کے اسے جہنم کے گہر زبا ہی سیکھا دو

ما تم کی صداؤں سے زمانے کو ہلا دو
پیغامِ حسینؑ ابنِ علیؑ سب کو مٹا دو
کیوں قوم کے چہرے پر تھکاؤ کی سنگسار ہے
کہتے ہیں اپنی موسمِ خونخو کے تقاضے
عکاس کے یہ تم کو فضاؤں میں اڑا کر
سدا کے خیموں کا دھواں دیکھ رہے ہو
ممکن ہو تو اک رات تمہاری کڑ بھاکر
مختار کی صورت جسے جینا نہیں آتا

شبگیر کے غم میں کس واسطے چپ ہو!
مولا کے عزادار ہو کھرام چجادو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
یا صاحب العصر والنز ما المَدَن
فہرست نونہ جات

نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	انجمن کا نام
۱	اضافی ہرودق	۱	
۲	گذارش	۲	
۳	فرط مؤلف	۳	
۴	پیغام حسینیؑ	۴	بابا صدرا حسین جلالی
۵	دعائے بکر امینین و مومنا	۱۲	مرزا علی سمیع
۶	تعارف بیاض	۱۳	محمد وصی خاں
۷	عرض نامہ	۱۵	انجمن ناصر العزا
۸	اے کاشق مال تمنا دیکھائی دے	۱۸	" "
۹	ظلم کیا کیوں ہے شاہ بخارا کی پر	۱۸	" "
۱۰	بانوہ جو بے وفا علی اکبر گزر گئے	۱۹	" "
۱۱	زمانہ طاری ہے یہاں ہے جنت کیا ہو	۲۱	" "
۱۲	جب ان میں چھوڑا ہو گا سید علی اکبر کا	۲۲	" "
۱۳	ہائے کیسا ایسا وطن ہے	۲۵	انجمن حیدریہ ڈرگ روڈ
۱۴	بستی تھی سکینہ جو جی کر بلا سے	۲۶	" "
۱۵	یوں نہیں کہتی تھی حیدر کمر آربند	۲۷	" "

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ	نام انجمن
۱۶	غم غم سے کہو جواستوں کی گھڑاوم رہی ہے	۲۸	انجمن حیدرعیہ ڈرگ روڈ
۱۷	تپش ہے تشنگی ہے کر بلا ہے دیکھ لیا ہو	۳۰	" " "
۱۸	ہر دے میں جگہ پائے حیوان میں سما جائے	۳۲	دستہ ناصران حسین
۱۹	اے علی اکبر میرے اے علی اکبر میرے	۳۴	" " "
۲۰	اکبر بھی نہیں عسرو بھی نہیں	۲۵	" " "
۲۱	آج او مرے پر دیسی بیرن	۳۶	" " "
۲۲	دارشا نہیں اب کوئی شہید ہو گئے سرور	۳۷	" " "
۲۳	رجسین میں ہم سر کی طرح چلتے ہیں	۲۹	" " "
۲۴	روکے کہتی تھی سیکھ کرے بابا بابا	۴۰	" " "
۲۵	نہ زیب کیے نا ہے ہیں آئی ہے بھیا	۴۱	" " "
۲۶	علی کے شیر ہو شمشیر شعلہ بار ہے	۴۲	" " "
۲۷	اٹھی ہے گھر کے گھر کی خوشی گھٹا ہوا	۴۵	انجمن عوادار لہ نزارب
۲۸	ہوئی تانت خدین حق مرتب خون انفس سے	۴۶	" " "
۲۹	روح نازل خدا کے لئے چون لیا گیا ہے	۴۷	" " "
۳۰	نگین عرش علا لا الہ الا اللہ	۴۸	" " "
۳۱	ثابت یہ ہوا بغیر ظلم کی جفا سے	۴۹	" " "
۳۲	اے مولو تاپے رخصت سرور کا زمانہ	۵۳	انجمن لاجوانان حیدرعیہ
۳۳	زینب نے کہا صغرا سے تم آئے ہیں بی بی	۵۴	" " "
۳۴	بولیں صغرا اب در نہیں آئے	۵۵	" " "

نمبر شمار	عنوانات	نمبر صفحہ	نام انجمن
۳۵	آج ہے قافلہ کی قافلہ سالار بہن	۵۵	انجمن لاجوانان حیدری
۳۶	یا علیؑ مولا یا علیؑ مولا	۵۷	" "
۳۷	ابھی کیسا منظر زینبؑ دلگیر نے دیکھا	۶۰	انجمن امامیہ
۳۸	لاچار حسینؑ نا بے یار حسینؑ	۶۳	انجمن غلامان علیؑ
۳۹	شہید کرب و بلا اسلام و اویلا	۶۳	" "
۴۰	شہید ایسا نہ دیکھا اصرؑ بے شیر ہے	۶۵	" "
۴۱	اصرؑ تھے گئے اصرؑ چنے گئے	۶۵	" "
۴۲	جب یاد سکیں گے کو تیری آتی ہے بابا	۶۶	" "
۴۳	اسکھڑے سینہ کھر جیلو	۶۷	انجمن تنظیم الحسینی
۴۴	خالی تھوڑا بھلا رہی ہے ماں	۷۰	" "
۴۵	جس نے ہے جنگ کا کھان کی منظر دیکھا	۷۰	" "
۴۶	دل میں علیؑ کا نام زباں پر علیؑ کا نام	۷۲	" "
۴۷	زندگی مار گئی اور نہ ہائے عباسؑ	۷۳	" "
۴۸	یائے تھے عجب شاکر احمدؑ نے لڑا ہے	۷۴	" "
۴۹	یہ کچم ہے تو پرچم عباسؑ علمدار	۷۵	" "
۵۰	علم کا دیہا بہادیا نہ زینبؑ موط	۷۶	" "
۵۱	ماں کہتی تھی عاشورہ کو مقتل میں پ کر	۷۸	" "
۵۲	عجیب سیال کے عالم میں نہر آجائی ہے	۸۱	انجمن یادگار بہشتین حسینی
۵۳	گھر ٹکے زینبؑ کبریؑ وطن میں آگئی	۸۲	" "

نمبر شمار	عنوانات	نمبر صفحہ	نام انجمن
۵۳	پیشوا جی جی رے زہر کا لادلا	۸۴	انجمن یادگار بخت جیسینی
۵۵	لاٹھ سیکر سیکر تھاروتی رہی	۸۵	" " " "
۵۶	تیخوں کے سامنے میں بچہ ہوگا شہر کا	۸۶	" " " "
۵۷	اے معصوم کے کاٹوں پر چار گئے	۸۸	" " " "
۵۸	دیکھ لو اے کوئیوں میں زمین و آسمان	۸۹	انجمن گلدرستہ حیدر علی قدیم
۵۹	کہتی تھی منت فاطمہ بابا بدو کہ آئیے	۹۱	" " " "
۶۰	غم میں کو دل میں بسا کے دیکھو تو	۹۲	" " " "
۶۱	ابن علی تو حق کی منزل کے ٹھہرا ہیں	۹۲	" " " "
۶۲	میت یہ سکینہ کی یہ ماں کہتی تھی رزک	۹۵	انجمن تنظیم المؤمنین
۶۳	بولی بی بی بھوڑ کے جاتے ہوئے لکیر لگا	۹۶	" " " "
۶۴	جہاں میں رہ گیا دین خدا کا نام ازیت	۹۷	" " " "
۶۵	سامنے تیرے لینا ہر جہنم کا نام	۹۹	مختلف انجمنوں کا مشترکہ کلام
۶۶	زمین میں گود کے پائے چھپا کر ہی رہوں	۱۰۱	" " " "
۶۷	امام برحق اہل رفاہ سلام علیک	۱۰۲	" " " "
۶۸	رواقی غم کھیلے تھنا اسٹ انسانی کے ساتھ	۱۰۲	" " " "
۶۹	رہے کے لاشہ یہ کہتی تھی خواہر	۱۰۳	" " " "
۷۰	شوہر ہے شکریہ اؤ چکر خیرہ لڑائیں	۱۰۵	" " " "
۷۱	ہلکی کے فولی ہے ہے ہر بھائی	۱۰۶	" " " "
۷۲	بولی ہیں کہ لے شہد و گیر الوداع	۱۰۷	" " " "

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر	نام اجمن
۱۰۸	عاشور کی وہ شام کا منظر نہ یو جھپٹے	۷۳	مختلف اجمنوں کا مستہزوا کلام
۱۰۹	زینب کے لاڈلے ہیں زینب کے لاڈلے ہیں	۷۴	" " " "
۱۱۲	پائے پا کمال کر ہلکا قاسم	۷۵	" " " "
۱۱۳	اے گود کے ہاں فرائے چھ مہینے والے	۷۶	" " " "
۱۱۴	گنوں کی دھوپ میں سایہ دکھائی دیتا ہے	۷۷	" " " "
۱۲۱	روشن ہو دل کی آنکھ تو جلوہ دکھائی دے	۷۸	اجمن غلامان ابن عثمان
۱۲۲	احسان مندیوں ہیں زینب کے لال کے	۷۹	" " " "
۱۲۳	خستہ ہیں سن لے خدا شافع محسن کی قسم	۸۰	" " " "
۱۲۴	اے آنکھ غم شاہ میں ہو اشک فشاں اور	۸۱	اجمن عزرائل علیہ السلام
۱۲۷	نہ مل سکے گا وہ جو ہر جہ ذوالفقار میں ہے	۸۲	" " " "
۱۲۸	تبلیغ دین حق تو میر کا کام تھا	۸۳	" " " "
۱۲۹	جہاں کی مصیبت میں تڑپاؤ علی الصغر	۸۴	" " " "
۱۳۱	اماں اسلام کو آخر علی شہید کے دوسے	۸۵	" " " "
۱۳۲	کیوں محمد کے لڑا سے کو کفن تک نہ دیا	۸۶	" " " "
۱۳۲	بے گھر گھر دو اذان اکبر	۸۷	" " " "
۱۳۴	کہاں وہ تشنہ دہانی کہاں لب شہید	۸۸	اجمن بارگاہ سجادہ
۱۳۴	گھر آ بھی جاؤ اصغر کہ شام ہوتی ہے	۸۹	" " " "
۱۳۸	خیام آں محمد کے پاس باں عباس	۹۰	" " " "
۱۴۰	نام عباس جو لے لیتے ہیں تو حل آتا ہے	۹۱	" " " "
۱۴۱	ہاتھوں پر غم نہ کے اصغر ناداں چھل گئے	۹۲	" " " "

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر	نام انجمن
۹۳	حسن حسین کی تصویر زندگی زینت	۱۴۳	انجمن بارگاہ سجادہ
۹۴	صدائے آفاقہ کی تصویر ہر روز کی سیر	۱۴۴	" " "
۹۵	لے مصطفیٰ کے لال سوئے کو بلا چلو	۱۴۷	انجمن چیمبر کوثر گوئیہ
۹۶	آغا زہرہ راہے شہادت کے باب کا	۱۴۷	" " "
۹۷	ماتم شاہ میں روئے کا صلہ دیے ہیں	۱۴۹	" " "
۹۸	ماں پاک کہاں تم کو بیکلے علی اصغر	۱۴۹	" " "
۹۹	بے یار و مددگار ہیں اور شہد دین بھی	۱۵۰	" " "
۱۰۰	رو کر سیکھتے کہتی تھیں اماں کدھر گئیں	۱۵۲	" " "
۱۰۱	یا جناب سیدہ تم کو خدا کا واسطہ	۱۵۵	نایاب فریادی ماتم
۱۰۲	یا رب تبارک و تعالیٰ محمد کا واسطہ	۱۵۵	" " "
۱۰۳	یا علی مشکل کشا آپ سے فریاد ہے	۱۵۶	" " "
۱۰۴	امداد کرو ان کے یا حیدر کرار	۱۵۷	" " "
۱۰۵	دختر خیر الوری کیجئے مشکل کو حل	۱۵۸	" " "
۱۰۶	یا صاحب الزمان میری امداد کو آؤ	۱۵۹	" " "
۱۰۷	یا حضرت عباس مدد کرنے کو آؤ	۱۶۰	" " "
۱۰۸	فریاد کر رہی ہوں امداد کی پہنچ	۱۶۱	" " "
۱۰۹	شام کی قید بھائی ہیں	۱۶۴	بینجالی زبان میں لڑے
۱۱۰	گھن اسہام سیکھنے پانی آگیا	۱۶۴	" " "
۱۱۱	وجہ مقتل دے آگئی دہرا جانی	۱۶۵	" " "

نمبر شمار	عنوانات	نمبر صفحہ	نام المصنف
۱۱۲	لوگو کیوں ذکر نہ کیا اور گھوڑا خانی آؤں اور	۱۶۶	بیخانی زبان میں لکھے
۱۱۳	مسلم جائیں آں دنیا ماں ساکن ہوں ہیں	۱۶۶	" " "
۱۱۴	آؤں اکبر آؤں آؤں اکبر آؤں	۱۶۷	" " "
۱۱۵	ذره ذره مانجی ہے کہ بلا دی خاک در	۱۶۸	" " "
۱۱۶	کہ بلا دی ریت تے دم توڑا شیریں سی	۱۶۹	" " "
۱۱۷	وہج مجھ سے سر شیریں دالے	۱۷۰	" " "
۱۱۸	داویلا دالے داویلا	۱۷۱	" " "
۱۱۹	ایمان رہیا قرآن رہیا	۱۷۳	" " "
۱۲۰	ردا ہے سر پہ نہ بھائی کا سر پہ سایہ ہے	۱۷۴	" " "
۱۲۱	قیدی بھوکے شام فون پھکیاں	۱۷۶	" " "
۱۲۲	منھے اصغر اکھ لے حرملا داپتر سی	۱۷۸	" " "
۱۲۳	صغرا دا بابا کہل وچ پٹے جہوں مہمان گیا	۱۸۰	" " "
۱۲۴	خون کے آسنو رو لاتی ہے اداسے شیریں	۱۸۲	" " "
۱۲۵	لاش شیریں تے بالی سیکھتے دو رو کہندی	۱۸۳	" " "
۱۲۶	نہرا جائے دیرن میرے وچ پر دیں	۱۸۵	" " "
۱۲۷	وسلا شہر مدینہ چھڈ کے بید کہل آیا لے	۱۸۷	" " "
۱۲۸	اک مظلوم تے تن تے بائیں تیراں دی	۱۹۰	" " "
۱۲۹	رو آکھے دکھیا نہ زینب	۱۹۱	" " "

یا صاحبِ الغصّ والنّمان ادرکنی

دُعائے مومنین و مومنات

(امام سید محمد احسین شاہ جلالی بخاری)

بیاری بہنوں مجلس دمام اور زیارت امام حسین علیہ السلام
ختم کرنے کے بعد اس دعا کو پڑھنا نہ بھولئے۔
(دھبی)

اس قوم کے دامن کو غم شہر سے بھر دے
بڑھو کو حبیب بن مظاہر کی نظر دے
ہر اک جوان کو علی اکبر کا حکر دے
بہنوں کو سلیمان کی دعاؤں کا اثر دے
محفوظ رہیں ایسی خاتون کے پرستے
بے بیم امیروں کو دہائی کی خبر دے
جو مجلس شہر کی خاطر ہو وہ گھر دے
مقروض کا ہر قرض ادائیغ سے کر دے

اے رب جہاں یحییٰ پاک کا صدقہ
بچاؤ کو عطا کر علی الصغر کا تہنیت
کم سن کو ملے دلدادہ عون و حمزہ
ماؤں کا عطا کر ثانی زہرا کا سلیقہ
بہن پر دہ زینب کی عواد ایسی مولا
مولا سچے زینب کی امیر کی قسم
جو دین کے کام آئے وہ اولاد عطا کر
مفسس پہ نہ رول لعل جو اس کی ہو بارش

ختم کوئی نہ دے ہم کو سوائے غم شبیر
شبیر کا غم بانٹ رہا ہے تو ادھر دے!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بیاض تسکین منہ قرآن رحمۃ سوم تعارف



دش محرم ۱۳۵۷ھ کو طلوع ہونے والے آفتاب نے نہ یمن نہیں ابہر چھڑا ایسا
عظیم سانحہ اور دردناک حادثہ دیکھا جسے اس سے قبل چشم فلک نے کبھی نہ دیکھا تھا
باعث الحکمت عالم کا لڑا اس لیے ہی نانا کے نام کا کلمہ پڑھنے والوں کے ہاتھوں میں
دن کا جھوکا پیاسا دل سج کر دیا گیا۔ اس کے پورے، بچے، جوان بے جرم و فطرت
ٹکڑے کر ڈالے گئے، خیمے جلے، خیمہ زات صحت و طہارت بہ بہنہ سر پھیرائی گئیں اور
وہ کوئی مہیبت تھی جو خانوادہ رسالت کو برداشت نہ کرنا پڑی۔ عالم الغیب
نوب جاننا تھا کہ خدا کے لئے اور خدا کی راہ میں صرف منشاءے ایزدی اور عشقِ الہی
کی خاطر ازل سے ابد تک نہ ایسی عظیم قربانی پیش کر سکا اور نہ آئندہ ہی امکان
ہے کہ بلائے میدان میں سپین نے جو اسلام کو حیات بخشی اور انسانیت کو مزاج
عطی کی جب تک اسلام کی بقا اور انسانیت کے ارتقا کا سوال باقی ہے۔ کہ بلا کی
یادگار باقی رہے گا اور اسی لئے یہ شہادتِ عظمیٰ لینے اندر وہ جذب و کشش اور
درد و اندر رکھتی ہے کہ صدیاں گزر جانے کے بعد بھی اس کی اثر انگیزی میں اٹھنا

ہی ہوتا جا رہا ہے۔ اور انشاء اللہ بڑی دنیا تک اضافہ ہوتا رہے گا۔
 واقعہ کمر بلا در دوالم کا وہ عظیم شاہکار آج بھی ہے جس نے ساری
 کائنات کو متاثر کیا ہے قروں کو اٹھایا جاتا ان کے نیچے سے خون تازہ
 اُبلتا ہوا نظر آتا۔ پرندے خون ناحق میں ڈوبے ہوئے ذیادیا ر لوزہ کنان
 نظر آتے۔ زمین کو زلزلہ، آفتاب و ماہتاب کہ کہن اور جن و ملک گریہ کنان
 تھے انسانیت تڑپ اٹھی، اور آدمیت نے لوزہ و ماتم شروع کر دیا۔
 سب سے پہلے شاہراہیوں نے دمشق کے ایک مکان میں لوزہ و ماتم
 شروع کیا یہ باقی عدہ لوزہ و ماتم کی ایسی ابتدا تھی جس کی انتہا اب تک تو
 نظر نہیں آتی لیکن جہاں تک میرکمان ہے یہ لوزہ و ماتم جو شہر کی شکل میں
 کسی غیر اہلبیت نے کہا اور بڑھادہ بستیر ابن جزم کا وہ کلام ہے جو مدینہ میں
 سنائی کے طور پر بڑھا گیا کہ مدینہ میں جس نے سنا مضطرب و پریشان ہو گیا
 ابتداء میں لوزہ میں مضائب اہل بیت کا تذکرہ ہوتا تھا لیکن وہ بتدریج حالت
 کے مطابق تبدیلی ہوتی رہی اور اب دور حاضر میں لوزہ میں مدینہ اشعبار
 بھی ہوتے ہیں اور اس نے تبلیغی صورت اختیار کر لی ہے چنانچہ شاعر اہلبیت
 اسی انداز میں مدح اہلبیت کر کے اجمہ رسالت ادا کر رہے ہیں۔ یہ طریقہ
 بلاشبہ مقبول عام ہے اور ہم نے بیاض تسکین سنا ہوا کو مرتب کرتے
 ہوئے ایسے لوزہوں۔ سلام اور مرثیہ کے استعارہ کو ضرور شریک بیاض
 کیا ہے جو عوام و خواص میں بے پناہ مقبولیت حاصل کر چکے ہیں۔ اور آپ بھی
 پسند کرتے ہیں۔

خدا کا ہے اہلبیت

مرزا علی سعید
 جنرل سکریٹری مرکزی تنظیم
 لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
عرض نامہ
اجد رسالت

ہر کام کی کوئی غرض و غایت ہوتی ہے زیر نظر کتاب بیاہن تسکینِ نثر
 ہفتہ سیم لفظ جات اور سلاموں کا بے نظیر مجموعہ ہے جس کو ملک کے نامور
 شعراء نے کیا ہے کہ اچھی نثر کی مشہور مانتی انجمنوں کے لئے لکھا ہے۔
 میں نے ان کلاموں کو یکجا کر کے بارگاہِ سیدہ میں نذرانہ عقیدت پیش کیا
 ہے اور خاتونِ جنت حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی خوشنودی اس
 ہی میں ہے کہ ان کے دلہند اور پیارے حسین کے غم کو جس طرح بھی ہر سکے عام
 کیا جائے۔ اور ہر گھر گھر لفظ اور نام کی حد بلندی ہوتی ہے کیونکہ بعدِ شہادت
 سید الشہداء بیبیوں کو بالکل لفظ اور نام نہیں کرنے دیا گیا۔ خداوندِ کریم
 اور آئمہ اطہار بخوبی واقف ہیں کہ میں اس خدمت کو اجماعِ رسالت "مجھ کہ انجام
 دے رہا ہوں مجھے کسی قسم کی کوئی لاپرواہی نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ سارا سال کو شمش
 کے تمام صاحبانِ بیاض سے تازہ کلام جمع کرتا ہوں پھر ان کو گلہ سہ کی
 شکل دے کر فاطمہ زہرا اور ثانی زہرا کے تسکین دیتا ہوں اور اپنی بساط کے مطابق
 اجماعِ رسالت اور آئمہ اطہار کا ہرگز لاپرواہی نہیں البتہ لاپرواہی ہے
 تو صرف خوشنودی خدا اور رسول اور آئمہ اطہار۔ خاکِ ابدی اہلبیت

محمد وصی خباب

صدر مرکزی تنظیم ۱۰ برسہ و گزراہی



بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

ایمان نام

صاحب بیاض جناب خوش رخ مرزا

ایک مضمون پر مشتمل ہے جو کہ
میں نے اس میں کئی اصلاحیں
کی ہیں جو اس میں تھیں

الکلیس (ط)

تقدیر جبران

پیدائش گیلیمار

صدر انجمن

محمد علی خاں

(مرتبہ کتاب لکھا)

سکریٹری جنرل جناب علامہ حسین اسلم

سلام

دیکھو جسے عین کا شہاد دکھائی دے
ہر سمیت کہ بلائے معلے دکھائی دے
جس پر نظر ہو آپ کی حیرت دکھائی دے
قربانی تحسین کا صدقہ دکھائی دے
تا حشر دین حق نہ سسکتا دکھائی دے
بالو کو خالی جب ترا جھولا دکھائی دے
جب تک مرے علم کا پھر پرا دکھائی دے
بے چین و مضطرب جو سکی نہ دکھائی دے
بے پردہ ہائے ثانی نہ پرا دکھائی دے

اے کاش یہ کمال تمنا دکھائی دے
حق پر شناخت آج زمانہ دکھائی دے
جنتیم کہ عین کی محدود تو نہیں!
اسلام کو چشم بصیرت سے دیکھئے
یہ ستم یہ اس کے بے شیر بنیں دیا
کیسے قرار دے گا صغیر سے بغیر
لوٹے نہ اس یانی کی عباس نے کہا
زینب اے سینھا لڑکتے تھے شاہ دین
دنیا میں اس سے بڑھ کر ستم کی نہیں

اسلم غم حین میں رو میں تو اس طرح (عبدالرحمن اسلم)
اشکوں میں ڈوبتی ہوئی دنیا دکھائی دے

کاتم

ظلم کیا کیا نہ ہوئے شاہ کے غمخواروں پر!

ظلم کیا کیا نہ ہوئے شاہ کے غمخواروں پر
خونِ ناحق کے زشاں میں بھی دیواروں پر
خون سے بڑھ کے صداقت کا نہیں کوئی نشان

ہم گلے اس لئے رکھ دیتے ہیں تلواروں پر!
 قتلِ شہید سے پورا نہ ہوا عزم میں بے یار
 کفر چھا سکتا تھا کب دین کے مختاروں پر
 پڑھنے والوں نے بڑھی جنگ کے میدان میں نماز
 تیر بڑا ہی کئے حق کے پرستاروں پر!
 تھا مسلمانوں کو اسلام سے کس درجہ عناد!
 ڈھا یا کعبہ کو چھڑی پھیر دی ممبروں پر
 بلوہ عام میں سرنگے گئی آلِ نبیؐ!
 جلیاں گد نہ پڑیں شام کے بانداروں پر
 آل احمد کا نہ ہو ذرہ میری کاوش ہے
 بندشیں آج بھی ہیں شہ کے عوداروں پر
 ہو گئی آتشِ عمرو دگل تال جس سے!
 لے کے ہم نام دہی چلتے ہیں انگاروں پر
 دورِ محشر نہیں کیوں فکر میں رہتے ہو انیس
 کون ہے حق پہ یہ کھل جائے گا کل یا دلوں پر
 (از شبیہ احمد انیس بہر سہری)

لوخہ نمبر

بانونے جب سنا علیؑ اکبرؑ گزر گئے
 رو کر کہا کہ تم نہیں سم آج مر گئے!

۲۰

لے میرے لال لے میری آنکھوں کی روشنی
جب سے گئے ہو کیا کہوں کیا ہو گئی کمی
کچھ سوچتا نہیں کہاں تیرا نظر گئے

۲۱

برجھی ستم کی سینہ اکبر پہ کیا لگی
اک آنہ کی رسولؐ نے اور رو دیئے علیؑ
ادمان جیتنے ماں کے تھے سارے بکھر گئے

۲۲

بر بادلوں پہ ماں کی ذرا بھی نظر نہ کی
برجھی جو کھائی سینہ پہ ماں کو خستہ کی
اس بے بسی میں چھوڑ کے ماں کو کدھر گئے

۲۳

و کرب و بلا کے دشت کو آہا دگر سکے !
عزبت میں ماں کو چھوڑ کے بر باد کر گئے
آنکھیں ہیں منتظر علی اکبر کدھر گئے

۲۴

دشتِ بلا کی دھوپ میں یہ روپ کی جنگ
گملائے ہوئے کھول سے سالو لایا تھا رنگ
مسنی ہوں دشت میں ترے کیسو بکھر گئے

۲۵

مسنی ہوں تم نے جنگ کا نقشہ بدل دیا
جسے گئے مسکونی طرح دن الٹ دیا

فوجوں کے جو بڑھے تھے رسالے بکھر گئے

اب بے کسی ہے باب ہے تنہا لڑائی ہے
نزد غنہ ہے فوج شام کا شہر پر چڑھائی ہے
اکبر کہہ کر گئے علی افسر کدھڑ گئے

باغ بنی یہ ایسی خزاں کی ہوا جلی
مر جھائے پھول دھوپ میں کھلائی سہر کلی
مر جھائے پھول دوش ہوا بہر کھسار گئے
(از خوش رخ مرزا)

لوحہ منبر

زمانہ طالب بعیت ہوا ہے دیکھئے کیا ہو؟
حسین ابن علیؑ کا سامنا ہے دیکھئے کیا ہو؟
بنی کی آل ہے اور کمر بلا ہے دیکھئے کیا ہو؟
یزید اب خون کا پیاسا ہوا ہے دیکھئے کیا ہو؟
دینہ چھوڑتے ہیں شاہ دین اور ساتھ ہے کنبہ!
محکمہ کارہینہ رو رہا ہے دیکھئے کیا ہو؟
اٹھائے جا رہے ہیں ہنس سے شبیر کے خیمے
علیؑ کے شیر کو خیفن آ رہا ہے دیکھئے کیا ہو؟

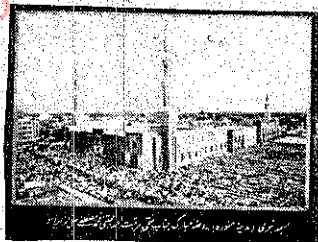
ادھر اصغر کو لے کے شاہ دیں میدان میں آتے ہیں
 ادھر ترکش سنبھالے حرم ملا ہے دیکھئے کیسا ہو؟
 ابھی جی بھر کے بیٹیوں کو نہ روئے پائی تھی نہ زینبؑ
 کہ اب اکبر کا لاشہ آ رہا ہے دیکھئے کیسا ہو؟

نوحہ نمبر

جب رن میں چھدا ہوگا سینہ علی اکبر کا :-

جب رن میں چھدا ہوگا سینہ علی اکبر کا
 کیا حال ہوا ہوگا ماں کے دل مضطرب کا
 اچھا نہ ترس کھاتے اکبر پر یہ مسلمانوں
 کچھ پاس کیا ہوتا قصویر یہ پیغمبر کا
 ایک شور قیامت تھا سید اینوں میں برپا
 لے آئے تھے لاشہ رن سے علی اکبر کا
 دل میں یہ تمنا تھی اکبر کی دہن لاتی
 پورا نہ ہوا لیکن ارمان یہ مادر کا
 عباس سے شہر بولے مقتل میں نہ تم جاؤ
 ہے تم سے علم او چننا بھیا مرے لشکر کا
 انکار فلک کو تھا۔ انکار نہ میں کو تھا
 نون مل لیا سرور نے رخ پر علی اصغر کا

لو سے لے کر در نے جب بازو دے زینب کے
 خواہر نے گلاب چو ما پھر رو کے بہادر کا!
 جاتے ہیں خدا حافظ اب صبر کر دو بیٹی!
 مولائے یہ فرمایا منہ جہم کے دختر کا
 گر روئیں تو کس کس کو اور صبر کر کہیں!
 دل ایک تھا زینب کا اور غم تھا بھرے گھر کا
 یہ سچ ہے کہ شاعر ہیں بہتر بھی مجاہد سے
 ہے رنگ جڈا گمانہ ہر ایک سحر کا
 (از مجاہد لکھنوی)



نوحہ

(از جناب ضیاء الحسن موسوی مرحوم)

(۱)

ہائے کیسا عزیز الوطن ہے - جس کا صحرائیں یہ قافلہ ہے
اُس کے ہر گئے قضا چل رہی ہے - پیچھے پیچھے کوئی اور رہا ہے

(۲)

ادریا ہوگا بس انتہا ہے - کربلا حشر کرب و بلا ہے!
گھٹینوں بھی جو چلا ہونگے گھریں - آج مقتل میں وہ آ رہا ہے!

(۳)

صبح عاشور زینب یہ بولیں - پیاس میں کیسی دلکش صدا ہے
اُدھائے بی بیو آ کے سن لو - میرا اکبر اذالے سے رہا ہے

(۴)

لاش اکبر اکیلے اٹھائی - قبر اصغر اکیلے بنائی
بچھ یہ قرباں شہ کربلائی - کیا مصیبت ہے کیا ابتلا ہے

(۵)

زیر شجر بنی کا لڑا ہے - ادھر وہ بھی کئی دن کا پیا سا
بولیں زینب غضب ہے خدا کا - اے ابن سعد لڑ دیا ہوتا ہے

(۶)

جس نے دنیا کو پردہ سکھایا - جس نے نورت کا رُتبہ بڑھایا
کیا غضب ہے اسی کی لڑائی - کوفہ و شام میں ہے رہا ہے

(۷)

جس نے دوزخ سے بچنا سکھایا۔ اس کی بیٹی کے گھر کو جلا یا
اٹھ کے کہتا ہے ہر ایک شعلہ۔ یہ مدینہ نہیں کر بلا ہے!

(۸)

ایک کاندھے پر مشک و عطر ہے۔ ایک کاندھے پر تیغ و دودم ہے
سر کو جھکائے خرمائیں خرمائیں۔ شیر دریا کی جانب چلا ہے

(۹)

کوئی سوتا ہے بازو کٹے۔ کوئی سوتا ہے خوں میں نہائے
ہاتھ نہینب کسے اب بلائے۔ خیمہ بیمار کا جل رہا ہے

(۱۰)

گنہگار کش ہے بطحا کا منظر۔ دلنشیں ہے دیار سمیرا
اے حسن ہم نے جنت بھی دیکھی۔ ہاں مگر کر بلا کر بلا ہے!

نوحہ از جناب لفیٹس فتح پوری مرحوم

کہتی تھی سکیہ جو چلی کرب و بلا سے
بایا نہیں اب کون مجھے دیکھا دلا سے
گھر لٹ گیا سب جھٹ گئے وارث نہیں سرور
اس پر بھی ستم یہ کہ ہیں محروم دلا سے

- گھٹتا ہے کلا باندھی ہے گھر دن میں جو سہی
 زخمی ہیں میرے کان بھی ظالم کی جفا سے
 بھیا علی اکبر کو بلا لو بھو بھو کھی آماں !
 کیوں لوٹ کے آئے نہیں میدانِ وفا سے (۵)
- پیاسی نہیں اب پانی نہ مانگے گی سکیں
 کہہ دے کچی پیغام کوئی جا کے چیلے سے (۶)
- کیا بات ہے کیوں نہر سے اتک نہیں آئے
 بابا سبھی تھے پیاسے علی اصغر بھی کتے پیاسے (۷)
- روٹھوں گی بہت لوٹ کے جاؤں گے بابا
 جاتے ہوئے کتے دیئے تھے دل کو دلا سے (۸)
- کیا جانے کیوں لوٹ کے اصغر نہیں آئے
 شاید انھیں نیند آگئی دریا کی ہوا سے (۹)
- نہ نذاں لے نفیس اب بھی یہی آتی ہے آواز
 بابا مجھے چھڑوائے اس قیدِ بلا سے ! (۱۰)
- باقی نہیں ہے تاب طما بچوں کی خدایا
 اب کون بجائے تجھے اسی جو روحِ جفا سے

سلام
 (از جناب نفیس فتح پوری)

ہو نہیں سکتی شائے حیدر کہ راز بند
 موز یہ رکھتی نہیں باندھا کہیں اغیار بند

بائے بسم اللہ کے نقطے میں اوصافِ علیؑ
 یوں ہے کوڑے میں ہو جیسے قلمِ ذخارہ بند
 قفل ہو مٹوں پر لگ سکتے ہیں ظلم و جور کے
 ہو نہیں سکتا نگرہ ہرگز در انکارہ بند
 باطل اپنی کوششوں میں لاکھ سرگرمی دکھائے
 تندرستی کے کبھی کرتے نہیں دیدارہ بند
 ہمنوا شبیرؑ کے افیاد کیوں ہونے لگے
 حق و باطل کی کہیں ہوتی بھی ہے پیکارہ بند
 ویدیا حکم ازاں ہے دین نے یہ سوچ کر!
 اب تہ ہو گی گفت گوئے عابدہ بیارہ بند
 بن گئی زنجیر یا عابد کی ساز حسرت
 حشر تک ہو گی نہ اس زنجیر کی جھنکارہ بند
 گمراہ نہ ہر صبا جاتا تھا اکثر رات میں!
 شام کے زنداں میں جب بھی عزت اظہارہ بند
 ہے غم شبیرؑ کا دریاہ واں دل میں نفیس
 ہو نہیں سکتی کبھی ان آئینہ کوں کی دہارہ بند

سلام

از جناب ابراہیم آئمہ سلطانپوری
 غم شہ کا جو اشکوں کی گھٹا چوم رہی ہے
 ہر اشک کو نہ ہر کی دعا چوم رہی ہے

گردن لب سو فار کو کیا جوم رہی ہے
 ہمت علی اصغر کا گلا جوم رہی ہے
 اور بھی تھی جو زہرا کے دسے سے بنی ہے
 تطہیر کی آیت وہ ردا جوم رہی ہے
 یکتا ہے ترائی میں علم شان سے لہریں!
 رہ رہ کے پھر رہے کو ہوا جوم رہی ہے
 رفتار میں ہے جلوہ رفتار امانت
 زینب کے قدم راہ خدا جوم رہی ہے
 تقویٰ میں انداز ہے تقدیر علی کا
 ہر لفظ کو قرآن کی ضیا جوم رہی ہے
 مہریدی لاسۃ فرزند جواں بہرہ!
 ختم ہوئے کے ضعیفی کا عصا جوم رہی ہے
 شبیر کی زینب سے جدائی ہے قیامت
 بھائی کا بہن خشک گلا جوم رہی ہے
 سینہ پہ بھری مشک زبان خشک قدم تیز
 عباس کے قدموں کو وفا جوم رہی ہے
 شبیر کے گردن چھری پھیر نہ ظالم!
 خود روح پیمر یہ گلا جوم رہی ہے
 ہیں بخشش امت کی دعائیں تہہ خنجر
 لب رحمت رب دوسرا جوم رہی ہے

جالیج کے یوں سوئے ہیں انصارِ حسین
 دامنِ عملِ حق کی رضا چوم رہی ہے
 پیکانِ اجلِ حلق پہ ہے لب پہ تبتسم!
 بے شیر کے ہونٹوں کو فضا چوم رہی ہے
 تختِ ایل کو رفعت پہ آثرِ شاہ نے بخشی!
 ہر بیت کو جنت کی فضا چوم رہی ہے

سلام

از جناب ضیاء الحسن موسوی مرحوم

تپش ہے تشنگی ہے کہ بلا ہے دیکھئے کیا ہو؟
 بلا کے بعد اک تازہ بلا ہے دیکھئے کیا ہو؟
 ہمارے دل میں شوق کہ بلا ہے دیکھئے کیا ہو؟
 ہمارا کام عرضِ مدعا ہے دیکھئے کیا ہو؟
 جو تھابن باب کا لوگ اس کو ابن اللہ کہتے ہیں؟
 کوئی کعبہ میں اب پیدا ہوا ہے دیکھئے کیا ہو؟
 ملک آگاہ ہیں ضربِ یدِ الہی کی طاقت سے؟
 پر جبرئیل کا حافظ خدا ہے دیکھئے کیا ہو؟
 علیؑ ہوتے نہیں مسجد میں جب مشکِ کشانی کو
 تو ہر اک اپنے دل میں سوچتا ہے دیکھئے کیا ہو؟

شربِ ضربتِ علی یہ کہہ کے مسجد کو چلے گھر سے
 کہ اب درپیش نازک مرحلہ ہے دیکھئے کیا ہو؟
 تعجب کیا ہے یہ شعلے اگر قرآن تک پہنچیں
 جناب سیدہ کا گھر جلا ہے دیکھئے کیا ہو؟
 کٹے شلے مگر عباسؑ نے پروانہ کی ہرگز
 مگر اب مشک پر نازک لگا ہے دیکھئے کیا ہو؟
 خدایا ہی جانے اب کیا ہوگا رخِ تھمرینی کا!
 علیؑ اصفیٰ کا خون منہ پر ملا ہے دیکھئے کیا ہو؟
 تڑپ کر گئی اس کرب سے میدان میں نہیب
 کہ خنجر کندہ اور سوکھا کلا ہے دیکھئے کیا ہو؟
 علیؑ کیا ہیں حسن سے پوچھتے ہیں اور تحفے میں
 حسن اک امتحان میں مبتلا ہے دیکھئے کیا ہو؟



لوحہ مندر ہر دے میں جگہ پاتے جیون میں سما جاتے

(شاعر: فاطمی)

ہر دے میں جگہ پاتے جیون میں سما جاتے
 شبیر دینر سے گز رہند میں آ جاتے
 کچھ کال نہ پڑھا تاں سنسار میں پانی مسکا
 دو لوندا اگر ظالم اصغر کو پلا جاتے
 اصغر کو تو جلدی تھی پر کس پہنچنے کی!
 بازو کا جو زخم اپنی ماما کو دیکھا جاتے
 سننے ہیں سکنہ کا یہ قید میں کہنا تھا
 بابا میرے دم بھر کو سینے پہ ملا جاتے
 دکھ اتنے اٹھائے نہیں سچائی کی اہ کھٹنا میں
 پڑھتے بچہ پہاڑوں پر صبر سہا بنا جاتے
 جلتی ہوئی ریتی ہے احمد کا دل لڑا ہے
 بے گور و کفن لاشوں پر چادر تو اڑھا جاتے
 نادان سکینہ کو ارمان یہ اب تک ہے!
 عمیوں میرے دم بھر کو صورت تو دکھا جاتے
 شبیر کو جنتا کی چاہت نہ اگر ہوتی
 کیوں گود کے پالوں کو مانی میں ملا جاتے

نوحہ مندوب

اے علی اکبر میرے اے علی اکبر میرے

(شہدائے فتحپوری)

کھونکے ہوئے تم کہاں ڈھونڈھتی ہے مادر
 اے علی اکبر میرے، اے علی اکبر میرے!
 زخم سینے پر لگا اور جب تک چھل گیا
 خوف سے رنگیں ہے سبز زمینِ گنبدِ بلا!
 ہاتھ رکھ لو زخم پر آتی ہیں مسادہ
 اے علی اکبر میرے، اے علی اکبر میرے
 آرزو یہ تھی میری، دیکھوں سہری لڑھی
 ہائے قسمت کیا کروں خون میں میت بھری
 سیج پھولوں کی، کہاں خاک کا بستر
 اے علی اکبر میرے اے علی اکبر میرے
 حُسنِ یاد نہیں، شاہ کا لشکر نہیں
 ہو گئے عباسؑ، جی گود میں اصغر نہیں
 سینکڑوں رنج و محن اور اک سدا
 اے علی اکبر میرے اے علی اکبر میرے
 اک کینہ سی بہن، شل ہے کوڑوں بدن!
 اُف گلوں باندھنے شمر لایا ہے کفن

ظلم کی ہے انتہا چھن گئے گوہر!
 اے علی اکبر میرے اے علی اکبر میرے!
 طوق کا آزاد ہے عابد بیمار ہے!
 زینب و کلثوم اور شام کا بازار ہے
 بعد تیرے اہل شد لے گئے حادرا!
 اے علی اکبر میرے اے علی اکبر میرے!
 قید سے جب آنکھیں میں مدینہ جاؤنگی
 بلوچھے گی صفراؤ میں کیا سے بتلاؤنگی
 کس طرح ہے پائیگی غم تیرا خواہر!
 اے علی اکبر میرے، اے علی اکبر میرے
 اے شہید کہ بلائے شہید مجھے
 واسطے ہے آپ کو شہر و شہر کا
 اب حسن کی لیجئے آکر خبر
 اے علی اکبر میرے اے علی اکبر میرے!

”اکبر بھی نہیں سرور بھی نہیں“

میری گودا جھٹھی میری مانگ اجڑھی اکبر بھی نہیں سرور بھی نہیں
 سب لٹ گیا راہ خالق میں، حد یہ ہے کہ اب افسر بھی نہیں!
 دو چیزیں ہیں ایسی دنیا میں جن سے ہے سکون اور قوت دل

میری قسمت ایسی بھڑک گئی، شوہر بھی نہیں دلبرہ بھی نہیں
 مجلی ہے شکینہ اس درجہ دلوں اس کو تلی کیا کہہ کر
 نقیاس نہیں شہور بھی نہیں، پانی بھی نہیں گدہر بھی نہیں
 ہمارا تو نہ کسی کو پہلے ہوئی اب کہتے ہیں اعدا جو رو جفا
 ہیئت سے لہرتے تھے جسکی وہ شیر و فاپیکر بھی نہیں!
 کس درجہ مصائب لکھتے ہیں اک شب کی دواہن کی قسمت میں!
 نہ باب نہ مچھائی اور نہ بچھا اور لا دہنیں شوہر بھی نہیں
 کرتے ہیں جفا میں آ کر بے وارث جان کر اہل مہم!
 سب قتل ہو گئے براہ حق میں سالار نہیں شکر بھی نہیں!
 مویاں ہیں جنازے مقتل میں ہم قیدی ہیں اور سر ننگ
 کس طرح سے ہو گا غسل و کفن پانی بھی نہیں چا دھیں نہیں
 کس کس کو کہوں روتا دیاں کس کس کو بتاؤں اینا نشان
 میں ایسی مہاجر ہوں جسکی منزل بھی نہیں نہ ہر بھی نہیں!
 کہتے ہیں انیس آں نبی ہم خود کو مگر سچ تو یہ ہے
 ظاہر میں نہ لاکھوں ہیں لیکن باطن میں تو مٹھی بھر بھی نہیں!

آ جاؤ! میرے پردیسی بیرن!

آ جاؤ! بھی آ جاؤ! میرے بہرہ دیسی بیرن!
 اک بار فقط مل جاؤ میرے پردیسی بیرن!
 یہ آس لگا کے در پر چھ ماہ تڑپ کہ گز رہے

شاید کہ ابھی آ جاؤ میرے پر دیسی بیرن!
 اب فرقتِ غم سہنے کی طاقت بھی نہیں ہے دل میں
 لگدڑ میں کچھ کھاؤ میکے پر دیسی بیرن!
 مِر جائے گی صُغرائے کہ ملنے کی تمنا دل میں!
 اب اور نہیں ترپ پاؤ میرے پر دیسی بیرن!
 موت آتی ہے تو آ جائے لیکن بے تمنا میری!
 تم آ کے مجھے دفناؤ میرے پر دیسی بیرن!
 یہ یاد ضروری رکھنا دہن کو بھی لے کر آنا
 مرقہ پر مرے جب آؤ میرے پر دیسی بیرن
 گمیاں ہیں انیس دہائیوں کے سُنکر یہ بیانِ مہتر
 صورت تو ذرا دکھلاؤ میرے پر دیسی بیرن!

تحفہ خیر

”مصر و فغان میں حرمِ سبطِ پیمبر“

دارت نہیں اب کوئی شہید ہو گئے سرفرد
 مصروفِ فغان ہیں حرمِ سبطِ پیمبر
 نزدیک چلے آتے ہیں خیموں کے ستمگر
 اتنا بھی نہیں کوئی جو رو کے انھیں بڑھ کر
 سب چھوٹے بڑے کرتے ہیں یوں دُور سے نالے
 ان ظالموں سے کوئی ہمیں آ کے نہجائے!

کچھ مجھے اے شام غریباں تو دکھا دے
 جلتے ہوئے عیموں کی ذرا آگ بجھا دے
 پھیلا ہے دیہاں گھٹا ہے دم خود دو کلاں کا
 بے وارثوں کو کچھ تو کہیں امن کی جا دے
 بیوقوف ہیں تب سے نہ جلا دیں کہیں شعلہ
 تو شاید سچا دکو بستر سے اٹھا دے
 مر جائے گی جلتے ہوئے دیکھنے کی جو بات!
 لاد تو گوارہ اصفیہ کو بجھا دے
 بن باب کی بیٹی کو جلا دے نہ بھڑک کر
 دامن میں لکھی آگ کینہ کی بجھا دے
 ہے مجمع اعداء، گھلے سہ آل بنی ہیں
 تار بیکری شب کی ردالا کے اوڑھادے
 بولے گیا ہے چھین کے کانوں سے ستمگر!
 وہ شمر سے درہ بالی سکینہ کے دلا دے
 کس کرب سے دیتی ہے ہلا میں سر مقتل!
 پچھڑے ہوئے گوسے پھیلتے کو ملا دے
 درہ بالی سکینہ کے لعیں چھین رہا ہے
 مقتل میں ذرا شانہ عیاس ہلا دے
 کوئی بھی انیس ایسا نہیں شام غریباں!
 جو دل پہ گزرتی ہے وہ سرور کو سدا دے

(شاعر :- انیسویں بھری)

یہ وہ گھرانہ ہے جس میں بقائے دیں کیلئے
بواسیر خود اپنی وہ گود میں نکلتے ہیں!

ستم کیا بن کاہل یترنے سے
 پیدر کے ہاتھوں پہ الصغر لہو اگلے نہیں!
 نہ جانے کیا کہا معصوم نے اشد سے
 ستم یہ، ایسے جفا کار ہاتھ ملتے ہیں
 ہے مجلسِ غم شبیر وہ مقامِ انیس
 جہاں محبتِ صدق و وفا کے ڈھلے ہیں

رو کے کہتی تھی سیکینہ مر کیا، بابا

(شاعر: انیس بہر سدا)

رو کے کہتی تھی سیکینہ - مرے بابا، بابا!
 دیکھئے حال تو آ کر - مرے بابا، بابا!
 دامنِ کینا کی صدا آتی ہے کہ زان ہے زمیں
 کیسا بڑا ہے یہ محشر، مرے بابا، بابا!
 مجھ سے کہہ کر یہ گئے تھے ابھی ہم تھے ہیں!
 آئے پھر کیوں نہ پلٹ کر مرے بابا، بابا!
 آگِ خیموں میں لگادی کیا بھائی کو اسیر
 چھین لیں رانڈوں کی چادر مرے بابا، بابا!
 شمشیر مارے طمانچے مرے رخساروں پر
 چھین کر لے گیا گوہر - مرے بابا، بابا!

شب اندھیری یہ الم اور یہ جدائی یہ جفا!
 شاق کتنی ہیں یہ مجھ پر مرے بابا، بابا!
 جانے کیا ڈھونڈتی ہیں خاک میں ام فروا
 حال کبڑا کبھی ہے ابتر مرے بابا، بابا!
 جوڑیاں توڑی حج کی کچھو کچھی اماں نے تمام!
 فضل کیوں دوتے ہیں کہکمرے بابا، بابا!
 ہاتھ دل پر نہ رکھے رہتی ہیں ابابہ دم
 جب سے دن میں گئے اکبر مرے بابا، بابا!
 گود بھیلانے درخیمہ پر وہ رہتی ہیں
 ایسا کیوں کرتی ہیں مادر مرے بابا، بابا!
 آپ جا کہ نہیں آئے یہ بھوا حال کچھو کچھی
 سونیں وہ کبھی نہیں شب بھر مرے بابا بابا!
 کب سے ہے حال پریشاں انیس پر غم
 کچھ ترس کھائے اس پر مرے بابا، بابا!

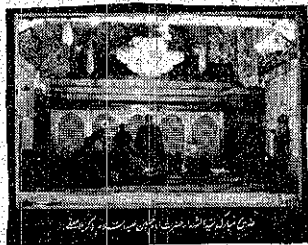
زنجب کے یہ نالے ہیں بہن آئی ہے بھٹیّا!
 زنجب کے یہ نالے ہیں بہن آئی ہے بھٹیّا!
 رسی کے نشاں بازوؤں پہ لائی ہے بھٹیّا!
 رسی کے نشاں بازوؤں پہ لائی ہے بھٹیّا!

اک اور غم نازہ بہن لائی ہے بھٹیٹا!
 زندہ میں اسکی کنہ کو اجل آئی ہے بھٹیٹا!
 راپوں میں گئی بجے مرے ناقول سے گم کہ
 افسوس کہ زندہ تیری ماں جانی ہے بھٹیٹا
 بیڑی میں قدم طوقی میں عابد کا گلا تھا
 بیچارہ پہ کوڑوں نے جھاڑ کھائی ہے بھٹیٹا!
 افسوس کفن کے لئے کہنے سی چٹائی!
 ناداروں نے میت تری کھائی ہے بھٹیٹا
 بیٹھے گی نہ سائے میں نہ سر ڈھانپے گی بانڈ!
 بیوہ نے تیرے غم کی قسم کھائی ہے بھٹیٹا!
 بہنوں کی اسیری سے بنا بھائی تیرا کام!
 سب اہل بستم کے لئے رسوائی ہے بھٹیٹا
 تربت شہ مظہوم کی تختراتی ہے ناجی
 جب کہتی تھیں زینب کہ بہن آئی ہے بھٹیٹا!

نوحہ نمبر
 علی کے شیر ہو شمشیر شعلہ بار بنے
 حسن فحشوری

علی کے شیر ہو شمشیر شعلہ بار بنے
 جو تیغ ہاتھ میں آئے وہ ذوالفقار بنے

ستم شکاروں سے تشنہ لبی میں اے عباسؑ
 فرات چھلین کہ حیدر کی یاد گاہ بنے
 بلا کے بازوئے سحر کو تڑپ کے دل نے کہا!
 جلوہ نہیں جہاں نہ ندگی نہ کد ہے!
 پکارتی ہے یہ میلاں میں ہمت اصفہا
 بخویر آئے وہ میرے گلے کا ہار بنے
 علی رسولؐ کے بستر پر اس لئے سوئے
 یہ واقعہ شبِ ہجرت کی یاد گاہ بنے!
 حسینؑ شہید ہوئے زندگی نے کدوٹی!
 حسینؑ آج سے اُمت کے ذمہ دار بنے
 پڑا ہے وقت شریعت پر اے مسلمانوں
 حسینؑ بننے کا کوئی تہذیبی دعوے دار بنے!

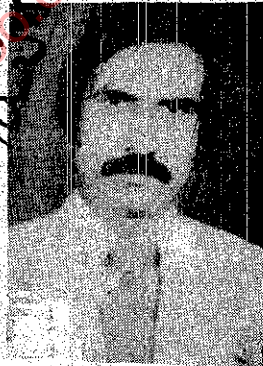


۲۲۲



صاحب بیاض مراد حسین
معاونین: حسن مہدی
سید اصغر حسین
آصف رضا خاں

مناظران کی فہرست



صدر انجمن:۔۔ الین ایم عالم زیدی
جنرل منیجر پیڑی
سید ایمن مہدی رفوی

(ملیکی کلونی)

اٹھی ہے گھر کے کفر کی خونی گھٹا چلو!

اٹھی ہے گھر کے کفر کی خونی گھٹا چلو
 ہے مقتضیٰ دین خدا کہ بلا چلو!
 زینب کے لال تم سے ہے جعفر کی آن بان
 زیر قدم لے ہوئے قلب فضا چلو!
 عباسؑ تم بھرم ہو جناب امیر کا
 طوفان کی زد پہ لے کے چراغ وفا چلو
 لاش جواں اٹھاتے ہیں شبیر دشت میں
 بہر مدد بچنے سے شبہ لافٹے اچلو
 ٹکڑے پڑے ہیں دشت میں قاسم کی لاش کے
 اے شامیو بچا کر ذرا راستہ چلو!
 تیروں نے لاش شاہ شہید اٹکھائی ہے
 مرقہ سے بال کھوئے ہوئے فاطمہ چلو!
 ڈوبی ہوئی ہیں دیر سے بنفینس درباب کی
 نیچے میں خالی ہاتھ نہ شاہ ہدیٰ چلو!
 لیلیٰ نے بال کھیلے ہیں اکبر کی لاش بہرہ
 ماں کا نہ ٹوٹ جائے کہیں جو مسلمہ چلو!

بلوے میں سہر بردہ نہ ہے عترت رسولؐ کی
جان بٹولؑ مالکِ صبر و رضا چلو!
اے عزمِ چو تک خواب ہے دُنیا کے رنگِ بِلو
مولا بلا رہے ہیں تمھیں کر بلا چلو!

”ہوئی تاریخِ دینِ حق مرتبِ خونِ اصغر سے“

ہوئی تاریخِ دینِ حق مرتبِ خونِ اصغر سے
لہو اتنا تک ٹپکتا ہے فلک کے دریدہ تر سے
میں وجہِ نِکال ہوں میں بند ہے کدِ برحق
شہِ مظلوم نے آواز دی دوشِ یگیر سے
کہاں ٹھہرے کہاں بر سے کہاں ڈوب کر نکلا
سبق سیکھے ہیں یہ تلوار نے غازی کے پیور سے
سوئے دریا بڑھے وہاں جوئے کہ علم اپنا
پیسے موت کو آنے لگے تہ کے غضفر سے
سرا درے دیں ہو کر قلم کہتے تھے میدان میں
برشِ تلوار کی پوچھے کوئی جبرئیل کے پر سے!
لیٹ کر نہ تھک نظر بہت لڑائی سکینہ سے
رہ جانے کیا کہا سنبھیر نے میدان میں خواہر سے

بچانا حرمہ کے تیسرے صبح کی گھر دن کو!
 دُھواں اُٹھنے لگا ہے یا الہی قلب مادر سے
 جھٹک نہ بھڑکی یہ صاف دیتی ہے ہمارا ایک
 مصائبِ شام کے پوچھے کوئی سجادہ مضطر سے
 بنامِ ربِ داسر سے جو دیدی شاہزادی نے
 لپٹ کر رہ گیا دینِ خلد زینب کی چادر سے
 قسم میں زورِ فکرمِ فہم میں دمعتِ عطا کیجئے
 حسینِ عزم کچھ لے کر اٹھے گی آپ کے در سے

نوحہ منبر روزِ نازلِ خدا کیلئے چن لیا گیا

روزِ نازلِ خدا کے لئے چن لیا گیا
 شبیرِ کربلا کے لئے چن لیا گیا
 خلیفہ کے معرکے کی قسم اس مہرِ تفسا
 اسلام کی بقا کے لئے چن لیا گیا
 تکمیلِ دینِ احمدِ مرسل کے واسطے!
 بے شبیر کو تفسا کے لئے چن لیا گیا
 سقا کے سگینہ کا اعزاز دیا علیؑ
 عباسؑ باوفا کے لئے چن لیا گیا

کشتی دین سے کہتی تھیں مہجیں نہ ہو ہر اس
 عباسؑ نا خدا کے لئے چن لیا گیا
 زہرِ ستم میں کفر کے نیرہ کچھا ہوا!
 ہر شکلِ مصطفیٰ کے لئے چن لیا گیا
 یوحناؑ عابدِ مضطر کا ہر قدم!
 مالک تیری رضا کے لئے چن لیا گیا!
 ڈوب دیا ہوا کہو میں تبسمِ صغیر کا
 تفسیرِ آیت کے لئے چن لیا گیا
 یہ کہہ رہا ہے جوشِ عزادارِ بے تراب!
 شہیدِ انھیں عزاء کے لئے چن لیا گیا!

توحید نمبر نگیں عرشِ علا لا الہ الا اللہ

نگیں عرشِ علا لا الہ الا اللہ!
 زمین پہ نقشِ بقا لا الہ الا اللہ!
 شہید ہو کے شہرِ دین نے قلبِ گیتی پر
 لہو سے اپنے لکھا لا الہ الا اللہ!
 جلا ہوئے ہیں نہ قرآن سے اہلبیتؑ کبھی!
 کہ زہرِ تیغِ پیرِ ہا لا الہ الا اللہ

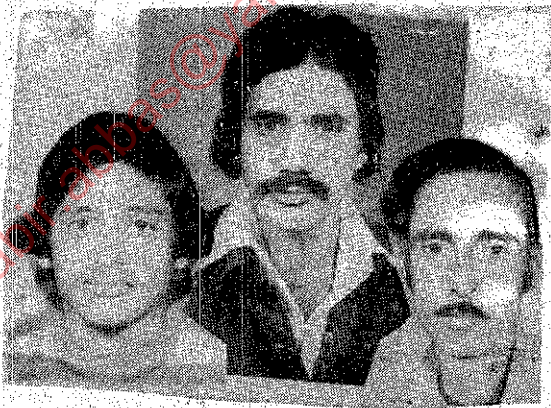
علیؑ وفا طے شہیر مصطفیٰ و حسن
 انھیں کہ دم سے رہا لا الہ الا اللہ
 حسین کو مانے ذبح عظیم کی تفسیر
 کتاب کرب و بلا لا الہ الا اللہ
 کچل کے رکھ دیا دم بھر میں یزیدیت کا عقوہ
 وہ شان صبر و رضا لا الہ الا اللہ
 وہ ریت گرم پہ شہیر کا سجدہ آہستہ
 ہے انتہائے وفا لا الہ الا اللہ
 علیؑ کی بیٹیاں کہنے کو سہمہ نہ تھیں!
 مگر ہے سہمہ بہ لا الہ الا اللہ!
 علیؑ کا ذکر عبادت سے کم نہیں دلدادہ
 علیؑ کی صدا لا الہ الا اللہ

لہجہ نمبر
 ثابت یہ ہوا خنجر ظالم کی جفا سے

ثابت یہ ہوا خنجر ظالم کی جفا سے!
 ہٹتے نہیں صابر کے قدم براہِ رضا سے!
 آتی ہے صدا دشت کی پیر ہولِ فضا سے
 کعبہ کے ملیں لٹ کے چلے کرب و بلا سے

لہرا کے یہ پرچم نے کہا دین خدا کے
 زندہ ہے وفا شان و فاجان وفا سے
 توحید بجا دین کی تقدیر بدل دے
 سر نہ رکھے نہ تیغ محمد کے لڑا سے
 غازی کے تقدس نے کہا جو دم کے راست
 عباس کو نیند آگئی پرچم کی ہوا سے
 یا حضرت عباسؓ کی آتی تھیں صدائیں
 گاہ دل ہمشیر گہ دشت وفا سے!
 اکبر کا جگر نیزہ ظالم سے بچا لے!
 لیلیٰ یہ دعا کہتی رہی اپنے خدا سے!
 آتی ہے صد آج بھی لے دائے حسینا
 زنجیر کی جھنکار سے ماتم کی صد لے
 گردن پہ لیا پتر جو بے شیر نے ہنس کر
 اصغر کا لہو نہ رسنے لگا قلب قضا سے
 اکبر کا جگر قاسم ذیجاہ کے ٹکڑے
 چننے میں حسین ابن علیؑ دشت بلا سے
 جب روتی تھی ماں جھوٹے سے اصغر کے لپٹ کر
 ہلتی تھی زمیں درد بھری آہ و بکا سے

تطہیر اگر دین کی ہوئی خون سے شہ کے
اسلام کا پردہ رہا زینب کی ردا سے
جب ہائے سکینتہ کوئی کہتا ہے تطہیر کون
اے نوحوم ابلتا ہے لہو چشم و فاس سے



۵۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

شبیبہ نبی اکبرؐ کو جو اہل !
تیسے عزم میں لڑے گا سارا جہاں !



صاحب بیاض
(۱) محمد حمید رضا خاں
(۲) محمد ندیم رضا خاں

ابن ابی حنیفہ

لقد اخرجنا من
سالارہ دستہ
بجہ منصفہ خاں

مظفر جیلری
ناظم جیلری

میں کرتی ہے پراثر زینب
ہو گئی آج بے پدر زینب

نوحہ نمبر

اے مومنو! ہے رخصت سُرور کا زمانہ!

اے مومنو! ہے رخصت سُرور کا زمانہ!

اب ہوئے گا ویراں ہر ایک تعزیہ خانہ!

رخصت کے لئے بھائی سے میں جاؤنگی کہیں
ہے ان کو اسیری کی مصیبت کا ستانا

میں ڈھونڈوں گی لاش علی اکبر کو میری جاں
تم ہنر پر عباس کی میت کو اٹھانا!

آجائے نظر تم کو جو قاسم کی کہیں لاش
میت ذرا شاد کھیو پیچی کو کبھی دکھانا

گر میرے سپر تم کو انھیں لاشوں میں نظر آئیں!

پیدا شک بہا کر انھیں مٹی میں ملا نا!

قریبت یہ اگر اصغر ناداں کی گزر رہو!
روئے کے لئے بانوئے مضطر کو بلانا

خون بہاؤ جو بانو کو میری جان فدا ہو!

جائے حد اصغر بے شیر بنا نا!

میں لاؤنگی لاش علی اکبر کو اٹھانا!

تم پاس شہ دین کے لحاظ اس

ٹھہارہ برس والے کو جب قبر میں رکھنا!

تم بند کفن کھول کے شانے کو ہلانا !
 ان سب کے لئے دشتِ بلاخیز یہاں تک
 اور قافلہ ہم سب کا مدینہ ہو کر روانہ
 کس دل سے تہ قبر یہ سب چاند چھپا میں
 آساں نہیں منجی میں بہتر کا سنا

نوحہ نمبر
 زینب نے کہا صغرا سے ہم آئے ہیں بی بی

زینب نے کہا صغرا سے ہم آئے ہیں بی بی
 گھر بھر کا تیرے در داغ جبکہ لائے ہیں بی بی
 چھڑوا کے تیرے ریاچنے والوں سے مدینہ
 اجڑا ہوا میدان بس آئیں ہیں بی بی
 شادی ہوئی برس میں دیکھو گی دہسن کو !
 دو لکھا کو لگے ساتھ نہیں لائے ہیں بی بی
 گزرے جو ستم ہم پر صنو تو وہ سنائیں !
 زینب کی بضاعت کو منٹا آئے ہیں بی بی
 قاسم کو ملا بیاہ کا جوڑا نہ کفن تک !
 کبر کو تو رنڈ سالہ پہنا آئے ہیں بی بی !
 کچھ گیسوؤں والے نے تمہیں کبھی ہے سوچا
 بھر لو جوانی کی تڑپ لائے ہیں بی بی !

ان داروؤں کے سوگ میں ہم کرب و بلا سے!
 سب اُدھر سے ہوئے کالی ردا آئیں ہیں بی بی! ہم
 آجائے نہ بخش فاطمہ صغرا کو سنبھالو
 رونے کے لئے اہل وطن آئے ہیں بی بی

لوحہ نمبر

بولیں صغرا پیر نہیں آئے!
 دل سے رو رو کے کہتی تھیں صغرا
 دل ہوا ٹکڑے دیکھ کر جھوٹا!
 کہ بلا آئے تھے یثرب سے!
 ماں بیکاری رضا ملی تو چلے
 شاہ بہتے تھے رات ہو گئی کیا
 کیا کروں چارہ گر نہیں آئے
 شاہ آتے نظر نہیں آئے
 ماں کو اصغر نظر نہیں آئے
 وہ مسافر نظر نہیں آئے
 علی اکبر ادھر نہیں آئے
 رن میں اکبر نظر نہیں آئے
 جائیں جو چھوڑ کے وطن حامد
 کیا مسافر وہ گھر نہیں آئے!

لوحہ نمبر

آج ہے قافلہ کی قافلہ سالار بہن!

آج ہے قافلہ کی قافلہ سالار بہن!
 اٹھو بھٹیا کے وطن جاتی ہے لاچار بہن!

شمرنے مارے سکینہ کے طمانچے بھیتا
 شمر کے خوف سے وہ رونے نہ پائی بھیتا
 غصے سے کانپ گئی آپ کی لاجا رہیں
 اٹھو بھیتا کہ وطن جاتی ہے لاجا رہیں
 جس گھڑی کرب و بلا سے میں سوئے شام جلی
 بالوں سے منہ کو چھپائے تھی نہ کچھ دیکھ سکی
 اس لئے کہ نہ سکی بھیتا کا دیدار نہیں
 اٹھو بھیتا کہ وطن جاتی ہے لاجا رہیں
 درد زالموں نے بھیتا پھیر لیا ہم کو
 اٹھو بھیتا کہ وطن جاتی ہے لاجا رہیں
 ہمارے سر دیکھ چکی شام کا بازو نہیں
 اٹھو بھیتا کہ وطن جاتی ہے لاجا رہیں
 ہم کو کفار کی جانب سے نواز مشل یہ ہوئی
 خون بہانے کی خطاب شد سے خواہش یہ ہوئی
 اس طرح گرتی قبول آپ کی خود دار نہیں
 اٹھو بھیتا کہ وطن جاتی ہے لاجا رہیں
 بھیتا میں آپ کو دو گز بھی کفن دے نہ سکی
 چلتے چلتے بھی پر یہ نہیں دے نہ سکی
 کہ قدر دشت میں مجبور تھی لاجا رہیں
 اٹھو بھیتا کہ وطن جاتی ہے لاجا رہیں
 دے کے قبائل کو آواز بلا دو بھیتا
 اس کے مجھ کو بخاری میں بٹھانو بھیتا

تجھ سے کہتی ہے یہ مہنت تیری بخشو! بہن
 اٹھو بھئیہا کے وطن جاتی ہے لاچار بہن!
 قبر کی نمیند ہے اٹھو میرے بھئیہا اٹھو!
 اپنی صفحہ آ کے لئے کوئی نشانی دے دو
 ساتھ چلنے کے لئے کہتی ہے اصرار بہن
 اٹھو بھئیہا کے وطن جاتی ہے لاچار بہن
 خون میں ڈوبا ہوا ہے شیر کا کیتلے کہ!
 اور سکینہ کا وہ لڑکا ہوا بس وہ ہے کہ
 نانا کے روضے پر جانے کو ہے تیار بہن
 اٹھو بھئیہا کے وطن جاتی ہے لاچار بہن

لوحہ نمبر یا علیؑ مولا۔ یا علیؑ مولا

عصر تک خاتمہ یحییٰ بن پاک ہوا۔ یا علیؑ مولا، یا علیؑ مولا
 تھا بہتر کا عجب معرکہ کرب و ملا۔ یا علیؑ مولا، یا علیؑ مولا
 مار کہ قاسم نوشاہ کو ظالم بولے!
 رات کی دہن کیا ہے تو نے
 کہ دیا گھوڑوں سے پامال جولا شہ اس کا
 یا علیؑ مولا، یا علیؑ مولا

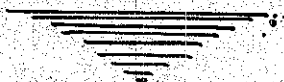
نہی ہاتھوں میں لئے مشک عسکینہ بونی!
 جا کے غموں کو میں دیتی ہوں کہ لا دو یا بی!
 بیاس سے اصغر مقصوم کی حالت ہے شاہ!
 یا علیؑ مولا! یا علیؑ مولا!

ہائے گھر سے سے گرتے خاک پہ برچھی کھا کے
 چلے میدان کی طرف شاہ زماں رد رو کے
 ہائے اٹھارہ برس کا وہ پیر چھوٹ گیا!
 یا علیؑ مولا! یا علیؑ مولا!

ٹھوکریں کھاتے ہوئے لاش پیر پر پہنچے!
 لاش اکبرؑ کی اٹھاتے ہوئے تختہ لٹنے!
 پہلے ٹوٹی تھی کرا ب میرادل لٹ گیا!
 یا علیؑ مولا! یا علیؑ مولا!

آہ کیا بیاس بچھانے کی ہوئی ہے تدمیر!
 ایک مقصوم کا منتھا سا گلا اور یہ تیسرا
 حرقہ ملانے وہ کیا جس سے فلک کانپ گیا

یا علیؑ مولا، یا علیؑ مولا



بسم اللہ الرحمن الرحیم



صاحب بیاض عابد علی صاحب

مرحباً اس مرفوشان حسین
یاسین غفلت و نشان حسین

جابر عباس

حسین آباد ملک کالونی
تفادیر حسین آباد
شماره ۱۱۱
شماره ۱۱۱

الہی کیسنا منظر زینب دگر نے دیکھا
گلے پر کند خجہ بھائی کے ہمشیر نے دیکھا

الہی کیسا منتظر زینب دلیکیر نے دیکھا !
 از :- شاعرہ عشرت جہاں آفریں

دوحہ (۱)

ابنِ امیہ حسین آباد لیر کا لونی

الہی کیسا منتظر زینب دلیکیر نے دیکھا
 گلے پہ کندہ منجھ بھائی کے ہمشیر نے دیکھا
 بلائیں لیں نگاہوں نے محبت جوش میں آئی
 رٹا کر قبر میں اصرار کو جب شبیر نے دیکھا
 بڑھیں زینب لہ کا پیس تھا منے جس وقت بھائی کی
 سوئے گنج شہیدیاں یاس سے شبیر نے دیکھا
 گلے پر تیر تھا اکرمول لینے مرضی داود
 فلک کو تھک کر اصرار سے شبیر نے دیکھا
 ارادے کر ڈھیں لینے لگے شب جاگ کر کاٹی !
 اک ایسا خواب جنت حرم تیری تقدیر نے دیکھا
 اجل کھڑی تھڑا کے پہلو شاہ نے جب بدلا
 سوئے حلقوم اصرار حرم ملہ کے تیر نے دیکھا
 یہ صحت و ثباتی اور صبر و شکر کا عالم !
 کہاں عابد ساقی کی طوقی اور زنجیر نے دیکھا
 کہا بالو نے ہر گنا گناں اور پیاس کا حدمہ !

رہا اس کے جہاں میں کیا میرے بے شیر نے دیکھا
پکارا لاشی پر بالذیری شادی کی حیرت تھی
غلی اکبر یہ دل بھی مادر دلیگر نے دیکھا
دہ بخفا سا جگر وہ کشت و خون ہنگامہ محشر
نہ بھولے گی بڑے منظرِ دختر شبیر نے دیکھا
غلی دے بھلا کیا آفریں مشکل میں گھبراہیں
اٹھیں تو آدہ مارگر دس تقدیر نے دیکھا



لاچار حسینا ہے یا حسینا!

(از مستین دھنوی)

لاچار حسینا، ہے یا حسینا
تربان گئی تیرا جو تو کیا اہنت بہن کی
رہ تجھے بے پیر کہاں ہائے مقدر
رہ نہ عدد ہے ادبانہ ہوئے داخل
اوم صنفی اللہ سے تا عیسیٰ دو ایں
لی کھائے نہ کیوں دل مارا جو کس سنان
ن بہنوں کے ادھنوں کا بنا کوں شربان
اے بکسیر کے قافلہ سالار حسینا
لوگوں سے سناؤں کی ہے افکار حسینا
اور رہو سہ گہ احمد محتار حسینا
گھر فاطمہ ہو گیا بازدار حسینا
ایسی نہ لکھی تھی کوئی سہ کار حسینا
بندہ جانیں تیرا کیسے خمدار حسینا
عابد کے سوا قافلہ سالار حسینا
نخودہ رفتہ ہے غم سے مرے تو کیا عجیب اس کا
اس غم سے تو ٹھکڑے ہوئے کہہ اے حسینا

شہیدِ کربلا السلام وادبلا!

(از ضیاء الحسن موسوی)

ندھیری رات وہ زندانِ شام وادبلا
یتیم بیچی کے نالے رام وادبلا
دہکتے دلوں کی صدائیں ہیں ہا حسینا
وہ قید و بند وہ طرہ کلام وادبلا

عمر کی یاد علمدار با وفا کی یاد!

نظر کے سامنے وہ خشک جام واویلا

سیر حسین جو آ یا کہا یتیم نے
شہید کرب و بلا السلام واویلا

جلے گئے ہمیں تنہا ہی چھوڑ کے بابا!

سُراپا کہہ دیا اندرِ شام واویلا

گھر بھی چھین گئے درے بھی راہ میں کھائے
ہوئی ستم کی ہر اک حدِ شام واویلا

جلے ہوئے تھے مگر تھی نہ اتنی تاریکی!

تھے قید خانے سے بہتر خیام واویلا

ابھی یہ کہتی تھی نالے یتیم شہید
کہ سونا ہو گیا زندانِ شام واویلا

اسیرِ رنج و محن آہ عابدِ مضطر!

کہاں سے دفن کا ہوا انتظام واویلا

بہن کو عابدِ مضطر نے دفن کر دیا
ہوئے نہ دفن کئی دن امام واویلا

زمین کرب و بلا یہ پڑا رہا افسوس!

جنازہ شہِ عالی مقام واویلا

نہ روئیں کیسے جن ہم کہ یاد آتا ہے
وہ اضطرابِ زندانِ شام واویلا

”شہید الیسانہ دیکھا اصغر بے شیر سے پہلے“
(از ضیاء الحسن موسوی)

شہید الیسانہ دیکھا اصغر بے شیر سے پہلے
نہ دیکھا صبر الیسانہ شہید سے پہلے
مبارک ہو تمہیں حُر دین و مَنادوں کا
ملا زلف نہ ہو زلفِ خلد کی جاگ سے پہلے

بزدلی فوج میں جو تھے درندوں کی جلد پر تھے
نہ تھے یہ بات ظاہر حُر ملہ کے تیر سے پہلے
خدا مولا، نبی مولا، اسی مولا علی مولا
ہو نہ نکہیں ہوں تو آیت دیکھ افسیر سے پہلے

نبی کی اس کی خلقت سے والیتہ تھا ہے
نہ سمجھے تھے مہماں آئینہ تھمیر سے پہلے
وہ کاغذ اور قلم کیا لائے پیغمبر کے کہنے پر
انہیں معلوم تھا کہ کھنا ہے کیا تر سے پہلے

کسی کو کیا بتائیں اے حسن کیا کیف ملتا ہے
عزم شہید کے بعد اور عزم شہید سے پہلے

اصغر چلے گئے، اصغر چلے گئے
(عبث لکھنوی)

اصغر چلے گئے، رہ رہ کہ سہ جتی ہے یہ بانو سو گوارا!

اصرؔر چلے گئے، جھوٹے کے پاس ملٹھی بے غم و بے قرار
 اب کیوں ہے بے خبر، ماؤں شیر خوار تھا جھوٹے سے سقسقہ
 اصرؔر چلے گئے، آتا نہیں خود اپنی نگاہوں پر اعتبار!
 واپس نہ آئیں گئے، اصرؔر اب اتنی دور یہاں سے چلے گئے
 اصرؔر چلے گئے تاح۔رہ ماں کمرے کی مٹا فرکا انتظار!
 سہ دور کہ غم نہ ہو، یہ سوچتی ہے میری فغاں سے اَلَم نہ ہو
 اصرؔر چلے گئے، آہیں تو روک لی ہیں مگر دل ہے بے قرار!
 ہے کہ بے عقل، کہتی ہے جتنا غصہ بھرتا ہے اور دل
 اصرؔر چلے گئے، آندھی پھر اور چلتی ہے جھٹکا نہیں غبار
 اب کیسی وابستہ، معلوم ہے کہ قبر بھی اصرؔر کی بن چکی
 اصرؔر چلے گئے، تنہی ہے پھر بھی جانبِ درِ صُحُط کے بار بار!
 کہتا ملاں ہے، مجھے گئے غم میں خود ہی سنبھلنا محال ہے
 اصرؔر چلے گئے، اور اس پر یہ غصہ کہ شکستہ ہے اشکبار!
 آتا نہیں لفتیں، خالی ہے جھولا اب علی اصرؔر یہاں نہیں
 اصرؔر چلے گئے، دیکھ لے کتنی بار، بکا رہے کتنی بار!
 ہے غم کی انتہا، سوچتے یہ نہ ختم دل نہ اُلٹ دے لیا اب کا
 اصرؔر چلے گئے، جلد آئیں اب مدد کے لئے شاہِ ذوالفقار

”جب یادِ سَکینہ کو تیری آتی ہے بابا“

جب یادِ سَکینہ کو تیری آتی ہے بابا!

سُزِ زنداں کی دیوار سے ٹکراتی ہے بابا
مرحاضوں کی پیاسی مین میں مانگو گی پانی
اسٹریٹ کی مجھے پیاس جیاد دیتی ہے بابا

چلتے ہوئے خیمے کے نظارے میں نظر میں
تہنائی کبیری موت بنی جاتی ہے بابا
یاد آئے ہیں عسّاد کے جب ظلم و تشدد
یہ ننھی سی دختر تیری گھبراتی ہے بابا

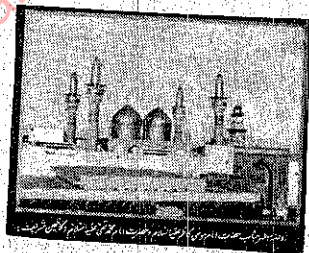
دربارِ بزمِ بیدی میں بھلا کیسے میں جاؤں!
ہے چاک گریباں حیا آتی ہے بابا!
جب تک میز کے سینے سے لگ جاتا سکیٹ
زنداں میں اسے نیند کہاں آتی ہے بابا
کانٹوں سے ٹیکتا ہے لہو شالوں پہ دیکھو
ظالم کی اذیت مجھے تڑپاتی ہے بابا

”اٹھو سکیٹ گھر چلو!“

== (از ہلالِ نقوی) ==

اب کس کا انتظار ہے اٹھو سکیٹ گھر چلو!
تم پر کچھ بھی نشانہ ہے اٹھو سکیٹ گھر چلو!
شام غریباں نہ گئی غم کی سیاہی چھا گئی!
بچتے ہیں باجے فوج میں ختم لڑائی ہو گئی!

لٹنے کا انتظار ہے، اٹھو سکینہ گھر چلو!
 عمو تمہارے خلد سے لینے نہ آئیں گے یہاں
 کیسا یہ حال نذر ہے اٹھو سکینہ گھر چلو!
 عمو تمہارے نہر پرستانہ کٹا کر سو گئے!
 بابا کو ڈھونڈھتی ہو کیا بابا کبھی نہیں سو گئے!
 اک شمشاد کا رہے اٹھو سکینہ گھر چلو!
 لیتی برکیوں یہ سسکیاں رکھنا ہے حوصلہ تمہیں
 افسر غم کے ساتھ کھیلنا آتا ہے یاد کیا تمہیں
 اب وہ تیرے مرزا ہے اٹھو سکینہ گھر چلو!
 عمو تمہارے نہر پر مارے گئے لڑائی میں!
 تڑپے کالا شجر جری جانانہ تم تڑپتی ہیں!
 دل ان کا بے قرار ہے اٹھو سکینہ گھر چلو!



۶۹
عباس کا یرحم ہے تنظیم اسم اعظمی ہے
شبیر کا ماتم ہے تنظیم اسم اعظمی ہے



دیکھو غلامی اسٹھان
آیت جانب کسب لاریت
عباس

صاحب بیاض

ابن تیمیہ
الحسینی

تعداد مجاز

شاہ ابن جن
جناب تیمم جعفری
جناب دریاخان اعظمی

رن میں اٹھتے تیر کھانے آئے ہیں
قلب اٹھا کر دلائے آئے ہیں !!
(شیم جعفری)

یرحم ہے یرحم عباس علمدار
گدیانہ علم ہے علم خدیوہ کہ الم اعظمی

خالی جھولا جھلا رہی ہے ماں

(از ریحان اعظمی)

اُپے اُد ماں سُلا رہی ہے ماں!
 آؤ اصفِیٰ بولا رہی ہے ماں!
 قیدلو ہو کے جا رہی ہے ماں!
 چھوڑے اصفِیٰ کو جا رہی ہے ماں!
 مریہ سہرا سجا رہی ہے ماں!
 قبرِ اصفِیٰ پہ آ رہی ہے ماں!
 اپنے آئند بہا رہی ہے ماں!
 نسخ کتنے اُٹھا رہی ہے ماں!

خالی جھولا جھلا رہی ہے ماں
 ہو گئی رات اب بہت بیٹا
 جل چکے ہیں خیام بھی دیکھو
 نہ کھنا شب میں خیال اے اکبر!
 جا رہے ہیں دعا کو اب اکبر!
 کانپتی ہے زمین کرب و بلا
 قبرِ اصفِیٰ یہ آپ کے بدلے
 ردی اکبر کو اور بچھے گھر کو!

دُشت میں اپنے یلین سے ریحان
 دُور ہی ہے دُولا رہی ہے ماں

جس نے جنگ کا عیاش کی منظر دیکھا

(از ریحان اعظمی)

جس نے جنگ کا عیاش کی منظر دیکھا
 اس نے پھر جوشِ علیؑ حمزہؑ و جعفرؑ دیکھا

ہم سب سے ہوئے جبریل سے دُوبہی دُور !
 رن میں لڑنے کا جو عباس کے منظر دیکھا
 ہٹ گئی چہرہ اکبر سے بوا ایک بار نقاب
 بولے کفار کہ پھر لڑو میمبہ دیکھا
 جب حسین ابن علی رن کو چلے مقتل میں !
 ننھی بچی کا گلا بازو خود آہر دیکھا
 مار کر ازرق شامی کو یہ قاسم نے کہا
 شبیر ہم بھی ہیں علی کے اے ستمگر دیکھا
 بولیں یہ شام کے بازو میں رو کر لے !
 ہے نہیں سر پہ رداے علی اکبر دیکھا
 سوچ کہ خود ہی بتائیں یہ زمانے وارے
 جیسا شبیر کا تھا ایسا برادر دیکھا
 روئیں زینب بھی جب گہ قہام کے تب مقتل میں
 جبکہ یا ثمالی شبیر کا منظر دیکھا !
 بوست چھینی زینب و کلثوم کے سر سے چادر
 اے فلک لڑ ہی بتا کیسے یہ منظر دیکھا
 رو کے زینب نے کہا کیسے بتاؤں با یا !
 حلقِ شبیر یہ چلتے ہوئے خنجر دیکھا
 تم بتاؤ ذرا رجحان زمانے میں کہیں
 جس طرح حر کا بنا ایسا مقدر دیکھا !

دل میں علی کا نام زبان پر علی کا نام!

(اُردو مثنوی جعفری)

دل میں علی کا نام زبان پر علی کا نام!

سچ تو یہ ہے کہ جیتے ہیں نے کر علی کا نام

ایساں کلی بنی نے کہا جس کو وہ علی

کی فو الفقار حق نے عطا جس کو وہ علی

غیر میں دی نبی نے جدا جس کو وہ علی

حاصل رہی ہے حق کی رضا جس کو وہ علی

بعد از رسول سب سے ہے بڑا علی کا نام

مالو سب میں اس کی شمع جلائی ہے

سوئی ہوئی غریبوں کی قسمت جگالی ہے

مشہور ہو جہاں میں مشکل کستانی ہے

جس نے بکا دل سے اماں اس پائی ہے

مشکل میں کوئی دیکھے تو نے کر علی کا نام

سمجھے نہیں جو ان کو سمجھنے تو دیجئے

تحقیق کی ضیا میں نہ کھنے تو دیجئے

دل کی کسوٹیوں پر پر کھنے تو دیجئے

پہلو سے روزگار بدلنے تو دیجئے

ہو کہ رہے گا نقش دلوں پر علی کا نام

ہے مرد حق شناس تو کوئی نہ فکر کرے!

مہر منزل حیات سے ثابت قدم گزر
کچھ دور تو نہیں ہے شب تاریکی سحر
طے کر جانے کے نام علیؑ راہ پر خطر
طوفاں بھی رخ بدلتے ہیں سکر علیؑ کا نام

اسلام کے عظیم نگہبان ہیں علیؑ
ایمان والوں دین کا عنوان ہیں علیؑ
قرآن سے کچھ معنی قرآن نہیں علیؑ
ایمان کی توثیق ہے کہ ایمان ہیں علیؑ
پھر کیوں نہ ہے شمیم سخندار علیؑ کا نام

زندگی بارگئی اور نہ بار عباسؑ

(از احسان امروہوی)

آج بھی سوتے ہیں دریا کے کنارے عباسؑ
زندگی بارگئی اور نہ عباسؑ
پیری شمشیر شد بار کے جو ہر تہ بہ
دن میں فوجوں کو نظر آگئے تارے عباسؑ
اب بھی ہے بزم محبت کو ضحیٰ و تیری !
کہن اب کیسوں کے فطرت کو سوارے عباسؑ
زندگی ان کی ہے عزت انکی ہے سب کچھ انکا
سجی رہے ہیں جو تیرے عم کے سہارے عباسؑ

بابت یہ مشک و علم تک ہی نہیں ہے محذوہ!
 کر گئے شاہ سے کچھ خاص اشارے عباس
 سر کو ٹکراتی ہے ساجل سے راکھ بوجھ
 تشنہ لب لہ گئے دریا کے کنارے عباس
 پانی لانے کا کینہ سے کیا تھا و علمہ!
 لڑکھرائے نہ پھر شرم کے مالے عباس!
 دہر کینہ کے چھینے چادر نہ سینہ سر کی
 نے کے رخصت ہوئے میل جول سے عباس
 اور کیا چاہیے احسان ہمیں دنیا میں
 پنجتن پاک ہمارے ہیں ہمارے عباس

پائے تھے عجیب شان کے اچرنے لو اسے!

(ادب و بیان اعظمی)
 پائے تھے عجیب شان کے اچرنے لو اسے!
 جو بخشش امت کے لئے اچھے قضاے!
 قربانی شہید کی تاثیر تو دیکھو
 بیتار کو ملتی ہے شفا خاک شفا سے
 سوتے سے جنہیں بخشی گئی تطہیر کی چادر
 ہمدرد حقیقت ہی آج ہیں محروم و دل سے
 امت نے سنا اس کے ہی سینے پہ لگائی!

ملتا تھا جو صورت میں رسولؐ دوسرا سے
 وہ نہ کھو چکا آتے ہیں اب آئے گا پانی
 دیتی تھیں کینہ سہی بچوں کو دلا سے
 بکے تھے مدینے سے بڑے جاہ حشم سے!
 کعبے کے مکین لڑکے چلے کرب و بلا سے
 نہ جان کہ تہمت کے اندھیروں کا نہیں خوف
 خود دروئی بھیلے گی وہاں آشکِ عزائے!

پرچم ہے تو پرچم عباس علمدار

پرچم ہے تو پرچم عباس علمدار
 مانتا تھا اٹھائے اسے بڑے ہر میدان
 پرچم ایسا ہے کہ وہی دورِ منافق
 پرچم بن گیا تیروں میں بہنے لگا اس دم
 اب بہنے لگا مستک کا پانی لبِ ریا
 بیٹے کے لیے کہتے تھے چھوڑ دیکھ لے دینا
 بیٹے نے وہ جنگ دیکھائی تیر میدان
 جتنی تھی سکینہ تیر شیر سے اسے نہ کرنا
 بیٹے نے وہ جنگ دیکھائی تیر میدان
 جتنی تھی سکینہ تیر شیر سے اسے نہ کرنا
 بیٹے نے وہ جنگ دیکھائی تیر میدان
 جتنی تھی سکینہ تیر شیر سے اسے نہ کرنا

کہ یہ علم ہے علمِ حیدر کہہ رہا!
 جب تک کہیں باغِ جھکے کا نہ نہ نہ نہ نہ
 سنا کے میں رہیں اس کے فقط دیں طلب
 جب تک کہ علم نہر سے لائے شہِ انوار
 پھر ترم سے ایلے کا نہیں ہوگا علمدار
 کہی طرح سے غیب میں بڑے حیدر کہہ رہا
 داؤد کو بھی کہنا ہی پڑا روک اوتلوار
 کھا کھا کے چماتے تھے کبھی سے میرِ خوا
 آوازِ عجا کو نہ اٹھی جمع میں اک بار
 مار کے بڑا ہ کے سب یاد رہا و انصار

بس اس کے سوا کوئی تمنا نہیں میری
لیجان کو روکتہ پر بلا لوشہ ابدار

غم کا دریا بہا دیا زینبؑ

(آنند ریحان اعظمی)

غم کا دریا بہا دیا زینبؑ
غیر سرور دیکھا دیا زینبؑ
نہ در حیدر دیکھا دیا زینبؑ
ہل گئے سب دیار کو فو شام
ایسا خطبہ سنا دیا زینبؑ

بعد حضرت کے بے ردا ہو کے
کشتی دین کی ناخدا ہو کے
مشکلیں کا طیس سیدہ ہو کے
شہ نے قرآن سنا دیا نیزے پر
لوٹنے مطلب بیتا دیا زینبؑ

تھے لہڑکے داغ دل میں مگر!
سب گئیں سب کو واہ تیرا جگر!
دے دیئے دین کو اپنے دلوں پر

ہے تیرے دم سے دین کا نام دلنشاں + کفر ہے آج لاپتہ زینبؑ

تو نے اتنے اٹھائے رنج و الم
 کو لسا ہے جو نہ سہا ہوں کم
 اس لئے رو رہے ہیں ج بھی ہم
 ہاتھ گر چہ بندھے رہے تیرے
 پھر بھی خوفِ خدا دیا زینبؓ
 مقصدِ شہ کو ساتھ لے کے گئیں!
 اٹھ بندھو اے بے ارد بھی ہوئیں
 شکلیں کاٹیں سختیاں بھی سہیں
 پھر بھی تبلیغ دیں رہی جاری
 دین احمدؐ بچا لیا زینبؓ
 نری چادر کی کھا رہا ہوں قسم
 اتنی جب تک پیڑے دم میں دم
 ہونے پائے گا کم نہ سہ کا غم
 بھول سکتا ہوں اپنے غم کو میں!
 غم نہ کم ہوگا آپ کا زینبؓ
 مجھ کو خواہش نہیں ہے کوثر کی
 لہو ہے یہ لے نی زادی
 رکھے ریحان قبرِ سرو کی
 میری خواہش یہ ہے مجھے پلوہی
 ہوگا احسان آپ کا زینبؓ

ماں کہتی تھی عاشورہ کو مقتل میں تڑپ کر

از: ریحان اعظمی

میں رہاں کو گئے پھوٹ کر کہو ابرے کو بیٹا
اے چاند میرے مٹنے تو یہ بھی نہیں سوچا
بن تیرے بھلا کیسے جئے گی تیرے ہی مادر
ماں کہتی تھی عاشورہ کو مقتل میں تڑپ کر

تھی پیاس کی شدت سے زباں خشک تھاری
کھلا گئی تھی دھوپ میں صورت تیرے پیاری
ہجاء کہ اب رات ہوئی اے میرے دلبر
ماں کہتی تھی عاشورہ کو مقتل میں تڑپ کر

مُنتی ہوں لگا تیرے نہ تھے گلے پہ نہ !
اک جنبش اس کے تیری رونے لگا شک
آ جاؤ سلاؤں تمہیں جھولا میں جھلا کر
ماں کہتی تھی عاشورہ کو مقتل میں تڑپ کر

سب جل گئے خیمے، میں چلی جانب زلفاں
اس دشت میں شب کیسے بے ہوگی میری جاں
یہ سچا ہے نہ ایدہ تمہیں اب اور
ماں کہتی تھی عاشورہ کو مقتل میں تڑپ کر

اس دشت بیاباں میں اندھیرے غصہ کا
خونخوار درندوں کا بھی مسکن ہے یا صحر

تم رات کو رونا نہ میری جان بڑک کر
ماں کہتی تھی عاشورہ کو مقتل میں تڑپ کر

آجائے اگر یاد میری رات میں تم کو
سوئے ہوئے ہیں نہ زہر عباس بھی دیکھو
سوئے بنا چچا جان کی گودی میں چمڑے کر
ماں کہتی تھی عاشورہ کو مقتل میں تڑپ کر

ہیں عین و محمد بھی یہیں اے میرے جانی
تم رات کو ڈرنا نہ میرے یوسف ثانی
سوئے ہیں یہیں چاہ قدم یہ علی اکبر
ماں کہتی تھی عاشورہ کو مقتل میں تڑپ کر

یہ کہہ کر کیسے سنو اوروں تیرے گیسو!
اعلانے کیا قید بندھے ہیں میکے دیانہ
لے کیسے بلائیں تیری مجبور ہے مادر
ماں کہتی تھی عاشورہ کو مقتل میں تڑپ کر

میں جاتی ہوں زنداں تمھیں اللہ کو سونپنا!
کہہ ناں ہمیں یاد بھی تم میکے کر بیٹا!
کیا جانے کس جا ہمیں لے جائے ریشکر
ماں کہتی تھی عاشورہ کو مقتل میں تڑپ کر

نہ سجان چٹھا جا لے دل سنکے یہ نوحہ!
اب روک قتل عرش پہ بھی حشر ہے برپا!
جنت میں ہے چین بہت نہ روح پیٹ رہا
ماں کہتی تھی عاشورہ کو.....!

عجیب یاس کے عالم میں زیرِ اجائی ہوں!

(اُس (اشرِ اترابی)

عجیب یاس کے عالم میں زیرِ اجائی ہے
 برہنہ سر ہے نہ بیٹھے ہیں لور نہ بھائی ہے
 کہاں کی پیاس وہ بے کل تھا تیر کھانے کو
 قصائی کو دے میں اصغر کہ نیند آئی ہے
 مر باب کہتی تھیں اصغر تجھے کہاں ڈھونڈوں
 امام نے تیری تربت کہاں بنائی ہے
 جواں بیٹے کا دم بچکیوں میں اٹکا ہے
 ضعیف باب نے کس دل سے لاش اٹھائی ہے
 وطن میں بھائی کا تھا انتظار صغیر کو!
 قبر نہ کھتی علی اکبر نے بر چھپی کھائی ہے!
 کہا یہ لاش عباسؑ میرے شہید میں نے
 نہ تھا وہی موت نے میری کمر جھکائی ہے
 ہوا طمانچوں کی شاید ہوئی سکینہ ہر!
 بیچا کی لاش جو دریا پہ کھر تھرائی ہے
 سکینہ رو تی ہے لپچی ہوئی شہید میں سے
 اُسے یقین ہے کہ بابا سے اب جلائی ہے!
 رسول آگئے اے شہرِ یثرب روئے!

یہ کس کے خلق پہ لڑنے چھری چلائی ہے
 جلے خیام پھنسی چادر میں بنے قیدِ دلی
 یہ کیسی شام ہے جو میکسوں پہ آئی ہے
 بڑا ایک دن میں بہتر کی سوگوار ہوئی ہے
 رسولؐ زادی ہے زینبؓ فلک ستائی ہے
 بڑا ہے دھوپ میں سید کا بیکفن لاشہ
 غلیٰ کی بیٹی کے حصّے میں بے ردائی ہے
 میو بھیجی کے حال پہ سچا دُخون روتے ہیں!
 جگر میں آگ یہ تشہیر نے لگائی ہے
 بتاؤ کو فیروزِ جرم میں نبیؐ زادی
 تہا زادی قید میں دشتِ ستم سے آئی ہے
 یہ پرش ہے کعبہ حیدؑ کے غم میں
 خدا نے بھی صفِ ماتم اُتر بچھائی ہے!

لوحِ ممبر
گھر لٹا کے زینبؓ کبریٰ وطن میں آگئی!
 (اس اُتر تری)

گھر لٹا کے زینبؓ کبریٰ وطن میں آگئی!
 اس قدر ماتم ہوا فترِ نبیؐ محقر آگئی!
 کیا کہے زینبؓ بیاں صغریٰ سے غم کی داستاں

کیا کہے اکبرؑ کو بر چھی خون میں تر پا گئی !
 خون اٹھا رہ بنی ہاشم کا بدن میں بہہ گیا
 لٹ گئی زینبؑ سمہرے گھر پر تباہی مہ گئی
 بچا رہ زینبؑ کا جن کو یاس تھا مالے گئے !
 عالم عزبت میں بنت فاطمہؑ کھیرا گئی !
 چھاپن کی شاید کسی نے فرق زینبؑ سے رہا
 لاش عباسؑ جڑی ۔ الٹی گئی تھک گئی
 دیکھ کر شعیبؑ کے لاشے کو بے گورہ کفن !
 موت روتی رہ گئی انسانیت ستر گئی
 ہائے وہ بے گورہ لاشے ہائے وہ اہل حرم
 بلیسیوں پر وحشت شام غزیاں چھا گئی
 خواب میں زینبؑ نے دیکھا فاطمہؑ کو رہا
 خواب کی تعبیر عابد کا کلیجہ کھا گئی
 رات دن روتی تھی بابا کو شکینہ قید میں !
 شام کے زنداں سے مر کر رہا پا گئی !
 مہر بہنہ ظالموں کی قید میں بنت علیؑ
 کہ بلا سے شام تک روتی ہوئی دکھیا گئی !
 زخم بتکر بے ردا ئی زینبؑ و کلمتہ م کی !
 شام میں عابدؑ کی آنکھوں سے لہو برس گئی
 اے افشر کس جرم میں سرکٹ گیا شعیبؑ کا
 بے ردا دربارہ میں کیوں دختر زہراؑ گئی !

نوحہ نمبر زخموں سے چور چور ہے زہرا کا لاڈلا!

زخموں سے چور چور ہے زہرا کا لاڈلا
 رو کو ذرا یہ تیر تو سجدہ کریں ادا
 چھپنی لگیں رِدا میں تو منظر عجیب تھا!
 سیدائینوں نے بالوں سے منہ کو چھپا لیا
 یہ دیکھنے کو پاں تیری جیتی نہ ہی قسا سم
 سہرے کے پھول خون میں ڈوبے ہیں جا بجا
 کیسے جو ان بیٹے کی وہ لاش اٹھاتے
 ٹوٹی ہوئی کمر ہے کہ عباس مر گیا
 میں بے کفن کبھی تجھے جاتی نہ چھوڑ کر
 مجبور ہے بہن کے سبھی سر پر نہیں ردا
 پلوانے کو پانی تھے تجھے لے گئے بابا!
 کرتا لہو میں ہے تیرا کیونکر بھرا ہوا!
 سیلاب نہیں، ڈھونڈنے کو آتا ہے پانی!
 ملیجائے کہیں پیاسا تھا مہمان کمرہ بلا!
 امت نے خوب ابھڑا سالت دیا ہمیں!
 تو بیکفن جی میں میں زمین ہوں بے ردا!

لاشہ شبیر پر آکر قضا روتی رہی !

لاشہ شبیر پر آکر قضا روتی رہی !
 سر کھلے کوئی نہیں زینب بے ردا روتی رہی
 کھینچ کر شید نے بد بھی سینہ یا سین سے
 دل سے لپی سورت سجدہ سباروتی رہی
 نیزے پر قرآن پڑھتا دیکھ کر شبیر کو
 عرش پر مہر کیم و سارہ باجہ روتی رہی
 دیکھ کر خنجر تلے سجدہ سخی شبیر کا
 صف قطب و اوصیاء و انبیاء روتی رہی
 رونا بدعت ہے تو چھو آدم و عیوب سے
 شیت سے پوچھو کہ جس کی ماں حوا روتی رہی
 چادریں دینے لگے شامی نبی کی آل کو !
 غنیمت انسان اپنا منہ چھپاتی رہی !
 تہ دیوں کے پیچھے بیٹھے ننگے پائیر النساء
 مادر خنیش بنت مصطفیٰ روتی رہی !
 تربت اصغر پہ شاہ کے ہاتھ سے خط گر گیا
 صغریٰ کی تحریر باہوں کو پھیلائے روتی رہی
 کوفے کے دروازے پر لٹکا ہوا تھا درمیاں !

بہت مسلم دیکھ کر سہ باپ کا روئی نہی
 نہر پر دونوں ہوئے بانہ و قلم عباس کے
 با وفا پیری و فایہ خود و وفا روئی نہی
 تیرے رو کر تھا جو ما کر دن بے شبیر کو
 ہاتھ سے گر کر کہاں حرم روئی نہی
 ہو گیا تیار جب اصغر شہادت کے لئے
 پھر کیسے جو مگر اس کا گلہ روئی نہی
 نانا کے روئے پہ اکبر اور اصغر کے لئے !
 صغرا ہاتھوں کو اٹھا کر تی دعا روئی نہی
 دولہا کی شادی پہ ماتم بن میں سہرے نے کیا
 اور وہیں سچوں بھری مہدی لگا روئی نہی
 قاتلان شاہ نے گھر میں حیران کیا کر لیا
 سوگ میں شبیر کے ان کی ضیا روئی نہی
 بیچ الذکر کہ گئے صادق غم شبیر میں
 ساری دنیا اس قبیلے کے سوا روئی نہی

نوحہ مخبر
 تینوں کے سائیں سجدہ مولائے شبیر کا !

تینوں کے سائے میں سجدہ مولائے شبیر کا
 اللہ اللہ خیمہ گاہ سے دیکھنا ہم شبیر کا !

دامنِ شبیر سے بہہ کر زمیں تو کہہ گیا!
 ہنگ بجھ اس طرح شبیر تیری لقمہ پر کا
 جو مٹے تھے جس کو اکثر پیار سے ختمِ النبیؐ
 کاٹ ڈالا ظالموں نے وہ گلا شبیر کا
 قلبِ احمدؑ، باندھے شبیر بھی نہ چھوئے
 باندھا حمل نے نشانہ تھا فقط بے شیر کا
 ریت پر چھوٹی سی تربت جب بنا بیٹھے حسینؑ
 نامہ بر پیغام لایا صفرؑ کے دلگیر کا
 صفرِ معصومؑ کا نازک گلا سٹوٹھا ہوا
 سامنا ہے تین مٹنے والے نہ ہریے تیر کا!
 ہنستے ہنستے تیر کھٹا کہ ہونا مولایہ شاہ
 ہے یہی انعامِ صفرؑ ماں کو لیے شبیر کا
 شام کے بانڈ میں یہی آلِ مصطفیٰ!
 یہ تھروں کی بارستوں میں شور کھانا بجنیر کا!
 یہ جو ماتم تھوڑا ہے دنیا میں بنتِ علیؑ
 یہ اتڑ ہے ان کے سر بس آبی لقتِ ہیر کا
 دیکھنا جھپٹا ذرا دریا پہ زمینؑ نے کہا!
 ہو گیا اوجھل نظر سے یہ غارِ غازی دیر کا
 غم یہی آنکھوں سے شاہ کے خون جاری کہ گیا
 سر کھلے دربارِ جانا دارِ تپہ ہیر کا
 دیکھ کر غش کہ گئے غش محلے ماہرِ خلیفہؑ

سینہ اکبر سے بوجھی کھینچنا شبیر کا
جس کا مولا نیک نیزہ تیر قرآن، پڑھتا ہا
تاج وہ قابل کہاں ہوا میرے غیرے پیر کا

ہمارے مقصود کے کالوں سے لہو جاری ہے

ہمارے مقصود کے کالوں سے لہو جاری ہے
دیکھنا تیری اہمت کی وفاداری ہے
بن پلاؤں سے ملی اونٹ سوار سی نانا
ہاتھ گردن سے بندھے دیکھ لاجاری نانا
ساتھ سجا رہے اور حالت بیماری ہے
دیکھ چہرے پر شکیں کے طہانوں کے نشان
در چھینے اور لٹ چا در تپہاں روہاں
قیدی اہمت نے کیا تہ کی تیار ہی ہے
لال زخم کا جو غم دل میں بسا لیتے ہیں
پاک بی بی کی وہی دل سے دعا لیتے ہیں
گھر میں ماتم ہے بیباکی سی تم کا رہا ہے



دیکھ لو اے کو فیوں زینبؑ دلگیر ہوں

(از بیاد صفیر اس نؤیر)

دیکھ لو اے کو فیوں میں زینبؑ دلگیر ہوں
 بے ردا لڑ ہوں مگر میں صاحبِ تطہیر ہوں
 جس نے دینِ حق کی خاطر اپنا سارا گھر دیا
 خوں سے اپنے کمرے دھو کر خدیجہؑ کی سجدہ کیا
 میں اسی مظلوم کربل کی دکھی ہمیشہ ہوں
 اے مسلمانوں سمجھا رہی تھو کئی غیبت کہاں
 آلِ احمد کا بتا شاد دیکھنے آئے یہاں
 مصحفِ ناطق سناں پہنچا کی میں تفسیر ہوں
 کیا ہوا فوجِ خیلانی ہو گئی دیں پرہیز فدا!
 ایک انگلی کے اشارے سے کروں سب کچھ فنا!
 جائے مرطِ قصرِ اُمیہ بہتِ خیر گیر ہوں!
 باگِ غازی کی پکڑ کہ تنویر زینبؑ نے کہا
 تو میرے پردے کا ضامن تھالے غازی بادفا
 آج ہے بازارِ کوفہ اور میں شہیر ہوں



۹۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عزیز حسین کو دل میں بسا کے دیکھو تو
دلوں میں نذر کی شمع جلا کے دیکھو تو



صاحب بیاض
سید آفتاب حسین

اس کا نام گلاب ہے
گوشت میں پکا کر کھانا
نہاں ہے اس کا
۱۵۰۰

دن علیؑ توحید کی مسند کے پر ہوتا ہیں
یہ نقش آتما ہیں آئین ہل عطا ہیں

جنرل سکریٹری: سید علی امام جعفری

نوحہ جناب زمین

از سید آفتاب حسین آفتاب

کہتی تھی بنت فاطمہ بابا مدد کو آئیے
 اپنے ہمارے جل گئے پسر دیکھیں گئیں
 اکتھاپے ہر طرف دھواں بابا مدد کو آئیے!
 اکبر شہید ہو گئے قاسم شہید ہو گئے
 شانے کٹے تو پیاس سے بچے بلکے سو گئے
 سٹنے ہواں کی بچکیاں بابا مدد کو آئیے!
 بر بھئی جوان لال کے سینے کے پار ہو گئی
 قاسم کی لاش گھوڑوں کی پاؤں سے روند گئی
 چلنے لگی نہیں آندھیاں بابا مدد کو آئیے!
 شانے کٹا کے نہر پر بھائی ہمارے سو گئے
 سر سے کوئی نہیں رہا بچے یتیم ہو گئے
 روتی یہاں ہیں بی بیایاں بابا مدد کو آئیے!
 آہ دفخاں کا دہرے مقتل میں ہائے سو گئے
 لاشے پڑے ہیں ہر طرف شمعیں کاڑ رہے
 باندھ رہے ہیں ہم کو رستیاں بابا مدد کو آئیے!
 تو ہے تباہی کربلا کی یہاں یہ گھر جلا
 آؤ گئے دیں نے چھین لیں گی یہاں بالیاں
 تر ہے ہموں میں سخی جان بابا مدد کو آئیے!
 راتوں کو اٹھ کے روتی ہے صغریٰ یاد دہانی
 بیچین ہو کے کہتی ہے سو کہاں ہو گلبدان
 سٹنے ہو اس کی بچکیاں بابا مدد کو آئیے!
 پڑے وفا طمہ کو آؤ نوحہ کنال آفتاب
 احمد کا گھر ابرہہ گیا آیا ہے کیسا انقلاب
 مٹی بھی یہاں ہیں فاطمہ بابا مدد کو آئیے!

”غم حسین کو دل میں بسا کے دیکھو تو“

(شہود اکبر آبادی)

غم حسین کو دل میں بسا کے دیکھو تو
یہاں یہ ذکر مسلسل ہے آل قرآن کا
نہ مٹ سیکلی نہ مٹ پائے گی عرواے حسین
وہ موت موت نہیں ہے حیاتِ نو ہے وہ
بجز اب حضرت عباس کا تھا رب جلال
ستم شکار و مٹا دوزخ کا ایک بچا پل میں
غم جہاں سے لقی بی نجات پاؤں گے
بینیں کے تحت منہ آئندہ کا آئینہ
جوان بیٹے کی میت اٹھا رہے ہیں حسین
خود اپنے بچے کی تربت بنائی جاتی ہے
نہ چھوٹ پائے گا عابد سے صبر کا دامن
علی کے لہجے میں نہ نینب نے یوں پڑھا خطبہ

دلوں میں نور کی شمع جلا کے دیکھو تو
غم حسین کی مجلس میں آ کے دیکھو تو
جو بوسے تو اسے ہاں مٹا کے دیکھو تو
نقوشِ صدق کے دل میں بنائے دیکھو تو
جو کہہ دیا تھا مجھے آ زمانے دیکھو تو
مقابلے میں میرے تم بھی آ کے دیکھو تو
غم حسین کو دل میں بسا کے دیکھو تو
چراغِ قبر کی خاطر جلا کے دیکھو تو
مقامِ صبر ہے ایوب آ کے دیکھو تو
مثالِ عظمتِ شبیر لاکے دیکھو تو
جلاؤ کانٹوں پہ ظلمتِ برٹھا کے دیکھو تو
چراغِ کجی نہیں سکتا کجھ آ کے دیکھو تو

میں اے شہودِ دیوں آل نبی کے در کا غلام
نہ مٹ سکوں گا مجھے تم مٹا کے دیکھو تو

سلام

”ابن علی توحیٰ کی منزل کے رہنما ہیں“

(از سید آفتاب حسین آفتاب)

ابن علی توحیٰ کی منزل کے رہنما ہیں
یہ نقشِ انما ہیں آئینِ ہل عطا ہیں

جس کو ہوائے ظلمت ہرگز بجھا نہ پائے
 شہانے قطع ہوئے تو لکھیں وفا کی باتیں
 لاشے پردہ کی جانب جاتی ہے کوئی سچی
 لاشے یہ شاہ دیں گے بیچھے کوئی بی بی
 احمد، غلی و زہیرہ، دو لڑے عین ان کے
 محشر کا خوف کیا ہوا ہے آفتاب مجھ کو!
 آشکِ عزا کے موتی محشر میں آسرا ہیں!



۹۴
بسم اللہ الرحمن الرحیم
یا علیؑ کہہ کے قدم ہم جوڑ دھاریتے ہیں
فاصلے راہ مصیبت کے کھٹا دیتے ہیں
(مختصر)

صاحب بیاض

الحمد لله
تقدیر محمد بن عبد الله
لو فی زمان حسن کلاوی فی بیعت احمد و عبد الله
و قوم سلام کہن ہند
حسن کلاوی بیاض
(مختصر)

شیر ہند کو اگر اذن و غا ہو جائے گا
پھر نہ جانے کہ بلال میں کیا سے کیا ہو جائے گا
(مختصر)

نوحہ

میت پر ٹکینہ کی یہ ماں کہتی تھیں رو کر کہ
صدقے ہو یہ مادر!

میت پر ٹکینہ کی یہ ماں کہتی تھیں رو کر کہ
سینے میں پھٹا جاتا ہے غم سے دل محفوظ
صدقے ہو یہ مادر

(۲)

اے گانہ زنداں میں کوئی تجھ کو ستانے
چھینے گا لعلیں اب نہ ترے کانوں سے گوہر
راؤں کو جگانے
صدقے ہو یہ مادر

(۳)

لے لال بدل دوں میں تیرا خون بھرا کرے تا!
زخموں کی طرح تیرے مرے دل پہ ہیں نشتر
پہنچاتے نہ ایندا
صدقے ہو یہ مادر

(۴)

زنداں ہے یتیمی ہے اسیر کا ہے کس ہے
تھا میری سکینہ یہ تڑا کیسا مقدر
بے گورہ کفن ہے
صدقے ہو یہ مادر

(۵)

زنداں میں تجھے بیٹا کفن دوں میں کہاں سے
مے دیتی اکہ ہوتی مرے کمر پہ بھی چادر
مُر روٹھی ہواں سے
صدقے ہو یہ مادر

(۶)

طنے کو ہے اب قید مصیبت سے رھائی
لے جاؤں گی تجھ کو نہ مدینے میں کھلے سر
اے غم کی ستائی
صدقے ہو یہ مادر

کس کس کے بھلا دارے اٹھاؤں میں عسکینہ
صدقے ہو یہ مادر

ماں کس کو پکارے
صدقے ہو یہ مادر

نوحہ جو سن امیر الہ بان نے صید دی۔ یہ کچکے دغا دی
عنوان یہ پسند آیا ترے نوحے کا محشر۔ صدقے ہو یہ مادر

نوحہ نمبر بولیں لیلیٰ چھوڑ کے جاتے ہو اے دلبر کہاں

بولیں لیلیٰ چھوڑ کے جاتے ہو اے دلبر کہاں
پائے گی بیٹیہ ماں تم ساعلی اکبر کہاں
ہیں محتفائے ساتھ اٹھا رہے برس کی محنتیں
چین پائے گی بھلا تیرے بنا مادر کہاں
زیریں کس کو کمرہ گئے تم کہاں تک جنگ میں!
ایک تنہا تم ہو اور کفار کا لشکر کہاں
پھین کر دیا کہا عباس نے کفار سے
تم نے کیجیے ہیں ابھی شیر کے جوہر کہاں

ترے بتے شیر پرورد کے کہتی تھیں رباب
 کون ہے اپنا یہاں سے جاؤں میں احمد کبر کہاں
 کمر کے اصفراء مادرِ عملین کی نیں ریں حرام
 مور ہے ہو چین سے تم قبر کے اندر کہاں
 بے نہاں سینے میں قلبِ فاطمہ روحِ رسول
 اے لعین بٹھا ہوا ہے سینہ نشین پر کہاں
 تیر جب نکلا کہاں سے ہل گئے سینوں میں دل
 تیر پہلو کہاں اور گردن اصفراء کہاں
 تو ہی خود انصاف کر لے سر زمین کربلا
 حلقِ شاہ دیں کہاں اور شجر کا خنجر کہاں
 زینب بیگم کی تخت پرورد کے ہندہ سے کہاں
 کچھ نہ پوچھو چھین کی کس نے مری چادر کہاں

لوحہ
 ”جہاں میں رہ گیا دینِ خدا کا نام زینبؓ“

جہاں میں رہ گیا دینِ خدا کا نام زینبؓ سے
 رہ صبر و ضامیں ہو گیا وہ کام زینبؓ سے
 مجھ سے کہ گئے حق و صداقت کہ بلا واسطے
 ہو دوڑوں کی بنیادوں کا استحکام زینبؓ سے

ہوئے باطل کے سارے جوہلے ناکام زینب سے
 ملا کہ رنجِ نبیؐ کہ خلد میں آلام زینب سے !
 امامت کی زباں بن کر اسے دنیا میں پہنچایا !
 جو وابستہ کیا تھا شاہ نے پیغام زینب سے
 رہ سلیم جتنی فرض تھی شہید کرنے کی !!
 جو باقی منزلیں تھیں پائیں انجام زینب سے
 ملاؤ اہلین ترے ظلم و جفا کی ساری بنیادیں
 نہ اس آ یا الجھنا لے امیر شام زینب سے
 بہار آنے کو تھی جب گلشنِ ارمان و حشر میں !
 ہوئے اسل وقت رخسارِ گلستا زینب سے
 بھوچھی اماں بتاؤ اور کتنی دور چلنا ہے
 سینہ پوچھتی جانی تھیں یہ ہر گام زینب سے
 مصائب کا بھلا کیا نہ کہہ قیامِ مصیبت میں
 لپٹ کر رو رہی تھی کہ دشمنِ ایام زینب سے
 تصور کیوں نہیں کرتا قیامت کے مناظر کا
 کوئی کیوں پوچھتا ہے عصر کا ہنگام زینب سے
 کسے انکار ہو سکتا ہے شہرِ حقیقت ہے
 کنا ہے پر لگی ہے کتنی اسلام زینب سے



سلام

سامنے میرے نہ لینا حرب و عشر کا نام!

دور نہ لے لڑک اچھی میں فاتح خیر کا نام
ہوتا ہے تحریر جس لیا اور حیدر کا نام!
دور نہ اب کچھ اور سی پوتا خدا کے گھر کا نام
یاد آ جائے عہد کو حیدر و جعفر کا نام
عقلمندی میں ڈوبو دوں شام کے شکر کا نام
حق نے اپنے ساتھ رکھا ہے علی اکبر کا نام
حق نے رکھا ہے اذان میں اس لئے اکبر کا نام
کون لیتا ہے ذرا دیکھو ہر سے اکبر کا نام
جب ہر دربار آ یا زینب حضرت کا نام
کس میں ہمت ہے کہنے کوئی مری جاوے کا نام
بچے بچے کی زبان پر ہے علی اصغر کا نام
لب پہ آتا ہے ٹریپ کر شاہ کی دختر کا نام

سامنے میرے نہ لینا حرب و عشر کا نام
سکھوں کو اس کے سائے میں نہیں ملتی پناہ
اے ایماں کے دم سے کعبہ کعبہ ہی رہا
بے زینب کے لیسہ جملہ کس واس شاہ کے
نہ تھے عباسؑ مولا دلی اگر اذن جہاد
اے لے کے ٹریپے دل کی دھارس کیلئے
بیغیر دلوں میں خشتہ تکنازہ لے رہے
نی تحقیق کیلئے ہر اک سے سکے آواز اذان
نہ ہر طرف کے عابد سمجھتے تھے ہر طرف
میں زینب اکبر و عباسؑ زندہ ہیں ابھی
ٹھاکر مسکرائے رن میں اس انداز سے
ابھی روتا ہے کوئی اپنے پدر کی یاد میں

دور نہ محشر مختصر ہے میری جنت مشن آپ پر
ہے گنہ گاروں میں مولا آپ کے محشر کا نام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہر طرف جلوہ ذات جلی بنتا ہے
اللہ کا ہر منظر ہو ولی بنتا ہے
بکھرے ہوئے اوصاف بندوں کے ہیں جتنے
یکجا جمع کئے جائیں تو علیٰ عین بنتا ہے

مختلف انجمنوں کا کلام



حضرت امام اول

مختلف انجمنوں کے بنے ہیں لیکن مانتی کلام جن کو اس سے پہلے
کبھی مرثیہ نہیں کیا گیا تھا۔
میں بہ اظہار میں ہر گز کی شک نہ ہے بندگی میں مینا انقلاب لاکھوں
(نوٹ)
میں ان انجمنوں سے معافی چاہتا ہوں
جن کے صاحب بیان کے فوٹو اور ان کی انجمنوں کے
نام شائع نہ کر سکا۔ - (روقی)

لوحہ نمبر زمین میں گود کے پالے چھپا کے آئی ہوں (از فضل ٹھنڈی)

صند ہے قید سے چھٹ کر جو قافلہ پہنچا
 خبر در در کی سنکر ہر ایک گھر سے چلا
 وطن میں فضل یہ زمین نے دی تھوپ کے صند
 مدینہ جس سے تھا آباد وہ کوئی نہ رہا
 زمیں میں گود کے پالے چھپا کے آئی ہوں
 شہید بھائی ہوئے گھر لٹا کے آئی ہوں!

کہاں جوان کی میت کہاں یہ سوختہ جاں
 کہیں میں مہر لہو کی شفق میں چاند نہاں
 ادھر تو قلب سے لیٹی ہوئی سبم کی سناں
 ادھر گلے سے لگائے تھے باپ نے ارمیاں
 جوان کا داغ کلیجے پہ کھا کے آئی ہوں!
 شہید بھائی ہوئے گھر لٹا کے آئی ہوں!

قریب بھرنے لے چھو کہ کیا ستم گذرا!
 جسے رسول نے پالا تھا وہ جس میں چلا!
 فلک سے خون بہا اور زمیں سے خون آبلہ
 کمر وہ لٹائی ہوئی اور خون بھرا چہرہ

نوحہ منبر امام بڑھنق اہل رضا سلام علیک

کراڑہ مولانا ختہر موہانی

امام بڑھنق اہل رضا سلام علیک
شہید مہرکہ کر بلا سلام علیک

کل مراد ولایت حسین ابن علی
تتمہ شرف مصطفیٰ سلام علیک

ثبوت یہ ہے کہ نور شہادت کبھی
تری جلیس سے نمایاں ہو اسلام علیک

عبثت ہے اور کہیں لہ صبر حق کی تلاش
تری مثال ہے جب رہنا سلام علیک

ترے طفیل میں ختہر بھی شہید وفا
یہی دُعا ہے یہی دُعا سلام علیک

نوحہ منبر رونی غم کہ ہے تنہا اشک افشانی کیساتھ

راہیستیں امر و ہویا

رونی غم کہ ہے تنہا اشک افشانی کے ساتھ
یہ جہنم سیچا لکھا ہے خون سے پانی کے ساتھ

کیا حسینیت بھلی بھولی ہے آسانی کے ساتھ
 سینکڑوں سرکٹ کئے ایک ذکر قربانی کیساتھ
 وہ نماز و غزوة شہداء کے سحر سے کی شان
 دونوں عالم جھگ لئے ہیں ایک پیشانی کے ساتھ
 خواجہ قنبر تری شاہانہ عظمت کے تبار
 بولہائے فقر اور رنگ سلیمانی کے ساتھ
 عذر خواہ ماتم سرور ہے عابد سے یندہ
 معترف حق کا ہے باطل کس بدیشہ بانی کے ساتھ
 حق نمایاں ہو گیا قربانی شہداء سے
 اٹھ گئے پردے سر زینب کی قربانی کے ساتھ
 ملے لڑیں سے عزیزی بن مراد فدویہ
 شعلہ افشانی بھی لازم ہے گل افشانی کیساتھ

وَحَمْدًا مَخْبِر

تیرا چالیسواں ہے برادر !

(اذا شرف النساء)

شہ کے لاشہ پہ کہتی تھی خواہر
 تیرا چالیسواں ہے برادر !
 قید سے چھٹ کے آئی ہے مہم نظر !

تیرا چالیسواں ہے برادر !

لاڈلے فاطمہؑ اور علیؑ کے
پیارے گھر تھے خداوندی کے
پر کفن سجھائی نہ آیا میسر
تیرا چالیں سواں ہے برادر

تو نے اُمت پہ سب گھر لٹایا!
رحمِ ستجھ پر کسی نے نہ کھایا
پایا پس پھیرا کہ دن پہ صبح
تیرا چالیں سواں ہے برادر

تیرے قربان تختی کے خدائی
تو نے نیزے پہ معراج پائی
ے گیا کشتی دیس بچا کر
تیرا چالیں سواں ہے برادر

لو علیؑ اٹھ کے بھائی کو دیدو
پیا سواں کو پانی پلا دو!
سو گئے کیسے دریا پہ جا کر
تیرا چالیں سواں ہے برادر

شاہ کہتے تھے اسفروں بہن سے!
ے کے آنا صُغیرا کو وطن سے
کہہ رہی تھی بعد یاس خواہر

تیرا چالیں سواں ہے برادر!

شور و لشکر میں دیکھئے حکمرانوں کی

(از مولانا محمد علی صاحب)

شور و لشکر میں آؤ دیکھئے لوٹ لیں !!!

شہر کا بستر لوٹ لیں زمین کی چادر لوٹ لیں

غنیط میں عباس پورے حکم دیں گرشہ دیں

سارا دریا پاٹ دیں لشکر کا لشکر لوٹ لیں

صرف ٹھیک الہی پر ہیں قائم و رہنے آج !

کل یزیدی فوج کو ملکہ بہتر لوٹ لیں !

ہاتھ یہاں اصرار کو لیں کہ جب جیسے لوٹے امام

اب مجھے دنیا سے کیا اب میرا گھر بھر لیں

غش سے نکلیں کھول دو اسے میرے بچاؤ کے لئے

وقت آیا ہے کہ مال بچو بھیدوں کی چادر لوٹ لیں

اے سنائے ایمیدار ہو کا یہ دشمنیت بلا

اس پر یہ خطرہ نہ لشکر الے آکر لوٹ لیں

شہر کا نام شہر کی مجلس مومنین کو وقت ہے

حقد چاہیں ذاب نہ آئیں اور آکر لوٹ لیں !

نوح کا منبر چہلم ہے آج شہِ عالی وقار کا (ماہر نقوی)

مہمان کہ بلا کا غریب الدیاء کا!
مختار کہ بلا میں رہا جو مراد کا
تاوت اٹھ رہا ہے اسی دل فگار کا
ہے مانتی لباس ہر اک سوگوار کا
تھسا ہے آج روضہ شہِ نامدار کا
نم بن ہے کون خواہر حجر وں زار کا
بھلائے کون پردہ کبرے سوگوار کا
کیا حال ہوگا آہ دل بے قرار کا
چھبیس سال گذرے ہیں ماہِ کوثر میں
مولا دکھاؤ پھر سے جلوہ مزار کا!

چہلم ہے آج شہِ عالی وقار کا!
دنیا کی جس یہ ساری مصیبت گذر گئی
پہا لیں دن بیا بیا بڑا رینگ کر مہر
تھے ہیں جھیلے قید سے اہلِ جہنم تمام
جاتے ہیں کہ بلا سے وطنِ اہلسبت اب
زیب یہ نوحہ کرتی ہے ظیادِ وطنِ چٹو
اکبر کہ ہر بینِ قاصدِ وصال میں کہاں
صخرہ ہمایوں جو لپٹے کیل کیا تار کی
چھبیس سال گذرے ہیں ماہِ کوثر میں
مولا دکھاؤ پھر سے جلوہ مزار کا!

نوح کا منبر سحق کے فدائی ہے ہر بھائی (عاشقہ رفویا)

زینب نے کہا میٹ کے سدا حق کے فدائی — ہے ہے میرے بھائی
مر جائے گی روبرو کے سمجھتی ہوں سیکھ — دشوار ہے جینا!

تم نے نہ آکر شکل اس کو دیکھائی۔ ہے میرے بھائی
 جو ایک کہہ احمد مرسل ہے جہاں ہیں۔ افسوس! افسوس!
 اس خلق یہ بے دیوں نے شمشیر چلائی۔ ہے میرے بھائی
 اسلام سے جس درجہ دلوں میں تھی عقداوت۔ کسی کا نہ اکٹھائی گئی میت
 تصویب ہی خاک میں اعدا نے ملائی۔ ہے میرے بھائی
 کیسی یہ شقاوت تھی کشت مایہ کو مارا۔ تجھو لے کو جسٹ لایا
 بے خوف و خطر مسند احمد بھی چلائی۔ ہے میرے بھائی
 سرکاٹ کے ہر ایک کانیزے یہ پڑھایا۔ خیموں کو جلا لایا
 اس طرح سے کی بھرے گھر کی صفائی۔ ہے میرے بھائی
 افسوس کہ ہیں بادہ گلے ایک رس ہیں۔ اس رنج و محن میں
 اور اس میں شکینہ کی ہے ننھی سی کلائی۔ ہے میرے بھائی
 بگڑ خالق عالم نہیں اب کوئی بھی عکاسم۔ ہمشیر ہے نادم
 دیتی ہے ہر اک سمت یہ جنگل میں ڈھائی ہے میرے بھائی

نوحہ منبر
 بولی بہن کہ اے شہ دلگیر الوداع

(اے ذخیرہ کمبختی)

بولی بہن کہ اے شہ دلگیر الوداع
 پھٹکے لحد سے جاتی ہے ہمشیر الوداع
 تربت یہ اس جگہ ملی تم جہاں ہو دفن!

بگڑی ہوئی رہی میری تقدیر الوداع
 یہ بتن تھے کہ باب کے اٹھنے کی قبر پر
 اے میری جان اے میرے بے شیر الوداع
 ماں کہتی تھی لیٹ کے یہ اگبر کی قبر سے!
 اے مصطفیٰ کے حسن کی تصویر الوداع!
 عباس سے یہ کہتی تھی کلثوم بار بار
 اے جان نثارہ حضرت شبیر الوداع
 ماں نامہ رازن میں پس دفن کہتی تھی
 اک شب کے بیٹے قاسم دلیگر الوداع
 زمین یہ لاشوں و محمد یہ کہتی تھیں
 ماں کہ رہی ہے دفن کی تدبیر الوداع
 ہنگام دفن شاہ یہ زمین کے میں تھے!
 قربان بہن ہو حضرت شبیر الوداع
 میں عدۃ بجاؤں دیتے ہو صخر کو کچھ پیام
 تم سے وداع ہوئی ہے ہمیشہ الوداع
 دیتے ہوئے تھے تربیت کردہ سے مجھ
 اک نثار تھاکہ اے شاہ دلیگر الوداع!
 نوحہ خاندان
 عاشور کی وصال کا منظر نہ پوچھے!
 عاشور کی وہ شام کا منظر نہ پوچھے!

تھے کیسے کیسے چاند میں پر نہ لیٹ چھٹے
گنہگار کی کیا بہتوں کے دل پر نہ پڑ چھٹے
احوال کر بلا سے محشر نہ پڑ چھٹے

اس درد پر نشاطِ دوعالم نثار ہے
ہے کتنا قیمتی غم سرور نہ پڑ چھٹے!
اللہ ارے ناصرانِ ستہ دیں کی عظمتیں
شعبان کے یہ رخ نہیں بہتر نہ پڑ چھٹے

یوسف کی بھی روح نے چمے قدم شاہ
صبر جنابِ سبطِ یمین نہ پڑ چھٹے!
باز آ رہا شام میں کبھی دردِ بارِ عام ہیں
گوری جو اہلبیت کے دل پر نہ پڑ چھٹے

کتنی دیں بچائی ہے طفلِ صغیر نے
تھا کتنا وزنی آہ یہ لنگر نہ پڑ چھٹے!
اللہ اب لڑے ہم پریدی کو چھوڑے
افسانہ دردِ درخ کا ہنس سکر نہ پڑ چھٹے

دل کی نگاہ سے انھیں دیکھیں تباہیِ ہوش
آتم وہ نازِ حق تھے بہتر نہ پڑ چھٹے!

لوحِ صابر
زمین کے لاؤ لے ہیں زمین کے لاؤ لے
یہ کہ بلا کی جنگ یہ بچوں کے وتو لے

آیا ہوا ہے تیغ کا پانی گلے گلے !
 ڈوبے ہوئے ہیں شام کے لشکر کے پیچھے
 ہم صورت بتول کی آغوش کے لیے !
 زینب کے لاڈلے ہیں یہ زینب کے لاڈلے

پیارے بھی ہیں لہو میں نہا ئے ہوئے بھی ہیں
 کم عمر بھی ہیں جان لڑائے ہوئے بھی ہیں
 مرتے ہیں ورنہ بہ چھائے ہوئے بھی ہیں !

ہم صورت بتول کی آغوش کے لیے
 زینب کے لاڈلے ہیں یہ زینب کے لاڈلے

بھنگ آنہ ما یہ راحت جاں ہو گئے ہیں کیا
 ناز سے سر تیغ و تر و نساں ہو گئے ہیں کیا
 یہ بہرہ چھپیدیں ہیں آگے جواں ہو گئے ہیں کیا

ہم صورت بتول کی آغوش کے لیے
 زینب کے لاڈلے ہیں یہ زینب کے لاڈلے

نیزوں کے وارہ لیتے ہیں سینوں پر بے دھڑک
 تیغوں کی بھیلیوں سے جھٹکتی نہیں یلک
 بچے ہیں موت سے ابھی کھیلیں گے دیر تک !

ہم صورت بتول کی آغوش کے لیے
 زینب کے لاڈلے ہیں یہ زینب کے لاڈلے

تیروں سے غازیوں کے جگہ ہیں چھٹے ہوئے !
 سرخڑ سے بلند ہیں سینے ہوئے !

راہ خدا میں دو لڑیں دو لکھا ہے ہوئے
ہم صورت بتول کی آغوش کے بلے
زمین کے لڑے ہیں یہ زمین کے لڑے

آقا کی بیکسی کا الم لے کے آئے ہیں!
شام حرم سرا میں بھی دم لیکے ہیں
ماں کی دعا میں شہ کے قدم لیکے آئے ہیں

ہم صورت بتول کی آغوش کے بلے
زمین کے لڑے ہیں یہ زمین کے لڑے

نکلے ہیں کربکھ یہ مینی سپاہ سے!
سیدھا جانا کاغذ ہے اب رزم گاہ سے!
آتے ہوئے شباب کو لے لیں گے راہ سے!

ہم صورت بتول کی آغوش کے بلے
زمین کے لڑے ہیں یہ زمین کے لڑے

ماں چاہتی تھی جو وہی سا مان ہو سکے!
اکبر سے پہلے دن میں یہ میجاں ہو سکے!
ہم صورت رسولؐ یہ مہربان ہو سکے!

ہم صورت بتول کی آغوش کے بلے
زمین کے لڑے ہیں یہ زمین کے لڑے

اے خجمنہ نہ بھیریں گے امید واہ سے
ہوں گے سفارشی یہ شہ ذی وقار سے
ماموں کے مدح خواں کو بچا لیں گے نار سے

ہم صورت مبتول کی آغوشِ شش کے کیلے!
زمین کے لاڈ لے ہیں زمین کے لاڈ لے

فحس نمبر ہائے پائمال کر بلا قاسم

دلق وشت نینذا قاسم عد
اے شہید لہ وفا قاسم
ہائے پائمال کر بلا قاسم
کیا اسی وقت موت آئی تھی
کچھ لڑکپن تھا کچھ جوانی تھی
ہائے پائمال کر بلا قاسم
سن صورت یہ دو جہاں صدقے
موت پر عمر جاو داں صدقے
ہائے پائمال کر بلا قاسم
جاں دینے وطن سے آئے تھے
کیا سفارش پیدر کی لائے تھے
ہائے پائمال کر بلا قاسم
شہرِ محرم کے دلا دے ہو!
بیوگی کے تمہیں سہارے ہو!

جان زہرا کے دلیر با قاسم
یہ نیا ظلم ہو گیا قاسم
ادھ کھلا بھول زندگی تھی
اے جواں مرگ خوش ادا قاسم
تیکھی جیتان پہ تجلیاں صدقے
جس نے دو لہا بنا دیا قاسم
فکرِ نصرت میں سر جھکائے تھے
اذن کس طرح مل گیا قاسم
مادرِ محرم نہ دکھ کے پیارے ہو
مال سے کیونکر ملے رضا قاسم

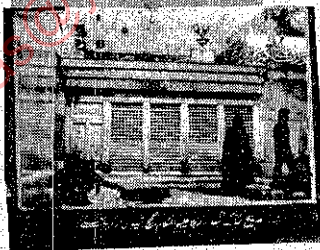
شش جہات کانپ گیا
 عہدہ کائنات کانپ گیا
 کاروان حیات کانپ گیا
 بچھول سا جسم یہ جفا قاسم
 ہائے یا تمناں کر بلا قاسم
 یوں صداقت یہ جان کھوتے ہیں
 آج تک جی پرست رہتے ہیں
 یہ سن و سال یہ وفا قاسم
 ہائے یا تمناں کر بلا قاسم
 سرفروشی کی شان کیا کہنا
 ہاشمی آن بان کیا کہنا
 اے جینی بھوان کیا کہنا
 راحت جان مجھے قاسم
 ہائے یا تمناں کر بلا قاسم
 طہل ملگن قبائلام علیک
 مرد جنگ آزماسلام علیک
 وارث لافتنی سلام علیک
 بخج اس شان پر فدا قاسم
 ہائے یا تمناں کر بلا قاسم

لذہا نمبر اے گود کے مسافر اے چھہہینے والے

اے غم کے راحت جاں اے دردِ دل کے پالے
 انسان تیرے غم میں کس طرح دل سینھا لے
 اے گود کے مسافر اے چھہہینے والے
 بے دودھ ہی ملایا آغوش کربلا نے !

دو دن کی تشنگی میں اے تیرے نشانے
 اے گود کے مافراے چھ مہینے والے
 اس کسنی میں ایسی انسانیت نباہی !
 کیا کام کر گیا ہے بے تیغ کے سیاہی !
 اے گود کے مافراے چھ مہینے والے
 دن کی رضا بھی لے لی کیسے تھے یہ اٹالے
 ایسے کہیں نہ دیکھے مال باب کے دلا لے
 اے گود کے مافراے چھ مہینے والے
 بترے کیوں نہ میں پر سو چلے کیا یہ عجیب !
 کیا نیند آگئی ہے جنگل کی چاندنی میں
 اے گود کے مافراے چھ مہینے والے
 یہ تیری بے زبانی اور یہ پیامِ اصغرؑ
 کرتا ہے ظہر حاضر تجھ کو سلامِ اصغرؑ
 اے گود کے مافراے چھ مہینے والے
 روتی ہے قوم اب تک وہ کشتہ ستم ہے
 ہر گھر میں تیرا جھولا ہر دلیں تیرا غم ہے
 اے گود کے مافراے چھ مہینے والے
 بے شیر تیرے غم میں سب جان کھو رہے ہیں
 مائیں بھی رو رہی ہیں بچے بھی رو رہے ہیں
 اے گود کے مافراے چھ مہینے والے

یہ پنجم تیرا شاعر دردِ دہلیاں کے ہمدق
دل کو زباں بنا دے سوکھی زباں کے ہمدق
اے گود کے مسافر اے جھٹ ۶ مہینے والے



لوگوں کا خبر

سلام

آز روشن علی عشرت

غموں کی دھوپ میں سایہ دکھائی دیتا ہے
 علم کا جب بھی پھیرا دکھائی دیتا ہے
 عین عزم سہرا دکھائی دیتا ہے
 اگر یہ درخت میں تنہا دکھائی دیتا ہے
 اندھیری شب میں اُجالا دکھائی دیتا ہے
 ضیاء فکن کوئی خیمہ دکھائی دیتا ہے
 سمٹ کے آتی ہے جب کربلا تصور میں
 نہ ہم سے پوچھیے کیا کیا دکھائی دیتا ہے
 وہ رعب حضرت عباس ہے تہائی نہیں!
 سمٹتا مشک میں دہریا دکھائی دیتا ہے
 اسی زمین کو ہے فوق دونوں عالم میں
 یہاں سے عرشِ معلّٰی دکھائی دیتا ہے
 جلیس جب بھی گزرتا ہے سو گواہوں کا
 منافقوں کو تماشا دکھائی دیتا ہے
 حنین جیسا کہاں کوئی مصحفِ ناطق!
 شہید ہو کے کبھی گویا دکھائی دیتا ہے
 شفق کی سمت اُٹھتا رہنما جہانِ غرّت
 ہوا ہو ہی چہرہ دکھائی دیتا ہے!

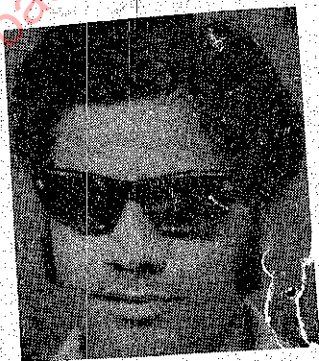
حضرت محمدؐ حسین کیا ہے؟

از روشن علی عشرت

حسین جدّت معنی، حسین حسن خیال
 حسین فہم کی وسعت، حسین اوج کمال
 حسین ذہن کی رفعت، حسین زورِ بیاں
 حسین شعر کا ندرت، حسین فن کا جمال
 حسین روح سخن، کاوش سخنور ہے
 حسین فکر کی تابش، قلم کا جہر ہے
 حسین تیرگی، یاس میں اُمید کا نور
 حسین عظمتِ تخت، کفالتِ مزدور
 حسین رحمتِ معبود، برکتی کے لئے
 حسین درد کا دریاں، حسین دل کا سرور
 حسین لطف و عنایات کا سمندر ہے
 حسین عدل و مساوات کا پیہر ہے
 حسین عزم، حسین انقلاب تازہ ہے
 حسین جوشِ مجاہد، حسین ارادہ ہے
 حسین نبض کی جدّت، حسین گردشِ خون!
 حسین جہدِ مسلسل، حسین فکر ہے

صلیب و دار کی منزل میں تھوڑا سا جیسے
 دبا سکا نہ جسے ظلم وہ سدا ہے حسین
 حسین ظلم کی آندھی میں شمعِ عزیزم کی لو
 حسین زکوٰۃ باطل میں ذوالفقار کی رو
 حسین حق کا سپاہی حسین ناصر حق!
 حسین فاتحِ ظلمت، حسین صبح کی ضد
 حسین جیسا کوئی سورما بنانہ آسکا
 زمانہ سٹھک گیا لیکن جواب لانا سکا
 حسین مصحفِ ناطق ہے استخارہ ہے!
 حسین اہمیتِ قدرت کا استعارہ ہے
 حسین صاحبِ تطہیر، یکمِ نقوٰی!
 حسین حق ہے، خفاقی کا گدہ شہزادہ ہے
 حسین بادیِ عقولِ سلیم ہے لوگو!
 حسین شرحِ الف لام میم ہے لوگو!
 حسین واقعہِ شب میں چراغِ چراوت ہے
 حسین جادوِ مشکل میں استقامت ہے
 حسین دیں کا محافظ حسین کفر شکن
 حسین، ضربِ اللہ، حسین ہیبت ہے!
 حسین ہی سے محمد کا نام باقی ہے
 خدا گواہ خدا کا کلام باقی ہے!
 حسین برق کی عظمت، حسین سچا ہے

حسین زخم کرایا، حسین پیاسا ہے
 حسین ضبط یہ قادیان، حسین قبر و روضا
 حسین عبد، حسین ار لقا کے سجدے
 سہر فلک نہ سہر کربلا نہ میں دیکھا
 حسین جیسا نہ ہی کہیں نہیں دیکھا
 حسین وارث مبر، حسین عرش مقام
 حسین سے ہے بشریت، حسین سے اسلام
 یزید عظمیٰ معطل، حسین روح لا الہ الا
 حسین ہادی، دوراں حسین مسکا امام
 غلط نہیں جو شمشیر قین کہتے ہیں!
 وہ عقل کل ہے جسے ہم حسین کہتے ہیں!



١٢٠
بسم الله الرحمن الرحيم

یہ حبِ حیدر کہ ابھی کیا ہے ہے نوح
یعنی انسان کو انسان بنادیتی ہے

صاحب بیا عن
جناب واحد حسین صاحب

اسلامی تنظیموں کی جانب سے

جواب دہاں میں آتا ہے

نفس الامیر محمد بن ابی طالب
۳۶- بنی الازدی

بغیر اُلفتِ آلِ نبیؐ ہو ہوگی نسلِ
وہ بندگی نہیں توہینِ بندگی ہوگی (موت)

”روشن ہو دل کی آنکھ تو جلوہ دکھائی دے“

روشن ہو دل کی آنکھ تو جلوہ دکھائی دے
 پیاسے کو ریگزار میں دریا دکھائی دے!
 جن کو غم حسین کا جلوہ دکھائی دے
 دنیا میں ہر کوئی اپنا دکھائی دے
 مگر کانفیب جاگا حرم کو نگاہیں ملیں تو پھر!
 ظلمت میں شب کی نذر کا تڑکا دکھائی دے!
 دلی کو غم حسین سے بتکین یوں ملی!
 جیسے کہ تیز دھوپ میں سایہ دکھائی دے
 ہے تشنگی حسین کی سیرِ حیمہ سبیل!
 لاؤ اُسے اگر کوئی پیاسا دکھائی دے!
 اکبر طے حسین کو اللہ دے نصیب
 بلب جا میں تب نبی کا سراپا دکھائی دے
 اُس دم دل حسین کا عالم نہ پوچھے!
 جب وقت عصر قاصد صفر دکھائی دے
 حالت دل رباب کی کس طرح ہو مبالغہ
 جس وقت شیرِ خوار کا جھولا دکھائی دے
 چلتے ہوئے خیام کی پھیلی ہے روشنی!

دیکھے کوئی تو ظلم کا نقشہ دیکھائی دے
 تڑکت سے ہے نظر کو زیادت کی آرزو
 کب دیکھے عین کا روضہ دیکھائی دے
 بتائے کوئی سید سجاد کیا کہیں !
 جب بے کفن عین کا لاشہ دیکھائی دے
 ساقی بلا دے جامے حُب مرتضیٰ
 مجلس میں بھی غدیہ کا نقشہ دیکھائی دے
 گھبراہٹیں اہل شام نہ کہیں طرح جب انھیں
 عباسی ہیں علی کا سر ایا دیکھائی دے

احسان مندیوں نہ ہوں نہ ہرہ کے لال کے

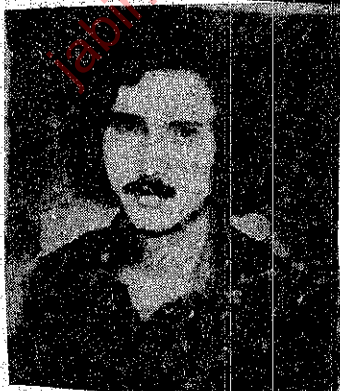
احسان مندیوں نہ ہوں نہ ہرہ کے لال کے
 پستی سے لے گیا جو بشر کو نکال کے
 ایسے پس خدا نے دیے ہیں بیڑوں کو
 دلوں ہی آئینہ ہیں نیچے کے جمال کے
 قرآن ہے گواہ! زمانہ بھی ہے گواہ!
 نقشے بدل دیئے ہیں علیؑ نے جمال کے
 مقتل نہ ہی ہے کہ حسینؑ غریب کا
 جس دشت میں زبان ہیں نہ ہرہ کے بال کے

شبیر نے وقارِ شجاعت بڑھاتا دیا
 سینے سے لڑ جوان کے بر چھپی نکال کے
 سکتی کس کی میاں تیز یہ اکبر سمجھ گئے
 اپنی نہاں دہن میں شہِ دیں کے ڈال کے
 اکبر کو یاد کر کے یہ زینبؓ کے بلین تھے
 موت آگئی ہوئے جو وہ اٹھارہ سال کے
 کیسے بیاں ہوتی تھی نہ ہرہ کا مرتبہ
 اسلام برد فدا کیا بچوں کو پال کے
 اٹھ کر دفن کر کے کہا ہو گشتِ شاہ نے
 رکھنا نہ یمن میری امانت سب بٹھال کے
 عاشقِ رکی وہ شام جو آتی رہی قریب
 پھرتے رہے ہم سب و ساماں ملا لے کے
 کیا مرتبہ ہے لشکرِ ایماں کا اے ہفت
 لائے ہیں سب کو شاہِ جہاں دیکھ بھال کے

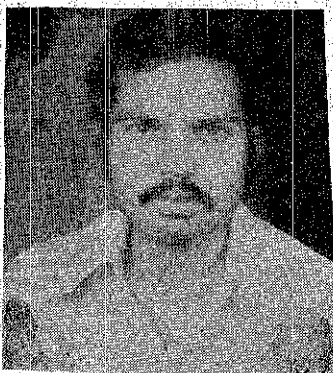
نوحہ مندیر
 حشرِ مبین لے خدا شافعِ محشر کی قسم

حشرِ مبین لے خدا شافعِ محشر کی قسم
 تیرے شہید بڑے کیا گزرا یہاں پیمبر کی قسم

اور ہی جنگ کا نقشہ میرے مالک ہوتا
 سب ہی ایک ساتھ اگر لڑتے بہتر کی قسم!
 اپنے نانا سے تیرے دین سے اور مجھ سے خدا
 سرخرو میں ہوا خون علی اصفہر کی قسم
 امی جیشام کے بازار میں عیشہ میری
 ایک ہنگامہ تھا ہنگامہ محشر کی قسم!
 وہ فصاحت تھی کہ یاد آیا علیؑ کا خطبہ
 مسجد کوفہ کے حجاب کی، منبر کی قسم
 جس سے دل کانپ گئے خستہ جگر زینب نے
 کی وہ تقریر لب و لہجہ حیدرہ کی قسم
 میرے ماں جاوے یہ بھول عوں و محمدؐ قریباں
 ہے یہ زینب کی تمنا علی اکبرؑ کی قسم



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



صاحب بیاض

حسین ابن علیؑ
فوقانی بھیک کا طالب ہیں عباسیوں کو اللہ سے
ماتحتا ہوں جس کا صدقہ

الحسن علیہ السلام
سیدنا ابی طالب
۲۹۲/۲۰
نقدادمبران

خود مر کے دین پاک نبیؐ کو جلا گئے!
نقوی یہ کہ بلائے بہتر کا کام تھا

”اے آنکھ غم شاہ میں ہوا شک فشاں اور“

اے قلب لہریں چاہیے کچھ سوزِ نیاں اور
اے آنکھ غم شاہ میں ہوا شک فشاں اور

اے ماتم شبیر سے منہ موڑنے والو!
لاؤ گے کہاں سے کوئی سرِ دادِ جاناں اور

کوئین کا مجھ سے درِ آلِ پیمبر
چھوڑ بیگا جو اُس درد کو تو جائے گا کہاں اور
اشکِ غم سرور میں سکونِ دل نہ پھر
اے زخمِ گہوارہ و بکا اور فغاں اور

نہ پھر کے سوا بہت پیمبر نہیں کوئی
لائے تو زمانہ کوئی خاتونِ جاناں اور
بسترِ پیمبر کے علی تھے شبِ ہجرت
لیکن رہا کفاد کو تاجِ گماں اور

اُرد زق سے کہا قاسمؔ لہ شاہ نے رُن میں
ہاں بھیج مقابل ہے اگر کوئی جو اں اور
تھے یوں تو کبھی بھی شیرِ سیاہ شہِ دیں میں
تھا عینِ محمدؐ کا مگر عزمِ جو اں اور

شبیر سے کہتے تھے حبیبؐ ابنِ منظر
بلجائے تو سوارِ تصدیقؐ کہوں جاں اور
اک معجزہ ہے آلِ محمدؐ کی فضیلت

دُنیا جو چھپاتی ہے تو ہوتی ہے عیاں اور
 تھی تیغ علیٰ قبضہ عباس علیٰ میں
 فوں پیتی تھی اعدا کا تو ہوتی تھی لہواں اور
 بیٹے سے کہا کہ نے چلا بھبھو کے شہسیر
 کہ نہ کاخزہ اور ہے یہ آب لہواں اور
 اکبر سے کہا کہ نے کہ لہجے میں نئی کے
 اک بار سنا دو ہمیں تم اپنی اذان اور
 شہ کہتے تھے ہر سے نہ آجائے قیامت
 ہو فوں پہ نہ پھیرے میری جاں خشکے بال اور
 کافی تھیں نہ کیا بڑیاں یاؤں میں لعینہ !
 پہنائی جو میہ ار کو نہ بخیر گداں اور !
 مرنے پہ یہ سکیں کے نظر آئے حرم کو
 تھے پشت پہ سچی کے جوہر دُلوں کے نشاں اور
 سہرائے ہستی میں یہی اشک یہ نہ ہے
 لقمی غم نہ مریں نہ نہ نہ کناں اور

”نہ مل سکے گا وہ جو ہر بوز و الفکار میں ہے“

غم حُسن جو ہر قلب سو گوار میں ہے
 فراتِ اشک و اچشمِ اشکبار میں ہے
 گہر سے بڑھ کے ہے اشک و امین تابانی

یہ آج وہاں در شہزادہ میں ہے !
 جواب تیغِ یلہ ڈھونڈھنے والا!
 نہ مل سکے گا وہ جو ہر چوڑا و افغان ہے

نہ بچ سکا بوجہ بیل ضربِ حیدر سے
 قضا کے حرب و عنتر کہ کس شمار میں ہے
 بجھا ہی دیں گے یہ اشکِ عزا جہنم کو
 کہ ایک سیلِ رواں چشمِ اشکبار میں ہے

حسین خاک میں انصر کو کیوں چھپاتے ہو
 رہا بے تھوڑے پیر رکھے ارتقا میں ہے
 حسین جائیں تو کس طرح جائیں مرنے کو
 سسکینہ لٹی ہوئی پاکے راہوار میں ہے

دلوں سے آلِ محمد کے ہر کے گزرا ہے !
 وہ تیر ظلم جو حلقومِ شیرِ خدا میں ہے
 ہو جس کے ورثہ میں نہ ہر کی چادرِ تطہیر
 برہنہ سر وہی دیوارِ نابکار میں ہے !

قراہِ دل کے لئے کمرِ بلا جولو نفوذ کا !
 سکونِ قلب اگر ہے تو اُس دیار میں ہے !

”تبلیغِ دینِ حق تو پیغمبر کا کام تھا“

تبلیغِ دینِ حق تو پیغمبر کا کام تھا !

نصرت نبیؐ کی حیدر و صفدر کا کام تھا
 چھوڑا نشان ضرب پر حبیبؐ کی ٹیل پر
 یہ بس علیؑ کی تیغ دو پیسہ کا کام تھا
 روشن کئے چراغ ہواؤں کے روشن پر
 یہ حوصلہ بٹول کا حیدر کا کام تھا
 تنہا سیاہ شام سے دریا کو چھینتا
 عباسؑ ابن فاتح خیبر کا کام تھا
 قبضہ میں تھی فرات مگر لب نہ تر کئے
 یہ کام ابن ساقیؑ کو تر کا کام تھا
 سوکھی نہاں دکھ کے کلجے بھلا دیئے
 یہ طرز جنگ بس علیؑ اصغر کا کام تھا
 اصغر کو ڈھونڈتے تھے اندھروں میں رات کے
 نہ اندھوں میں بس یہ بالوں کے منظر کا کام تھا
 خود میر کے دین پاک نبیؐ کو جلائے گئے
 نقویؑ یہ کہ بلائے بہتر کا کام تھا

جدائی کی مصیبت میں نہ تڑپاؤ علیؑ اصغرؑ

جدا دیتی ہے مادر اب تو آ جاؤ علیؑ اصغرؑ
 جدائی کی مصیبت میں نہ تڑپاؤ علیؑ اصغرؑ
 زمانہ یاد رکھے حشر تک نصیحتی مسی و صبر بانی

شہادت کے وہ جو ہر آج دکھلاؤ علی اصغرؑ
 جیلے ہو نصرتِ حق کے لئے بابا کی گود میں
 کہیں اعدائے نرغے میں نہ گھر جاؤ علی اصغرؑ
 یہ کہہ کر دے دیا مادر نے آنسوئیں شہدیں میں
 نہ پینا لہ نہ پانی کا اگر یاد علی اصغرؑ
 نہ کھاؤ خوفِ ماں کی گود اچڑے تہ اچڑ جائے
 لگا دے تیر ظالمِ شوق سے کھاؤ علی اصغرؑ
 یہ مہنتی ہوں ستم کا تیر کھا کر مٹ کر اے تھے
 تکلے کا زخمِ مادر کو ابھی دکھلاؤ علی اصغرؑ
 صدائیں دہنتی ہے تم کو کبھی جنگل کو نکلتی ہے
 سکینہ مضطرب ہے، تنکل دکھلاؤ علی اصغرؑ
 نکالیں ڈھونڈ مٹتی ہیں لال لہوئیں ہونک اٹھتی ہے
 جہاں تم سودا ہاں ماں کو بھی بلاؤ علی اصغرؑ
 لبوں کو پیار سے چوموں لگا کر اپنے سینے سے
 ستم اپنی تمنہی یا نہیں کہ تو پھیلاؤ علی اصغرؑ
 یہ بانہ کی فغاں تھی ساتھ مجھ گدے جیلے اصغرؑ
 کہ تم تربیت میں بن مادر نہ گھبراؤ علی اصغرؑ
 کہ اب راتوں کو تم سودا کرو گے شہ کے سینے پہ
 سٹھیں آکر سکینہ کہ یہ جہاؤ علی اصغرؑ
 علی اصغرؑ کہاں ہیں مجھ سے جب پوچھے گی وہ دکھیا
 کہوں گی کیا میں صغرا سے یہ بتلاؤ علی اصغرؑ

ذکرِ بانہ نے کہا دُورِ دُور کے یہ بھٹی گئی تھی نہ رہتا یہ
جو بدیتی رن میں مادر کو بھی بستلاؤ علی (صغیر)

اَمانِ اسلام کو آخر ملی شبیر کے در سے!

اُٹھا طوفانِ غم انگڑائیاں لیتا سمندر سے!
غضب ہوگا کہیں اُدیا جو بیانی ہو گیا
پریشان پھر رہا تھا جبر و استبداد سے ہر سو!
اَمانِ اسلام کو آخر ملی شبیر کے در سے
خداے دو جہاں سے مرتبہ لپچھو میسر کا
علی مرتضیٰ کا مرتبہ لپچھو میسر سے
مہرباری فوج لا تقدراد یہ تنہا مگر پھر بھی
بہادر ہو تو لے لو کھاٹ عباس دلاور سے
علی کا زور بازو و فزیت نہ کھتا ہے عالم پر
میرا کہنا نہ مانو لپچھو لہ جبرائیل کے در سے
یہی انصافِ عالم ہے تو اس عالم کو کیا کہئے
محمدؐ کا نواسہ اور بیانی کے لئے آخر سے!
حسین ابن علیؑ سے مانگتا ہوں عبر کا صدقہ
دُعا کی بھیک کا طالب ہوں عباس دلاور سے
جو سنی نا آشنا ہیں اُن کو کوئی کیسے سمجھا ئے
کہ موتی گر رہے ہیں اشک بنکر دیدہ تر سے!

اسی کا نام ہے یکاد وحدت فکر و نظر محسن
پیغمبر سے حجت دہنی اہل پیغمبر سے!

”کیوں محمدؐ کے لڑا سے کو کفن تک نہ دیا؟“
اُذرِ سوا میں تھی

خدا ہوا کرتی ہے ہر رنج کے افسانے کی
درد دہنے کی الم سہنے کی غم کھانے کی
کلمہ گو یہ اک بات ہے سمجھانے کی
رسم ہے سارے لمانوں میں دفنانے کی
کیوں محمدؐ کے لڑا سے کو کفن تک نہ دیا!

عسلِ نبوت کو بعد رنج و سخن دیتے ہیں
بے وطن ہو تو یہ دیرِ اہل وطن دیتے ہیں
اور عزیزوں کو دشمنی کے سخن دیتے ہیں
پیندہ کمر کے مسلمان کفن دیتے ہیں
پیرِ محمدؐ کے لڑا سے کو کفن تک نہ دیا!

آج ڈائیر کا تو سب شکوہ بیدار کریں
آج اے رسولؐ اس افسانے کو سب یاد کریں
قائم اس کے لئے ایک سوگ کی بنیاد کریں
سبط احمد کی شہادت پہ نہ فریاد کریں + جبکی نبوت کو اس نبوت نے کفن تک نہ دیا

بلند کرد و اذان اکبر

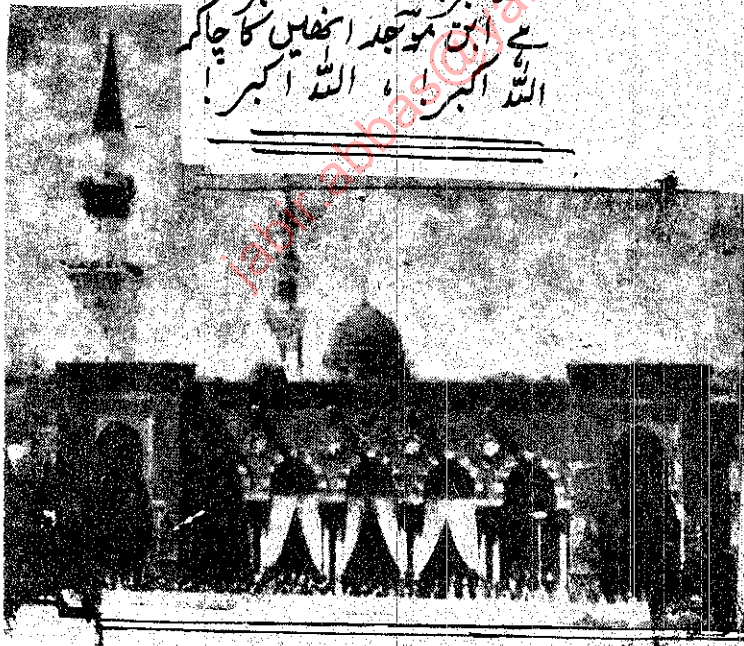
از قلم حسن الحسن نقوی ابن مجدد کربلائی

صحنی جو لوگوں نے کیلا میں
کہا اٹھوں نے یہ کہہ اٹھا کہ
اللہ اکبر
اللہ اکبر
ان ہی کا حرمہ ان ہی کی صورت
خود ہی وہ اذان دے رہے ہیں
اللہ اکبر
اللہ اکبر
کہا تھا بیشک اٹھوں نے اکثر
نہیں ہے ان میں سے کوئی کمتر
اللہ اکبر
اللہ اکبر
ظہر ٹپھنے کو جا رہا ہے
مقابلہ کیا کرے گا اس سے
اللہ اکبر
اللہ اکبر
اذا غنمنا ہم یہ گھرنے سے
حسین کے پیچھے باندھنی صاف
اللہ اکبر
اللہ اکبر
نمازی آدھے نماز میں تھیں
صلوۃ وسطیٰ کی ہے حفاظت

صداء اکبر، اذان اکبر
وہ دیکھو خود آگے پیہر
اللہ اکبر
اٹھیں کی آواز ہے سراسر
بلال کو ایک طفرہ ہٹا کر
اللہ اکبر
اللہ اکبر
کہ چھوٹا ایسا بڑا برابر
جہاد اصغر اذان اکبر
اللہ اکبر
اللہ اکبر
غلا کا چھوٹا سا ایک شکر
یہ تیرے شکر وں کا شکر
اللہ اکبر
اللہ اکبر
حسین کا چھوٹا سا ایک شکر
صحنی جو سب نے اذان اکبر
اللہ اکبر
اللہ اکبر
آدھے سینہ میرا کہ
یہ شان عابدیہ شان اکبر

۱۰۴

اللہ اکبر! اللہ اکبر!
 نماز کے تھے وہ پڑھنے والے
 سلام ان پر صلوة اُن پر
 ابھی تک وہ اذان اکبر
 اللہ اکبر! اللہ اکبر!
 وہ آج بھی کہہ رہے ہیں ہم سے
 بے شمار کمرہ و اذان اکبر
 اذان اکبر سنا سنا کر
 اللہ اکبر! اللہ اکبر!
 محمد اپنے امام کل ہیں
 علی ان ہی کا ہے ایک برادر
 کہ جن کا پیر تک ہے ایک اصغر
 انھیں کا پیر تک ہے ایک اکبر
 اللہ اکبر! اللہ اکبر!
 ہے ابن مہدی سجدہ اسٹھیں کا چاکر
 اللہ اکبر! اللہ اکبر!



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
مَجْرٰی ماتم ارباب وفا آج بھی ہے
نالہ فاطمہ زہرا کی صد آج بھی ہے

فوت صاحب بیاض
جناب ساجد ابن احسان امر دہوہ

ایمان بیکلام
ماتم شبیر میں کیا کیا عطا ہوتا رہا
مَجْرٰی خود دردی بڑھ کر دوا ہوتا رہا

نوحہ نمبر

”کہاں وہ تشنہ دہانی کہاں لب شہیر“

اثر دکھا کے رہا ان میں فاطمہ کا شیر
کسی کے سینے میں برجی کسی کے حلق میں تیر
تڑپ کے گر گیا جھوٹے سے اٹھنے پر تیر
ہزارم جہاں سے عزم عابد دلگیر
ادھر ہیں صرف بہتر، ادھر ہے فوج کثیر
نہ ایسا بھائی نہ جہاں میں نہ ایسی ہے ہم شیر
سمٹ کے آگئی اشکیں میں خلد کی جاگیر
ادھر سہیل کی گردن پہ پھر گئی متم شیر
ہم نہیں ہے نام کو بھی تھر تھر میں قوم شہیر
یہ زخمی پشت یہ دڑے رطوبت یہ زنجیر
وہ قید خانہ وہ لائیں وہ ظلمتیں وہ اسیر

کہاں وہ تشنہ دہانی کہاں لب شہیر
یہ ایک ملک سی ظلم و ستم کی ہے تصویر
اثر نواز تھا وہ استغاثہ شہیر
گلے میں طوق کبراں بارپاؤں میں زنجیر
نظر کے سامنے لفت ہے سحر و باطل کا
جو اب زیرِ بے عباس مل نہیں سکتا
یہ ایک ادنیٰ سا صدقہ غم حسین کا ہے
ادھر تو زینبؓ مہر نے دل کو تھما لیا
رسولؐ زخمیاں بلوے میں ہیں رہنے نہ
کلیجے مل گئے یہ جبر و ضبط کی منزل
وہ بچکیاں وہ سکینے وہ کسی ہاتھ

رہ حسین سے ہم کو کوئی ہٹا نہ سکا
ملا دی خاک میں احسان وقت کی تدبیر

نوحہ نمبر

گھر آ بھی جا میرے اٹھ کر کہ شام ہوتی ہے
گھر آ بھی جا میرے اٹھ کر کہ شام ہوتی ہے

یہ بین کرتی ہے ماں اور جان کھوتی ہے !
 بے کوزہ ہاتھ میں اور بے نظر سگے مقتل
 مسکینہ تشنہ رہائی پہ پیرے روتی ہے
 اندھیری رات یہ دشتِ بلا کا سماں
 غم نہ جاکے ہیں کائنات سوتی ہے
 وہ شیرِ خوار وہ باجھوں پہ خون کے قطرے
 قصا تارِ انہی موتیوں پہ ہوتی ہے
 نہ جائے گا دلِ فطرت سے غمِ شہیدوں کا
 ترپ کے رات بھی اشکوں سے منہ کو دھوتی ہے
 نہ میں کو غم نہ ہے اور نہ کس کو ہے انکار !
 رخِ حسین کی زینتِ لب سے ہوتی ہے
 نہ کوئی بغیر، نہ منہ، ہے ایک آگ کا ڈھیر
 رسولِ پاک کی عزتِ زمیں پہ سوتی ہے !
 بھرا تھا صبح کو گھرِ عسکر کو ہوتا راج !
 قیامتِ آلِ محمد کی رات ہوتی ہے !
 رہے نہ بالی مسکینہ کے گوشوارے بھی !
 بچا کو اپنے بہت یاد کر کے روتی ہے !
 غمِ حسین کا لے دے کے ہے یہ سرمایہ
 یہ چشمِ گریہ جو ہوتی ہے کچھ ہر روتی ہے
 یہ خونِ ظلم کے دامن سے دھل نہیں سکتا
 ہزار دنیا شہیدوں کا خون دھوتی ہے

یہ پیرودی ہے جناب اولیٰ قرن کی !
 یہ قوم سلیلوں میں چھڑیاں اگر جھوٹی ہے
 جہاں میں اجور رسالت تو کیا ادا ہوگا
 یہ دنیا بیج عداوت کا خوب بوٹی ہے
 وہ خبیث کو اہل نظر جان کا یمنات کہیں
 وہ دردِ لذتِ غمِ روح میں سموٹی ہے
 جہاں میں چشمِ حقیقت پر کھ سکے گی انھیں
 یہ آشکِ غم نہیں دامن پہ اپنے موٹی ہے
 پھر اسی ہے حرم کو جو قوم ناہنجار !
 خود اپنی کشتی کو ہاتھوں سے خود ڈبوٹی ہے
 کہاں یہ تہمتِ اصفہر کہاں یہ کارِ جدید
 کہ ذوالفقارِ علی آج خون روٹی ہے
 اسی کا نام ہے آسمانِ منزلِ مفرح
 جو زیرِ خیمہ قاتلِ نسا اندھوٹی ہے !

نوحہ نمبر ۱
 خیام آل محمدؐ کے یا سباں عباسؑ

خیام آل محمدؐ کے یا سباں عباسؑ
 قدم قدم پہ سلسلِ ہین امتحانِ عباسؑ
 وفا و مہر کے ہیں میر کا درواں عباسؑ

یہ وہ زمیں ہے کہ جس کے ہیں آسماں عباس
جسینیت کے ہیں ہر دوہا سہاں عباس
جہاں حسین کہا، آگئے وہاں عباس

لبِ فرت پہ ہے تیری داستاں عباس
ہر ایک مونہ تلام ہے لوحِ خواں عباس
پہ تیرے ذکر ہی سے ہر جوان، جوان عباس
وہ بھر دیں قوم کی رگ رگ میں بھلیاں عباس

دُفا کا نام تیرے رام سے ہے والبستہ
وفا کو بخش دے وہ عمر جاوداں عباس
جہاں خلقِ حسن اور کمالی صبر حسین
جہاں شہیر الہی کے ہیں نشان عباس

سُنینت کا تقاضا تھا جان دے دینا
گر نہ فوجِ یزیدی کہاں، کہاں عباس
لبِ حسین زبانِ علی دلِ زہرا
تیرا نہ اسلم ہے کہاں کہاں عباس

ہوں اس میں خون و محبت کہ اکبر و قاسم
پہ تیرے عزم کا آئینہ ہر جوان عباس
سہارا زینت و کلمہ و اہلِ سکینہ کا
قرارِ بیگنی دلِ شکستگان عباس

یہ صبر و ضبط و تجمل یہ جذبہ ایثار!
ہیں تیرے خون و وفا کی یہ شہِ خیال عباس

گناہگاروں کو معراج مل گئی اچھا
سہر نیا ہے اور تیرا آسمان عباس

لوحہ نمبر
نام عباس جو لیتے ہیں تو حال آتا ہے

جب کبھی شفقت مادر کا سوال آتا ہے
تشنہ لبہ سنسلیوں والے کا خیال آتا ہے

جب نظر ماہ محرم کا صلال آتا ہے
اہل دل کے لئے پیغام ملال آتا ہے

کھینچنے دیتا نہیں تلوار کو حکم شہید
لاکھ عباس گورہ رہ کے جلال آتا ہے

شاہ کہتے تھے کہ ان فوجوں کی ہمتی کیا ہے
کیا کہ وہ بخشش اُمت کا سوال آتا ہے

جھوم کہہ تھے انصار شہر دیں رہیں
کہیں پیمانہ عرفاں میں بھی بال آتا ہے

دُجہ ہو جاتا ہے ارباب و فابری
نام عباس جو لیتے ہیں تو حال آتا ہے

ہر نظریہ ہے جلوؤں کی فراوانی سے!
سوئے رن کون یہ خویشید جہاں آتا ہے!

جب بھی اٹھتی ہے نظر سر و سبیل کی طرف
روز عاشور کے پیاسوں کا خیال آتا ہے

سُورِ عاشقِ ہر اک سال ہے غم کی تہمید
 دل تڑپاٹھتا ہے جب وقت زوال آتا ہے
 کہا سرسریٹ کے فضا نے درخیم یہ
 خون میں دلوں کا ہوا بانو تیرا لال آتا ہے
 لکھا صغرا نے سکینہ کو یہ اپنے خط میں !
 کبھی بھولے سے ہمارا بھی خیال آتا ہے !
 روضہ سب سے پیغمبر کی زیارت ہو جائے
 دل میں احسان یہ رہ رہ کے خیال آتا ہے

نوحہ مکیہ
 ہا حقول پہ شہ کے اصغر ناداں مچل گیا

جب حملا کا تیز کہاں سے نکل گیا
 ہا حقول پہ شہ کے اصغر ناداں مچل گیا
 اکبر و فوریہ در دے غش کھاکے رہ گئے
 بر جھگی کے ساتھ ساتھ کلیجہ نکلی گیا
 بل طرح اہلبیت سے اکبر ہوئے وداع !
 بسے بچا کا گھر سے جنا زہ نکلی گیا
 عباس نامدار کے بازو قلم ہوئے
 مشک سکینہ چھدی گئی پانی نکلی گیا !
 علی ادھر تو خیم سے زینب برہنہ سر !

۱۲۲

خبرِ ادرہِ حسین کی گردن پہ چل گیا!

جب بجرِ خوں میں ڈوب گیا فاطمہ کا چاند
غم سے بساطِ چرخ پہ سوزِ سجھی ڈھل گیا

رگڑیں وہ ایڑیاں تہہِ خنجرِ حسین نے
جلتی زمین سے پانی کا چشمہ ابل گیا

کب پہنچے زن میں لاشہِ قاسم یہ شاہ دیں
جب گلبدنِ حسن کا سموں سے چل گیا

اب زینبِ فتنش خاک ہے کنبہِ رسول کا
ایک ایک خیمہ ظلم کے شعلوں سے جل گیا

گودی میں جب سکنے کے آیا سرِ حسین
منہ رکھا منہ پہ باپ کے اور دم نکل گیا

بلوے میں اہلبیتِ محمدؐ میں نے نہ دا!

آہلِ نبیؐ سے کیسا نہ مانہ بدل گیا

بخشا ہے خونِ دے کے سہارا حسین نے

اسلام گر چکا تھا مگر پھر نبھل گیا

جینے کا وہ سلیقہ سکھایا حسین نے!

افسانہ حیات کا عنوان بدل گیا

احصاںِ غمِ حسین کی یہ دلِ نوازیں!

مگر شہرِ میراد دے کے ساپنچے میں ڈھل گیا!

نوحہ مہم
 (در حال حقیقت زینبؓ)
 "حسن حسین کی تصویر زندہ تھی زینبؓ"

ضیاءے خون شہیداں کی دلکشی زینبؓ
 حسینیت کے چراغوں کی روشنی زینبؓ
 جلال شیر خدا ہیبت نبیؐ زینبؓ
 حسن حسینؑ کی تصویر زندہ تھی زینبؓ
 کوئی لٹا نہیں ایسا کبھی زمانے میں !
 کہ جیسے عالم عزت میں لٹ گئی زینبؓ !
 کئے ہیں بیٹوں کے مرنے پر شکر کے سجورے
 ہے یادگار تیرا جذبہ بندگی زینبؓ
 خدا کی راہ میں گھر کو لٹا دیا تو نے !
 نہ کر سگے گا کوئی تیرا ہم سفر زینبؓ
 ٹھہرتا بیڑوں پر کیونکر بھلا کر عباسؓ
 بدھنہ سکتی جو زہراؓ کی لادلی زینبؓ !
 کبھی رکے نہیں اسو حسین کے غم میں
 نہ آئی بھولے سے لب پر تیرے منہ زینبؓ
 سناں جو سینہ اکبر سے شاہ نے کھینچی
 کلیجہ بل گیا غش کھا کے گر گئی زینبؓ
 کبھی اسیری میں جی بھر کے ہائے رونا نہ سکی !

۱۴۴

وہ بعد سب بھٹی تیری ہے کسی زینبؑ
 دلوں پہ نقش ہے دربارِ شام کا خطبہ
 تیری زباں تھی اور لہجہ اعلیٰ زینبؑ
 غمِ حسین میں سب کچھ بھٹلا دیا لیکن
 بھٹلا سکی نہ سکینہؑ کی بے بسی زینبؑ
 نہ مٹ سکیں گے وہ احسانِ قلبِ عالم سے
 حسنینت کے جو سکے جھاگے زینبؑ

نوحہ نمبر
 صدایہ آتی تھی زہرہ کی رن سے ہائے حسین

صدایہ آتی تھی زہرہ کی رن سے ہائے حسین
 پڑا ہے خاک پہ مقتل میں سرِ کٹائے حسین
 گھرے تھے نرغہ آعدا میں اس طرح سُرور
 تلاش کرتی تھیں زینبؑ نظر نہ آئے حسین
 منہ اپنا پھیکے سر خود روئے ظلم کے بانی!
 جب اپنے ہاتھوں پہ اصفہر کورن میں لائے حسین
 فشن سے گر کے کیا سجدہ خدا سے کریم!
 چلا جو حلق پہ خنجر تو مس کر اے حسین
 جواب بانو کہ کیا دیں کہ کیا ہندے اصفہر!
 کھڑے تھے خمیر کی ڈیوڑھی پہ سر جھکائے حسین!

۱۴۵

بہڑا ہے خاک پہ نہ پڑا کے قلب کا ٹکڑا !
جگمگہ اپنے بہتر کا داغ اٹھائے حسین !
تجھے لعینوں نے پیسا سا ہی ذبح کر ڈالا !
دیانا پانی کا قطرہ بھی تجھ کو ہائے حسین
زمین کا نب گئی آسمان لہ نہ اٹھا !
تیرے خیاں لعینوں نے جب جلائے حسین
اٹھائی میت اکبر بھی اسی ضعیفی میں !
ذرا قدم بھی اٹھا لے نہ ڈمکائے حسین



نوحہ نمبر ۱

اے مصطفیٰ کے لال سوئے کربلا چلو!

اے مصطفیٰ کے لال سوئے کربلا چلو
 آئینگی کربلا سے سچی حشر تک صلا
 جو منکران ختم نبوت میں انکے پاس
 یہ ہے امام عصر تک ایک راستہ
 زینبِ نبیؑ کے دین یہ دے سوئے کربلا
 اب تو قریب نہیں عباسِ نادر
 مقتل میں جاری ہیں سیکڑے کوڑھونڈنے
 ہیں عابدہ رضی کے قدموں میں بیڑیاں
 نشہ دہن ہیں لال تنہا سے شہ جنت!
 شہرِ جنت میں شہادت کا مرتبہ
 بزمِ محبت بھی رنگ میں تنہا نہ جائیں گے
 تم بھی رفیق کو ساتھ سوئے کربلا چلو!

نرغے میں ہے ہوا کے چراغِ خدا چلو
 جو سچ کا راستہ ہو وہی راستہ چلو
 بہرِ نبوت لے کے کتابِ خدا چلو!
 ذکرِ نبیؐ سے سلسلہ در سلسلہ چلو
 دشتِ بلا سے حشرِ تلکبے لے رہا چلو
 لے بزدلو پے دمیں اگر جو صلہ چلو
 بن علیؑ کو ستھام کے فقیہ ذرا چلو
 اتنا تیز لے کے انھیں استغیا چلو!
 کوثرِ برکتِ جلد سوئے کربلا چلو
 سرِ سرے کے حق کی راہ میں دارِ بقا چلو

نوحہ نمبر ۲

آغاز ہو رہا ہے شہادت کے باب کا

(آزاد ایت بزمی)

آغاز ہو رہا ہے شہادت کے باب کا
 ہو کر طرحِ حسابِ عجم بے حساب کا

اپنی مثال خود ہیں رفیقانِ شاہِ دین!
 انجانہ ہے یہ سب نگہِ انتخاب کا!
 ہے عاقبت اسی میں پکارا یہ ابنِ سعد
 شیروں کو نہ ہر نہ ملے قطرہ آب کا
 ہے شورِ فوجِ شام میں عباسؑ سے بچو!
 شیروں کا شیر ہے یہ پیرِ بولہ تراب کا
 حیرانِ کائنات ہے اکبرؑ کی جنگِ پیر!
 یہ عزمِ مرگ اور یہ عالمِ شباب کا
 ہے امتحانِ تشنہ لہی میں خدا شناس
 تھا ذہنِ دل پہ بارِ تصورِ بھی آب کا
 قاسم نے ڈانٹ کر کہا اَرْزَق سے وارہ کمر!
 ہم کو کہاں ہے وقتِ سوال و جواب کا
 ذہنِ دل و نگاہ کو بخشی حیاتِ نور!
 شبیرؑ کیا جواب ہے اس انقلاب کا
 مشکِ دُلمہ بکھالے جو زن کو چلا دلیر
 چہرہ اُتر گیا شہِ گمہ ووں جناب کا!
 خون میں نہا گیا ہے جو نہ پیر کا ماہِ تاب
 غم سے لہو لہو ہے جس گہ آفتاب کا!
 آلامِ روزگار پہ تیرھی ہیں خندہ زن
 احسان ہے یہ سبطِ رسالت مآب کا

نوحہ نمبر

”ما تم شاہ میں رونے کا صلہ دیتے ہیں“

(از ہدایت پیغمبر می)

ما تم شاہ میں رونے کا صلہ دیتے ہیں
ہائے سجاد کو سونے نہیں دیتے ظالم
گر مٹی تشنہ لہی سے یہ وفا کے پیکر
پاس امت سے تو بلوئے یہ بھی اہل حرم
جادہ حق میں یہ غوغا نوحہ کے پالے
ہم عمر شاہ کی آغوش میں رہنے والے
یہ محمد کے نواسے ہیں علی کے بیٹے
یہ حقیقت ہے محرم میں دوا کے بدلے

مقتل جال سے ہر اک اہل نظر کو بزم می

اہل حق منزل ایمان کا پتہ دیتے ہیں!

نوحہ نمبر

ماں جا کے کہاں تم کو پکارے علی الصغیر

(از ہدایت پیغمبر می)

ماں جا کے کہاں تم کو پکارے علی الصغیر
اے خیر جگہ آنکھوں کے تارے علی الصغیر

سن سے جو جلا تیر تو شبیر پیکار سے
سنبھلو علی الصغیر پیارے علی الصغیر

معلوم ہے کچھ نہ یہ عباسؑ گئے ہیں !
 بیتاب نہ ہو پیاس کے مارے علیؑ اصغرؑ
 آتش میں شبیرؑ کی پانی کے بہانے !
 ہنستے ہوئے مقتل کو سدا مارے علیؑ اصغرؑ
 تم کوں سے صحرا میں ہو خاموشی بکا رو
 ان کی نظر آج اتالیؑ علیؑ اصغرؑ
 گھبرا کے سکیٹنے نے یہ شبیرؑ سے پوچھا
 کیوں ساتھ نہیں آئے ہمارے علیؑ اصغرؑ
 تھا کوثر و تسنیم کی موجوں میں تلاطم
 پیارے جو تھے دریائے کنائے علیؑ اصغرؑ
 صورت سے نمایاں ہے جھلک شیر خدا کی
 سیرت میں ہیں قرآن کے پارے علیؑ اصغرؑ
 معلوم کئے علم کی کڑی دھوپ میں بن نہی !
 زندہ ہے ترے علم کے سہارا علیؑ اصغرؑ

لوحہ نمبر ۱۵۰
 بے یار و مددگار ہیں اور تشنہ دہن بھی

(ازیدایت بندھی)

بے یار و مددگار ہیں اور تشنہ دہن بھی
 لیکن نہیں شبیرؑ کے ماتھے پر شکن بھی !
 کعبے کے نگہبان نے اسلام کی خاطر

گھر بار ہی کیا چھوڑ دیا اپنا وطن بھی !
 سینچا تھا جسے شافع محشر نے مشابہ روز
 تارخ ہوا ظلم کے ہاتھوں وہ بچن بھی
 عابد سے کہا شاہ نے منزل ہے ابھی دور
 باقی ہے ابھی مرحلہ طوق و رکن بھی
 زمیں کے تھے یہ بین سر اللہ شبیر
 کیا باقی شکر بھائی کو دینگے نہ کہن بھی
 شبیر نہیں ہیں تو یہ بھولیں نہ سمجھیں !
 ہیں صورت شبیر شہ دیں کی بہن بھی
 اللہ سے شبیر کا یہ آخری جملہ
 رن ایک طرف کانٹا اٹھا چرخ کہن بھی
 پہروں سے شہید دل کے خیال رنگ نشکر
 مصروف عبادت ہے ہر اک زخم بدن بھی
 تھی جن کے قبسم میں ابھی دودھ کی خوشبو
 گل ہو گیا اک تیر سے وہ غنچہ دہن بھی
 یہ مرگ نہیں نیند سے جاگیں گی کیونہ !
 یاد شہ دیں بھی سفر کی ہے تحف کن بھی
 بزمی دل پیر سوز کو کافی ہے اشارہ
 ہو سنگ تو بیکار ہیں پیر درو سخن بھی

نوحہ نمبر

رودکر سکینہ کہتی تھی اماں کدھر چلیں!

رودکر سکینہ کہتی تھی اماں کدھر چلیں
 بابا جلدھر گئے ہیں اب ہم بھی اُدھر چلیں
 اور ساتھ اپنے ہم علی اصغر کو لے چلیں
 اماں ہمارے قافلے والے کدھر چلیں
 بابا کے بعد ہم یہ مصیبت یہ لڑی ہے!
 چادر ہمارے چھین لی پوشاک لٹی ہے!

(۲)

اماں ہمارے ننھے سے اصفیٰ گئے کہاں
 قاسم گئے کہاں علی اکبر گئے کہاں
 عباس نامدار دلاور گئے کہاں
 اور سب ہمارے مونس ویاور گئے کہاں
 بابا کے بعد ہم یہ مصیبت یہ لڑی ہے
 چادر ہمارے چھین لی پوشاک لٹی ہے

(۳)

ایماں بتاؤ کس کو بہتر کوروؤں میں!
 یا گھٹنوں چلے علی اصغر کوروؤں میں
 اس کشتی میں داغ اٹھائے کوروؤں میں
 کہنے کے ساتھ قید میں جانے کوروؤں میں

بابا کے بعد ہم یہ مصیبت یہ لوطی ہے !
چادر ہماری چھین لی پوشاک لوطی ہے

(۴)

لاشے پہ گھوڑے چل دیئے روئی نہیں تھی میں !
پا پا لاشے ہو گیا روئی نہیں تھی میں
بازو بھی کٹ گئے مگر روئی نہیں تھی میں
گھر بھرا ہوا تباہ پر روئی نہیں تھی میں
بابا کے بعد ہم یہ مصیبت یہ لوطی ہے !
چادر ہماری چھین لی پوشاک لوطی ہے !

(۵)

زمین یہ بونی پیرٹ کے ققتہ کبر و خست ہم
ہم میں نہ تاب ضبط ہے ہم میں نہیں ہے دم
کس کو سے نائیں جا کے یہ روداد رنج و غم
راو کر سیکند بونی کہ کیسے کروں خست ہم
بابا کے بعد ہم یہ مصیبت یہ لوطی ہے
چادر ہماری چھین لی پوشاک لوطی ہے !

(۶)

آخر یہ ققتہ رنج و الم تمام
آخر یہ ققتہ کہتا ہے لے لیکے اس کا نام
آگے بڑھی سوار کی دختر شہ انام
بالی سیکند یہ یوں کرتی تھی لالہ فام
بابا کے بعد ہم یہ مصیبت یہ لوطی ہے
چادر ہماری چھین لی پوشاک لوطی ہے

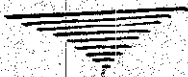
۱۵۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
تم پاس اب میں لایا ہوں فریاد یا علیؑ
دودا دودا کرو شاد یا علیؑ

۱) فریاد بارگاہ جناب امیر میں!
۲) فریاد بارگاہ غم سیدہ میں!

نہ ہوں یکسر
نایاب فریادی کا مام

۳) فریاد بارگاہ ابو الفضل العباس میں!
۴) فریاد بارگاہ قائم آل محمدؐ امام مہدی الزمان علیہ السلام میں!



فریادی لوحہ

یا جناب سیدہ تم کہ خدا کا واسطہ
بخشد مجھے سب خطا میں تم اب بھی رہنا
آپ کو بخش کی دیتی ہوں تم سنی لیجئے
باقی وجہ کے صدقے میں ہوں میں کو شفا
حضرت بی ادنیٰ کا دیکھئے صدقہ مجھے
عسکری اور مہدی ہادی کی دیتی ہوں تم
البر و الصبر کے صدقے میں ہوں پوری ہر مرد
بخشن امت کی خاطر کسی جھیل میں نہ تیاں
کچھ جلدی مدد خیر الہی کا واسطہ
مشکلات میں حل کیجئے مشکلی کتنا کا واسطہ
شیر و شیریں اور زین العبا کا واسطہ
معجزہ دکھائیے موسیٰ رعد کا واسطہ
میری بی بی خون شاہ گریلا کا واسطہ
اور عباس جری بادشا کا واسطہ
تم کو فرزانہ بنت مرتضیٰ کا واسطہ
زینب کو کلمہ کے صبر و خدا کا واسطہ
سب عزیزوں سے ملیں اور جلد زیارت ہو العیب
کل شہیدوں کا صدق، انبیاء کا واسطہ

فریادی لوحہ

یار شفیع صبر و محشر کا واسطہ!

یار شفیع صبر و محشر کا واسطہ
مشہور ہیں جو دفتر زہرا جہان میں
جس کو کیا شہید لعینوں نے تشنہ کام
جو کو زہرا دوا و غذا فوج شام نے
اپنے دلی دھی پیغمبر کا واسطہ!
اس دُخیز رسول مظهر کا واسطہ
اس وطن کا کشتہ و خنجر کا واسطہ
اس بیکس و غریب مظهر کا واسطہ!

ہو کر بلا میں شامیوں سے چھین لی
 بچے جو ہیں بچلے مٹی سے انکو لڑا
 اولاد کا نہ ذرا کسی کو نصیب ہو
 جو جو رہا ہیں پھیلی ہوئی ہیں وہ دور ہو
 کاظم کی اور رضا دینی کی کچھ قسم
 مشہور ہو کر ہیں جو دونوں جہان میں
 بہر جناب مہر دی دیں شاہ دوسرا
 عاشور کو شہید جو عصر ہو گیا
 اس تشنہ لب سین کے لشکر کا واسطہ

فریادی نوحہ

یا علیؑ مشکل کشا آپ سے فریاد ہے

آئیے بہر خدا آپ سے فریاد ہے
 بہر رسولؐ خدا آپ سے فریاد ہے
 بہر حسنؑ مجتبیٰؑ آپ سے فریاد ہے
 ازبے کاظمؑ رضا آپ سے فریاد ہے
 جلد ہو صحت عطا آپ سے فریاد ہے
 غم نہ ہوان کو ذرا آپ سے فریاد ہے
 آپ ہیں شیر خدا آپ سے فریاد ہے

یا علیؑ مشکل کشا آپ سے فریاد ہے
 دیونہ اب کیجئے جلد خیر لیجئے
 دل میں ہمارے ملال بہر جناب بتول
 باقرؑ و جعفرؑ کی ہے آپ کو مولا قسم
 بہر حسنؑ و زینبیؑ بہر حسنؑ عسکری
 ازبے مہر دی دیں جتنے ہیں ہو مینیں
 اکبرؑ عباسؑ کا واسطہ قسم کو شہما

زینب کلمہ کا، اصغر معصوم کا
 خون و محمد کا اور قاسم ناشاد کا
 دیتی ہوں میں واسطہ آپ سے فریاد ہے
 کیجئے صدقہ عطا آپ سے فریاد ہے
 بچنے کی قید کا آپ سے فریاد ہے
 آپ کے در سے سترہا کوئی نہ سائل یہ خدا
 مجھ کو بھی کچھ ہو عطا آپ سے فریاد ہے

فریادی لوحہ

”امداد کرو آن کے یا حبیبِ درد کدہ“

امداد کرو آن کے یا حبیبِ درد کدہ
 خالق کے ولی عقدہ کشا گل کے مددگار
 مہجدھار میں جس طرح پھنسی ہے میری کشتی
 امداد بغیر آپ کے ہوگی نہ سمجھی یا نہ!
 تم رہبر عالم ہو شہنشاہِ ولایت!
 تم قلندرمِ رحمت کے ہو یکتا درِ شہزادہ
 جو مرضی سمجھا دی وہی اللہ کی مرضی!
 تم چاہو تو ہو رنج و الم مجھ کو نہ زہناہ
 اللہ و محمد کے لئے حاجی ہو آ کر!
 مسکین کا صدقہ بیئے نہ ہڑا جگر افکار
 سچا ڈکے باقر کے، لے غم سے سچا ڈاؤ
 امداد کرو میری بیئے جعفر طہیہ

جعفر کی تمھیں روح کا ہے واسطہ مولا!
 لوجلد خیر میری ہے کاظم دیندار!
 اب بہر رضا میں سے مددگار ہو آ کر!
 حل کرنا میری مشکلیں تم کو نہیں دشوار
 حامی ہو میرے بہر حق اور نفی کے!
 آزاد کرو غم سے بے اہم مختار
 لوجہر حسن عاشر کا فریاد کو سن لو
 اب بحر مصیبت سے میری کشتی کرو پار!
 میں واسطہ دیتا ہوں تمہیں نجات حق کا
 ہر رنج و مصیبت سے کر و مجھ کو سبک بار
 لوجلد خیر میری ہے اکبر علیہ واصغر
 صدقہ میں علت مدار کے ہو آ کے مددگار

فریادی لوجہر

”دختر خیر اوری کیجے مشکل کو حل“

دختر خیر اوری کیجے مشکل کو حل
 شان میں نازل ہوا آپ ہی کے ہل آتی
 رندہ ہو میرا سوال آپ پر روشن ہے حال
 دل میرا پریشان ہے مضطرب و حیران ہے
 ہے یہ میری اتماس پاں کی آگے یا پس
 زوجہ مشکل کشا کیجے مشکل کو حل
 جلد بے کرا کیجے مشکل کو حل
 بہر بول خدا کیجے مشکل کو حل
 از بے مشکل کشا کیجے مشکل کو حل
 بہر حق کیجے مشکل کو حل

ہو عطا سب کو جین بہرام حسینؑ واسطہ عباس کا کیجئے مشکل کو حل
مالک کون و مکال گیارہ امانوں کی مالک آپ پہ لوٹدی فدا کیجئے مشکل کو حل
دل کو جو ہے اضطرابِ حال ہے میرا خواب
سنئے میری التجا کیجئے مشکل کو حل!

فریادی نوحہ

یا صاحب الزماں! میری ابداد کو آؤ۔ فریاد کو پہنچو
اے حجت حق جلوہ پُر نور دکھاؤ۔ فریاد کو پہنچو!
سب حال میرا آپ پہ روشن ہے مراسر۔ لہتی ہوں مضطر
اللہ مدد کرنے میں وقف نہ لگاؤ۔ فریاد کو پہنچو!
کر دیجئے میرے مرنے غم کا مداوا۔ اے میرے مہیا!
دنیا کی پریشانیوں سے مجھ کو بچاؤ۔ فریاد کو پہنچو!
اے مہدی! دیں آؤ مصیبت کی گھڑی ہے مشکل یہ پڑی ہے
تم اپنی کینزوں کو مصیبت سے بچاؤ۔ فریاد کو پہنچو!
اب ظالموں کے ظلم تو جھیلے نہ جائیں گے۔ کب آپ آئیں گے
فریاد ہے فریاد! مدد کرنے کو آؤ! فریاد کو پہنچو!
تم چاہو تو ہو جائیں ابھی مشکلیں آساں۔ اے قوت ایماں!
اس خادمہ کو رنج و مصیبت سے چھڑاؤ۔ فریاد کو پہنچو
آقا تمہیں اکبر کی اور اصغرؑ کی قسم ہے اب ہم یہ کہتے ہیں!
دشمن پہ میرے تیغ کی بجلی کو گہراؤ۔ فریاد کو پہنچو!
دشمن ہیں بہت اور میرا حال ہے ایترا۔ فرزندِ پیمبرؐ

بگڑ گئی ہوئی تقدیر کو اب جلد بناؤ۔ فریاد کو پہنچو!
دن رات غم و رنج میں کہتی ہوں میں مضطربے دلبر حیدر
اللہ بہ العجز از مدد کرنے کو آؤ۔ فریاد کو پہنچو!

فریادی لہجہ

یا حضرت عباسؓ مدد کرنے کو آؤ!
ایدا کو پہنچو!

یا حضرت عباسؓ مدد کرنے کو آؤ۔ ایداد کو پہنچو!
مہجہ چھارہ نہیں بیڑا ہے میرا یا ر لگاؤ۔ ایداد کو پہنچو!
راہِ بخار نہ دکھا دیجئے دل ہے میرا مضطرب۔ از بہر تہمید
اب مجھ سے سب سے سب کے کاموں کو بناؤ۔ ایداد کو پہنچو
میں چہارہ مقصودم کا ہوں واسطہ دیتی ہر دم ہوں یہ کہتی
صدقے سے سکینہ کے اب العجز نہ دکھاؤ۔ ایداد کو پہنچو!
بیمار جو ہیں ان کو شفا ہو میرے مولا۔ اب دل ہے ہر اسماں
اب رحم کرو اس کے ہر آفت سے بچاؤ۔ ایداد کو پہنچو!
ہے وقت کینٹھن بن نہیں آتی کوئی تدبیر۔ اے بازوئے شبیر!
جو ہم سے جدا ہیں انھیں اب جلد ملاؤ۔ ایداد کو پہنچو!
ہے درجے آزارِ فلک کیا کہ میں آقا۔ کچھ بن نہیں آتا
اب رزق ہمیں ایسے نذرانے سے دلاؤ۔ ایداد کو پہنچو!

رحمت کی نظر جلد ہو بن جائیں میرے کام صحت کے نہیں جاں
 بیماروں کو مولا میرے راب جلد شفا ہو۔ امداد کو پہنچو
 الجاز سے سب شکلیں کر دیجئے آساں۔ حیدر کے دل و جاں
 پوری ہو منت سنا مجھے روئے پہ بلاؤ۔ امداد کو پہنچو!

فریادی نوحہ۔

فریاد کو پہنچو دم امداد کو پہنچو۔ یا حضرت عباسؑ

فریاد کو پہنچو، دم امداد کو پہنچو۔ یا حضرت عباسؑ
 حنین کا صدقہ میری بکری کو بناؤ۔ یا حضرت عباسؑ
 خوفِ کرمیشت میں پریشاں ہیں ہر جا۔ ہم حنینوں میں رسوا
 صدقہ شہِ مظلوم کا روزی یہ لگاؤ۔ یا حضرت عباسؑ
 ہر ایک کی اولاد بچے پھولے رہے شاد۔ اور نیک ہوا قتاد
 جاہ و عہد و دولت و اقبال بڑھواؤ۔ یا حضرت عباسؑ
 اولاد نہ ہو جن کو وہ ہوں صاحبِ اولاد۔ گدے دی بھی ہو آباد
 پھر سایہ ماں باپ میں پروانِ حیرت بھاؤ۔ یا حضرت عباسؑ
 مشکل مومنوں کی عقدہ کشائی کرو پیہم۔ لے غازی عالم
 ہر حجرِ مصیبت سے بیڑا پار لگاؤ۔ یا حضرت عباسؑ
 گھر جائیں جو طوفانِ غم رنج و الم میں۔ دکھ درد و ستم میں
 صدقہ علی اکبر کی جوانی کا بجھاؤ۔ یا حضرت عباسؑ

رنجور مریضوں کو بہت جلد شفا دو۔ آزاد مٹا دو۔
 عجم کا ہے واسطہ اعجاز دکھاؤ۔ یا حضرت عباسؓ
 گھر شیعوں کے آباد ہوں دلہند ہوں خوشحال۔ دشمن بے ایمان
 مجھ پر تم کے غم کیسے نہ کسی غم میں رہاؤ۔ یا حضرت عباسؓ
 مومن رہیں دلشاد و قفس سے ہوں آزاد۔ فریاد ہے فریاد
 آفات و بلیات سے ہر اک کو بچاؤ۔ یا حضرت عباسؓ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

علیؑ وارث نبیؐ وارث علیؑ وارث

یہ سو چنا ہی عہد ہے کہاں کہاں ہے علیؑ
جہاں نہاں پہنچا سوتی ہے وہاں وہاں ہے علیؑ
ایک طرف ذات محمدؐ دھڑ دھڑات خدا
اسخیں لطیف تجالوں کے درمیاں ہے علیؑ

یا غازی عباسؑ المدنی یا غازی عباسؑ المدنی

نہ ہزار کے بھرے گھر میں تباہی کا سماں

پنجابی زبان میں نایاب اونیٹ جات

پنجاب کی مشہور انجمنوں کے مقبول عام دسویں کلام!
جنگلوں میں وحاشہ کے مرتبہ کے مرتبہ
اٹھنا ہوا شہید کے خیموں کے دیوان ہے
مرتبہ

جناب مرزا فاضل عباسؑ وحید رضا خان

حسنین "انجمن غلام علیؑ" جاجر رضا
کہراچی

نوحہ نمبر ۱۶۴
 شام دی قید بھائی آں!
 بے کے پھڑے تیرا میں دین بچا آں
 دیدہ دی میرے موئے سر توں چادر دی لٹھی!
 دے کے پردہ شان پرے دی ودھا آں!
 تیرا معجزوں لگا در سکینہ دے لٹھے
 تنہا اٹھ دی قبری میں بنا آں
 جیھی اکبر نون لکی سر دی نیزے تے چھٹھے
 تیرے غازی دے وی بازہ میں گٹا آں!
 ہائے نانا تیری اُمت پھر یا میںوں شام
 ویتج دریاہ دے خطبے میں سنا آں
 مرگئی ہائے سکینہ دی رورہ بابا
 تیرے عابد نون دی نہ بخیر بولا آں!

نوحہ نمبر ۱۶۵
 گھن آجام سکینہ پانی آگیا
 دمک گیاں آساں جو غازی لا گیا!
 آئی ہے شک سکینہ خالی
 آپ نہ آیا سید عاری
 بن پانی دے آون توں شر ماگیا!

اصغرؑ خیمے چپ نہیں کھڑا
 اہڑی داکوئیؑ ورنہ نہیں چلدا
 نمودی ماہر کے کافی مشک ڈھلا گیا
 عوں و محمد جھوک لڑائی
 قاسم مہدی موت دی لائی
 غازی مر کے شہ دی مگر جھٹکا گیا
 سہ غازی دا جھولی پا کے
 منہ تے منتر بہ کھسید آکھے
 سڈ کفن بھائی وقت اخیر آ گیا
 قتل حسینؑ دا ہو گیا سوکھا
 نذیر ظلم داخل گیا سوکھا
 ماشکی نال مرن دے فوج مہکا گیا

لوحہ نمبر
وجہ قتل دے آگئی زہرا جانیؑ
 مجرا ڈے نہیں سنگا بھیس کول بھائی
 آگئی زینب امجدی باہندی
 قدم قدم تے عشق کھا جانندی
 موت بھرا دے صدرے نظر کھائی
 زینب و دروہ کے زلفاں چمیاں
 وجہ قتل دے خبراں ڈھمیاں
 شام دی قیدن رسیاں پاکہ آئی
 زینب چمیاں گل اطہر کول
 ویرہ ڈھکا بن پیادہ سر کول
 کنب کھا دھرتی سخت اندھیری آئی
 دروہ کھائے سین سکینہ
 بابے حاضر کیستہ سینہ
 عابد بیڑی تے نہنجیر دکھائی!

نذیر نبیؐ داکتبہ ملیا
فلکوں جھک جاتی پائی
خون حسینی خاک تے ڈھلیا

نوحہ منبر
لوگو کیوں ذکرِ سناواں کھوڑا نالی آون دا
زینبؑ تے کلثومؑ رقیہؑ بالودے کہ لاون دا
گھوڑے آکائی گاہل ڈسائی
بھینٹیں چاگلو نگڑی پائی
آکھن گھوڑا دس کچھ ساکوں نہیں توں ہونے دا
دھپے پی آلاش بھڑادی
گھوڑا آگے مرشد نہاد ہی
گھوڑے بھجن توں پہلے کمر کوئی چارہ لاش اٹھاوون دا
گھوڑے دل اہیہ گاہل سنائی
رہی کول پتر دے آہی
زخم زیادہ آہن بی بی کہ کچھ پتیاں لاون دا
کر کے طرف بخت آدے مکھڑا
زینبؑ دسیاں پیو کول دکھڑا
دور وطن ہے چارہ کوئی نہیں ورنے فلاں دا
گل منطووم تے دھاواں چلیاں
امت خیمے دسیاں گھلیاں
عجب نذیر طوقہ دیکھیا امت تے پر جاوون دا

نوحہ منبر
مسلم جائیاں آل رنیاں اماں ساکوں ہول ہن
آئی ہے خواب ظلم دے دے اماں پے گئے دلو پھول ہن
رودر واکھن اماں ساکیں
عید نہ آئی تے اڈے تائیں

اصلی عید اہتمامی دے ماماں میں نہیں ہندے کو لہاں
خط بابل دا کوئی نہیں آیا لکھتے دل سدھرایا
امری کل غم لگا کیلجے دل بہنس دے ڈول ہن
چن نہرا دا چوٹیاں جھڑے ساوتن دانکوں میں تہہ دے
آکھ بچڑی سنگو دعائیں کوئی نہیں لے قول ہن
آکھن ویر سنگا دے ماماں ! لہ وندا عیضے شاہ وڈ شاناں
نذیر اٹھ گیاں نیسنگراں خالی ہن کہ جھول ہن

نوحہ منابر
آوے اکبر، آوے اکبر آ!!!

مروسی صغرا، آوے اکبر آ
بلیھی ہاں ویر پیرے کچ کے مکھ ناہ دیکھیا تینڈا رنج کے
مروسیاں سدھ ہا آوے اکبر آ
اکبر جانی بہوں ہمیاں راں موت قریب ہے محنت لہجہ راں
دھب لول آں اٹھا آوے اکبر آ
آکبر تینڈی جوڑاں شادی دنیا آخر جھوک فساد دی
جیندیاں سہرے پا آوے اکبر آ
ڈینڈھوئیں واڈھل گیا اکبر عھر کنوں اچ رک گئی کیونکر
ملک فراق دی وا آوے اکبر آ

سجناں خط نہیں خیر دا گھلیا
کیوں نہیں دیرن وطن تے ولیا
قاصد آن ڈسا آوے اکبر آ
دل صغرا دے یہاں سد رہاں
نڈیہ نہ دریاں آ نہ قبراں
بہے نکھرے سجین بھرا آوے اکبر آ

لوحہ نمبر

" ذرہ ذرہ ماتی ہے کہ بلا دی خاک دا "
کس گیا لو کہ نواسہ صاحب لولاک دا !

مظلوم برونڈا رہ گیا۔ دھی کول ولیندا رہ گیا
مطلب سکینہ آن پھیا جیاں گہیاں چاک دا !
مظلوم خیمہ چھوڑ آیا۔ بھینیں دے دل کول توڑیا
زینب دے ہتھ کول چم گیا دلبر بتول پاک دا !
خیر ظلم دا چل گیا۔ جنت بقیع ہل گیا !
رنگ لٹوئی ہو گیا پو گرد کیوں افلاک دا !
شاہ رت دے وچہ غلطاں با بھینیں کول بہوں ارمان ہا
جاں کلکے گویاں برہمدا جوڑا بھیٹی پو شاک دا ! ! !
اکبر دی شادی ہو گئی۔ خانہ آبادی ہو گئی
چھوڑ دے صغریٰ گھل رہا کہ بلا دی ڈاک دا
جیکر ڈسایا بیچ و بچے۔ نڈیہ کیوں پچ و بچے
خیمے دے دروں باہر آوں زینب غمناک دا !

نوح کا مندر کربلا دی ریت دم لوٹو دشیر سی

بسم اللہ پڑھ دے سی ماں جلد سینے لگدے تیر سی
 کرسیا پے خمیاں چوں باہر آئیاں بنیاں
 سجداں جلد اسٹھ نہ سکیا دیر تک شبیر سی
 ظالموں دینا توں اصغر عنک صلیاں لے گیا
 پیاس لہو نال ازح بجھائی محمد ملا دے تیر سی
 مار یا پردیس سدھ کے ظالموں شبیر لوں
 آکھے زینب کی میرے جن ویر دی لفقیر سی
 لاش اکبر تے کھلوتا دودے تے آکھے حسین
 کھنڈر تیرے خواب دی ایہہ تے نیلے تعبیر سی
 کوئی اکبر لوں اڈیکے لاڑے اکبر لوں کوئی !
 جمہیں پی جھوڑے لوں دیکھے ایٹھے میرا ویر سی
 لعل و دیں دا دوتے سی جے تیرے سر لوں میں
 ویر سدھ تے ہون لئی ہالے تیری ہم شبیر سی
 کربلا دے سج گیا کہرام جس دیلے حسین !
 اک بنا مٹی دا جھولا پادشاہے شبیر سی !
 نیزے تے پڑھلا ہمایا قرآن سر شبیر دا
 فاطمہ زہرا تیرے ایہہ خون دی تائید سی
 پٹن مٹا سکدا نیلے کوئی خدا اے دین لوں
 لکھ دتی شبیر ایسے خون نال تیرا ویر سی !

خلیبر و خندق پہ حیدر سی تے کہ بلوچ حسین
 شام و پنج نہینب سوار دیں سی تقدیر سی
 اکبر و اصغر تے قاسم دار کے عباسی لڑوں
 ان دی نہ کیتی حسین ناصر تیرا او پیر سی
 و سچ کے غازی داسر نہینب نے چکاں ماریاں
 جد مہرے دربار و پنج کہہ تی بھی نقشہ یہ سی

نوحہ مندر

وِچ سجدے سر شبیر داے

دے پلا آئندہ سی میرے پیر داے
 وِچ سجدے سر شبیر داے
 کی حال رہا ہمیشہ داے
 تلوار داسر تے سایہ اے

تلوار تے تیر شبیر لئی
 دربار دا دکھ ہمیشہ لئی
 تُوں عابدہ دا نہ بخیر لئی !
 تطہیر دا بہ قہ پآیا اے

آکھے صغریٰ ہر اک دارے دن
 آئے وہم دے نہ اقلادے دن
 گئے بابل تیرے پیالہ دے دن
 میرا مانس لبائے آئے دن

ماں آکھیا لاش تے اکبر لڑوں
 رکھیں لا کے کلیجے اصغر لڑوں

میرے لال خبر ہے مادر لڑن	دل تیرا دی نہ نہایا اسے
جے کوئی قصور شیر داسی	کی جرم بھلا ہے شیر داسی
لی دوش دکھی ہر شیر داسی	بہنوں کو فے شام پھر لڑا اسے
کہ کہ سن لو بات اھیل دی لڑن	کہ قیدی بنت بٹول دی لڑن
دس دو ہتری پاک بھول دی لڑن	کیوں وچ در بارہ بلایا اسے
نہ ہر یاسی تلوار لڑن وچ!	ہو پیتا سی باز لڑن وچ
مولا دیال ماتم دار لڑن وچ	مکھ نال نشانہ سنایا اسے

داویلا ہائے واویل!

داویلا ہائے واویلا	مہر گئی آج نئی زہرا
ل گیا پانی کٹ گیا بانہواں	دے واویلا بال سکینہ تکی دی رہا ہیراں!
ن پانی مک چلیاں ساہواں	پیا سے رہ گئے بہن بھرا
بلن گڈی نیسہ رآئی	چم چم نہ کھے امبڑی بجائی

تیرے تیری پیاس بجھائی !
 اصغر اکھیاں کھول ذرا
 واویلا ہمارے واویلا !
 جھک لائے خانی ہو دیا
 پیاس سے گل لڑیں تیرے دیا
 غش دی ہو یا فرش دی نہ دیا
 غش دی ہو یا فرش دی نہ دیا
 واویلا ہمارے واویلا !
 شالا ہو دے خیر خدا یا
 روں اکھیاں کیوں دل کھیرایا
 مہ اکبر نہ قاصد آیا !
 واویلا ہمارے واویلا !
 ظالماں خون دی مہندی لائی
 قاسم دی جینج کمر بل آئی
 لٹا لٹا پیر حسن دی کمائی
 واویلا ہمارے واویلا !
 آخری واہی گلی نال لاواں
 کھول تے ہی اک داری بانہواں
 سید آکھے حد تے جاواں
 واویلا ہمارے واویلا !
 اک سید مظلوم و چارواں
 ظالماں کیتا پارہ پارہ
 واویلا ہمارے واویلا !
 آج ویرن عباس جے ہوندا
 دل زینب وارث پیار وندا
 آں نبی دے خیمے سا طرے
 ظالماں مرنیزے تے چاہرے

نابی رو رو کر دی ہاڑے
آکھے کنوں درد و نڈا !
داویدا ہاڑے داویدا !
دردی گرجی اگ برسا دے
نیش نیش غش غش آوے
نال لے ساتھ بیتیاں دا !
داویدا ہاڑے داویدا !
پن ہروئی مضموم سکینہ
دآوے بابل داسینہ
داویدا ہاڑے داویدا !
دین دے دیری آسے پلے
سے گئے سچ نبی دے فوٹے
داویدا ہاڑے داویدا !
سے گئے سچ نبی دے فوٹے
سے گئے دھن بچیا

لاحر مخبر

ایمان رہیا قرآن رہیا !

انہا جانناں رحیدری مرموم

مان رہیا ارمان رہیا
ایمان رہیا قرآن رہیا
چدراں دی ضمانت مرموم دیو
غازی نہ رہیا نہ مان رہیا
یہاں آساں توڑ دیو
یہاں آساں توڑ دیو

کدی اصغرؑ لڑن دفنایا
شہ پڑے کہ داد ان نہ ہئی

کدی اکبرؑ وارہ دکھایا جیا!
اکبرؑ اڈاں لڑن پیشی پک

نئی ذکرؑ یا اللہ ذکرؑ
دھ لڑا دا پتر جواں نہ

پئے حال خلیلؑ وی تکرؑ
پیو سیزن بکھی کڈ وا رہیا

نہیں بھلنے دیر ایہہ صدہ
دو گھڑیاں لڑن مہمان نہ ہئی
کسے تیر سم دا ڈکیر
دودھ دا تپا پھیر رہیا زباں

فرمایا لڑن زینبؑ نے
افس کہ بھگھیاں پیا میاں دا
کسے قادی غامی تکرؑ نہ
نزع کدی پیو دی ہوسٹھاں نے

ایدا دردی کوئی نہ بولدا
پیا سم دا فتح میدان نہ ہئی

پیاوش الہی ڈولدا سی
زینبؑ دا بھرا تھری صدہ

کی بی بیال تے او ویلا
گھر ستر گیا نہ سامان نہ ہئی

وج فوج یتیدی میلہ سی
چکیاں تے چٹیا ئیاں والیا نڈ

او ویلا جدائیاں مکیاں
آویں میں قربان نہ ہئی

صغریٰ دیاں اچھراں مسکیاں
درمل کے اہدا دین سدا

ایہہ زینبؑ دا احسان نہ ہئی

کدی ظلم کہانی لکھی نئی

کدی بانگ کبردی گُمنی نہیں
کدی بکھڑی شہ نہیں گنی نہیں

پیرا زردی کوئی آیا نہ
تیری قبر نہ وادی کول بنی
کسے شہزادوں آن چھٹا آیا نہ
ارمان سیکہ جان رہیسا

اکھ پیردی دروڑوں وہ درکیتی
ونج قید امام زمانے دا
دربانی خود منظور رکیتی
بن زمینب دادر بان کہیا

پہی روندی تے شہرماندی سی
زمینب نہ بچھانی جاندی سی
پس زمینب ہاں فرماندی سی
دل صخری دا حیران رہیسا

ماٹھ دیاں بندشاں کھلیاں نہ !
ہاں کول دی جا کے بسیاں دا
زمینب لڑوں قیدان بھلیاں نہ
ونج گردن پاک نشان رہیسا

مروان جیسے سلطان بنیں
دل میلیاں نخل اسار لے لے
پیر شہ بندیاں ہاں بنیں
سادات کئی زندیاں رہتیاں

سیح بات تثار نے بول دی
ونج گردن مال دے قرآن رہیسا
پیا سے نے حقیقت کھول دی
پہ دل وونج نہ ایمان رہیسا



نوحہ مخبر رواہے سر پہ نہ بھائی کا سر پہ سایہ

رواہے سر پہ نہ بھائی کا سر پہ سایہ ہے
الہی خیر ہو باز نہ شام آ یا ہے
وہ جس کی شادی کا سامان ہی نہ لایا تھا
وہ جس کو ماں نے بڑی منتیں سے پالا تھا
کہاں سے گون سی مہندی لگا کے آ یا ہے
رواہے سر پہ نہ بھائی کا سر پہ سایہ ہے
الہی خیر ہو باز نہ شام آ یا ہے!
وہ جس کے بھول نشانِ رضاءے یزدان تھے
وہ سہرا مادرہ قاسم میں جس کے آہ ماں تھے
سمگہ وں نے اسے خاک میں ملا یا ہے
رواہے سر پہ نہ بھائی کا سر پہ سایہ ہے
الہی خیر ہو باز نہ شام آ یا ہے

نوحہ مخبر
قیدی ہو کے شام لڑ چلیاں نانا تیریا لڑ لیا
قیدی ہو کے شام لڑ چلیاں نانا تیریا لڑ لیا

منگے سرتے پیدل ٹسریاں ہائے نازاں والٹریاں !
 کربل دے وچہ ہر پاسے ہائے کفر دی بدلتی چھائی اسے
 دواہی جان شہیداں نے ایسی دین دی آہنی پکائی اسے
 کاکی آل بجائے سرتے ہائے مصیبتاں جٹا لٹریاں !

قیدی ہو کے شام لڑ چلیاں نانا تیریاں
 رنگیلی جوانی اکبر دی ہائے موت نے مار چلا یا سہی
 امت نے ہائے شاہ دے سینے ڈاڑھ پھٹ لایا سہی
 پچھائیاں بدلاں وانگوں شامی فوجاں ہائے لٹریاں
 قیدی ہو کے شام لڑ چلیاں نانا تیریاں !

دواہ موہ لائیری بے پروائی عابد قیدی ہو یا سہی !
 پیریں بٹریاں لٹری گلے دھخ خون دے اٹھرو دیا سہی !
 آج نو قیدی ہو گیاں تیرے نازاں ٹھکڑاں والٹریاں !
 قیدی ہو کے شام لڑ چلیاں نانا تیریاں !

ایک گھٹ پانی لئی معصوم تے حرمیں تیر خلیا یا سہی !
 رہ گیا جھولا خانی اصفی لٹری نیند سو یا سہی !
 کر کے یاد پئی روہندی ہزار گریاں کھاں والٹریاں
 قیدی ہو کے شام لڑ چلیاں نانا تیریاں لاڈلیاں

بالی سکینہ روہ و کہندی چاچا پانی لے دی آہ !
 خشک نہ باں تے دل پیادہ بلاتے تیرے پیاس جھکا
 نہ چاچا نہ پانی آیا میں لڑ ہواں دے وچہ کھڑی آہ !
 قیدی ہو کے شام لڑ چلیاں نانا تیریاں لاڈلیاں !

گیتی جان ظفر نذرانہ شکنناں دے دن قاسم نے
 سہرا مکھ تے خون دا لایا تہ س نہ کیتا ظالم نے
 کھیددی خون دی ہوئی ظالماں دے لیاں سہریاں لڑیاں
 قیدی کے نام لڑیاں چلیاں نانا تیریاں تار لیاں!

ننھے اصغر دا گلہ تے حر ملا داتیر سی!

ننھے اصغر دا گلہ تے حر ملا داتیر سی
 خالی جھولا دیکھ چنچال مار دی ہمیشہ سی
 کہہ بلا لیتہ کوئیاں لڑیاں آیانہ خوف خدا
 سر توں چادر لائی ہائے نہنیاں تپہیر سی
 ننھے اصغر دا گلہ تے حر ملا داتیر سی
 خالی جھولا دیکھ چنچال مار دی ہمیشہ سی
 یا کے ہتھماں تے جدول لائے سی اصغر لڑیاں
 دیکھ کے روئی سکینہ لاشن اپنے ویر و سی!
 ننھے اصغر دا گلہ تے حر ملا داتیر سی
 خالی جھولا دیکھ چنچال مار دی ہمیشہ سی
 بے گئے پیراں دے دہر چھلے قید ہو کے جب تہ
 ہائے تہی میت سادی۔ قافلہ شہیر سی!

ننھے اصغر داکلہ تے سہ ملا داتیر سی
 خالی جھولا دیکھ جیجاں مار دی ہمیشہ سی
 دیکھ کے بازو کھے عباس دے بولے شہین
 ظالموں کیوں مار دیا اے ایہ کی نفیر سی
 ننھے اصغر داکلہ تے سہ ملا داتیر سی
 خالی جھولا دیکھ جیجاں مار دی ہمیشہ سی
 شام دے بازو ویر ہو قید آئیاں بیدیاں !
 وال کھلے خاک سر و چہ لکھیاں تقدیر سی
 ننھے اصغر داکلہ تے سہ ملا داتیر سی
 خالی جھولا دیکھ جیجاں مار دی ہمیشہ سی
 پاکے ہتھاں تے جہول لائے سی اصغر نون حسین
 دیکھ گے روئی سکینہ لاش اے ویر دی
 ننھے اصغر داکلہ تے سہ ملا داتیر سی
 خالی جھولا دیکھ جیجاں مار دی ہمیشہ سی
 یاد کر کے ویر نون صغرا نے رو کے یہ کہا !
 جان صدقے میں کہاں ہو خیر میرے ویر دی
 ننھے اصغر داکلہ تے سہ ملا داتیر سی
 خالی جھولا دیکھ جیجاں مار دی ہمیشہ سی
 کہ بلا پہ ظلم دا کھراں ہائے مح کیا !
 نیزے تے شبیر دا سر ظلم دی آخیر سی
 ننھے اصغر داکلہ تے سہ ملا داتیر سی
 خالی جھولا دیکھ جیجاں مار دی ہمیشہ سی

عابد بیارسی لاچارسی قید سی ہوا!
 طوق نہی ہائے گلے وچہ پیراں وچہ نہ بچیرسی
 ننھے اصغر دا اکلہ تے حرملہ دا تیرسی!
 خالی جھولا دیکھ چنچاں ماریاں ہمیشیرسی
 فاطمہ زہرا دا پچن وچہ کہ بلا دے لٹیا گیا
 ظالماں نے ہائے رنگ لئی خون وچہ ہمیشیرسی
 ننھے اصغر دا اکلہ تے حرملہ دا تیرسی
 خالی جھولا دیکھ چنچاں ماریاں ہمیشیرسی
 کہ قیاں دانہ وری تے دن سی دسویں دالفر
 لٹ لٹجی ساری کمائی ہائے میرے پیر دی
 ننھے اصغر دا اکلہ تے حرملہ دا تیرسی
 خالی جھولا دیکھ چنچاں ماریاں ہمیشیرسی

نوحہ نمبر

صغرا دا بابا کر بل وچہ بنکے جدوں مہمان گیا

صغرا دا بابا کر بل وچہ بنکے جدوں مہمان گیا
 لچ نبیاں دی رکھ لئی مولیٰ چڑے کہ قربان گیا
 مال پانی نرخ شیروی پتیا پیا ساکھ تیر تیرنے لیتا
 اس دنیا لولہ رہا اصغر لیتے نشتک کہاں گیا

نہ تشک رکھاں دا گرم اپو اے بیباں تے دو دہری خوشی لے
 نہ مل ظلم دا تیر جلا کر کے ظلم دی قبر اے کسان کیا
 کھجیا تیر تے نہ کیا پھرہ، اتر گیا نہ باب دا ویرہ
 ناحق خون زیں نہ جھٹلے نالے کسب اسمان کیا
 لاش پتھراں تے پتر دی چالی پھولی تیر ہی اک قبر بنائی
 دفنا کے ہائے مڑ مڑ دیکھے چھپ دا قبر نشان کیا
 سینے دل پہ پھر جی لہوہ گئی نہ سنبھلے نہ وندی خاک تے پھر گئی
 کھل گئی یک نئے ہنسی آگئی ماریا پتر جواں گیا
 پھل کھچیا تے قاصد آیا، اکبر نے ہائے نہ نک بدلایا
 مضر اویدے لہ پئی دیکھے لڑا جلدے ہائے مان گیا
 لاش بچکے نہ بچی جاوے قدم قدم تے مکر لڑا اے
 غم پتر آندے مار مکا ندے صابر اکبر دکھاں گیا
 اکھ ورتے نہ کیا پھرہ، عباس نوں میں لال کہا دیکھرا
 ناں یا ہنواں ناں آسرا کوئی موت وی نظر بچاں گیا
 تیرا کیتی مشک پا مال لے ڈل گیا یا لیا خیال اے
 مہرجاؤں کئے بال بیاسے غازی اے گل جان گیا
 عرش توں سہرا ربے کلیا۔ دولہا بنکے قاسم چلیا !
 لہ ورتے پتر۔ برائی جیج دا بدل غنڈاں گیا !
 لاش قاسم دی بن گئی گٹھڑی دچہ پڑی دے کبری اچڑی
 اک دن دچہ تیر پڑی، پیوہ ہوئی اوند اچڑی بہہاں گیا !
 کہل دے کوئی بن دچہ دچہ تیر ہزاراں تن دچہ

امخ لکدا ہائے ریت گرم تے سیریل توں اترم قرآن گیا
 سجدے دیو پیاک نمازی، کیتا ایسے رب لنڈ راہنی!
 پتر کھواکے سہ کھڑا رکے دیں تے کہرا خان گیا!
 پیغمبیاں لنڈ ہائے اکاں لاکے لٹیا گھر نہ ہڑا جاسکے
 نیزیاں مے نال اک اک ظالم سر توں چدریاں لہان گیا
 کچھ کے لہائے ظالم، تنہائی دا دیکھ کے عالم!
 جاندی وادی رخاواں تے نیلے پالستان گیا
 کربل ویر پھوٹ پھوٹ لاشیں وچھڑی آگئی لاش تے مہمی پھڑی
 تیراں نے پھڑی ملن نہ دیتی دل وچہ رہ ارمان گیا
 لٹھی نہ بردی لاش تے آکے دیر غازی دا پوٹ مار کے
 لٹے پھوٹ نہ نیب مے پدھے عرش تے کتب میدان گیا
 بچے دگدگے ویکھن مانداں چپ کہے ہا بھڑیاں ہاواں
 معراج مافراں دا ہائے راہ وچہ بن دا قبرستان گیا

لوحہ نمبر

خون کے آنسو رولاتی ہے ادبے شیر کی

خون کے آنسو رُلّاتی ہے ادبے شیر کی!
 روکے لکھ قلب دو عالم پہ کہانی تیری!
 بے اذباں کے مسکمانے سے یوں لگے
 بھروسہ ضرورت کیا علیؑ العطر کو تھی شیر کی

دیکھ کر مجھے کی حالتِ استغیا تھرا گئے!
 خونِ رویا آسماں! کا بنی کہاں بے پیر کی!
 بند تھے اسخ کے لب اٹھا تھا طوفانِ بیان
 مسکراہٹ کے سہم کی داستانِ تحریر کی
 خاکِ صحرالاشہ شہیرِ یسایہ کہے!
 ظالموں نے چھین لی تھی سرِ دامنِ شیر کی!
 قافلہ آلِ نبی کا قید ہو کر حبِ حبِ جلا
 عیش سے تافر شد آئی تھی عداوتِ تکبیر کی

لاشِ حسینؑ تے بانی سکینہؑ رو رو کہندی!

لاشِ حسینؑ تے بانی سکینہؑ رو رو کہندی رہی اے!
 دیکھ لے یا باقیدن بنے زینبؑ جاندی رہی اے
 جگمگ رہی دایارے ہو یا میراں پھلاں دانگ رہی اے
 لینے پاک لہو دی مہندی قاسمؑ لڑ لگ گئی اے
 سب زلزلے ول رہے جائیں مغراں لڑاں پیغام پوچھا گئیں
 برقیں تیرے دیر الکر دا پیچہ کلیجہ آگئی اے!
 چن بچڑا ہن ہوئی سب بھالیں اگت اگاں لائیاں نے
 دیر بے ہوئی عابدہؑ تائیں نہینت اے گل کہی اے

بانڈ وین کرے دے اسے صبح شام بیٹھی گھر آیلوں نہ
 نہ ریت گرم دی قبر اندھیری لڑوں بچہ مل گئی اسے
 کرے سکینہ ظالم کو کو یا فی دالک جسام دیلا !
 بیڑی میرے ویرہ مہاراجی صبا بروی تپکی اسے
 ہائے مقتل دے ویرہ آ کے اکھیا نہ نیٹ نے کولاکے
 ویرہ دی لاش تے کئی میں پاواں چادر دی تری لے
 بنی نہ نیٹ ویرن ویرن کہندی کہندی شام گئی
 ویرہ علمبردار دی ہائے لاش نظر دی پی اسے
 پاکہ محمد سوز دہائی قیدن ہو کے نہ ہڑا جاتی !
 شام ویلے ویرہ شام دے ہائے خطبہ پڑھدی پی لے
 اٹھی راتیں ویرہ اندھیرے کلیں قید نبھار کے تے
 ہائے سکینہ بابا بابا کہندی ہتی مر گئی اسے
 کر کے منہ ملے دے دل دیندی لے کلثوم دہائیاں
 دیکھ لے نانا ویرہ گہری نہ نیٹ سدی گئی اسے
 دیکھو لوگو اسے گھر لوں ساڈیا کلمہ گویاں نے
 جس گھر توں ایماں دی دولت مولہ کھ لوکاں لئی اسے
 ظلم کہہ نیلہ سے ظالم ہائے فتح ہوئی رستلو ماں دی !
 مدنی صبا براں دے سر آتے جو لے کئی اوہ ہی اسے
 ہائے دلاور اوہ سے گھر دے پاک چیرا جھائے نے
 جس گھر کو لوں ظالم لوکاں دل دی رستو لئی اسے



نوحہ نمبر زہرا جائے دین میری وچ پر دیں دے مار مکائے

زہرا جائے دین میرے وچ پر دیں دے مار مکائے
 ہائے ہائے سر لڑن چادر پہ لٹی کون میری امداد لڑ آئے
 ہتھ نہ کنبیا ، شب چلایا
 اصغر لڑن ظالم تڑپا یا
 مل کے خوں اصغر امانتے سید بنیھا قتب بنیائے
 گل دانہ خم دکھا جا اصغر
 ایسا حال سنا جا اصغر
 شیخے اندر خانی جھولا دکھیا ماں دا دل تڑپائے
 بیانگ ظلم دی دل وچ کھپ گئی
 شکر رسول دیا خون وچ ڈب گئی
 اس دیلے لڑن اکبر قاصد کی اصغر ادا حال سنا دے
 میتر دے داغ نے کمر جھکا کی
 فیر دی شان امام دکھائی
 طیل شیر جوان دلا سبھ چک کے آپ حسین لیائے
 بچے گھر وچ دل گھبرا ایا
 وعدہ کر کے قید نہ آ یا
 سفر آکھے اکبر آ جا ! بھین بنانڈی حر نہ جلاے

صفر اکبر آج جا! بھین نہا نرہی مر نہ جائے
 پتر بھتیجیاں دے غم سہیہ گئی
 ہیریاں توڑی زینب رہ گئی! نہ گئی! نہ گئی! نہ گئی!
 میرے وہ پوچھاں لڑن کوئی! نہ گئی! نہ گئی! نہ گئی!
 دیکھ کے لاشاں بی بی ہوئی
 ہائے رہیہا نہ باقی کوئی
 چارے پائے دشمن و سداے کون مافدان لڑن دفناے
 رات لڑن اٹھ اٹھ کو دے سکیں
 آدے یاد حسین داسینہ
 نال دیواراں سر ٹکرا کے یابا بایا پی کر لائے
 گھر لٹیا برو بادی ہوئی
 وارث مر گئے ہیں نہ ہوئی
 داغ بہتر لے کے دل تے ٹہری زینب دیں پر اسے
 قیدی ہو کے نہ ہر اجائیاں
 سر ننگے کو نے ورنج آئیاں
 شہم دی ماری ہر شہزادی منہ والاں دے نال لکائے
 شام والا پانہ نہ بھلیا
 عابد لڑن دربار نہ بھلیا
 بی بیوں دی شہزادی سید مردے دم تک نیر دہائے
 دو جگ دی شہزادی قیدی
 ہائے پیمبر زادی قیدی

دیکھا آخر اسلام دی خاطر
خطبے وح دہ بارہ منائے

نوحہ مخبر وسداشہر مدینہ چھٹ کے سید کرنل آیا اے

وسداشہر مدینہ چھٹ کے سید کرنل آیا اے
رول گئے دین دے وارث یارب املت خوب متیا
حلق پیاسا باندہ و شاہ دا پیر کیا ہا دل نہ پیرا
گودہ باب دی ہو گئی خالی تیرے حشر دکھایا
نچھے دے و شہر اجائی اکبر لڑن پوشاک لوائی
لڑ گیا اک جنانہ نہینٹ بیڈیاں خوب بچا پائے
مقتل دے وچہر اکبر جا کے ڈکھا پھل بچھا دکھا
رہ جانے کیوں لاش لڑن لیکے صابر خیمے آیا اے
آگئی لاش تے نہ ہر جائیاں منہ و بچھن اکبر دا بیٹا
ویسج کی پتر دی لاش لڑن ماں نے دکھیا دین سنایا اے
ہونڈی ماں نے کھوئے والے حمیدی سینہ منہ سے نال ہے
نہون اکبر دی مہندی لاکھے ماں نے شگن منایا اے
جلہ کوئی پیاسہ رو دے غازی دے دل لڑن کچھ ہووے
ویسج تے حالت معصوماں دی علم تے مشک لڑن چایا اے

نوحہ نمبر

<http://fb.com/ranajabirabbas>

<http://fb.com/ranaibirabbas>

توحہ مخبر اک مظلوم دے تن تے بارش تیرا دی

اک مظلوم دے تن تے بارش تیرا دی
 جیٹھ دی گدھی چھاں سر تے نہ تیرا دی
 ترش نہ آیا تیر چلایا
 اصفیر پیا سا ماہ مکایا!
 رہ گئی جگ ونج یاد جھلے پیرا دی
 اصفیر جاگل نال لاواں !!
 اکبر جیویں میں مر جاواں !!
 صفر خیر مناوے اپنے ویراں دی
 دین دی خاطر سر کٹوایا !!
 نیزے تے قبر آں سستا یا
 لوک آجے دی گل کہ دے تفسیراں دی
 درواں ماری درد و نڈا دے
 زمین بی بی لڑاں پر چا دے
 روندیاں پنڈیاں رات گئی دلگیراں دی
 عابد کویں طوق سنبھلے!
 ریش پین پیرا دے چھالے
 روتے نارا و نارا لڑی نہ بھیراں دی!

پہنچن دی جاگیر دی وارث
 بے پردہ نظیر دی وارث
 قیدی ہو گئی موت رلائی دیرا دی
 کھر برباد بتول دا ہو یا !!!
 کنبہ قید رسول دا ہو یا !!!
 نہ سب تے منزل آگئی تشہیرا دی
 پیر دی لاش تے روندی آئی!
 روہ آکھے نہ سب جانی!
 بن چادر ہے موت تری ہمیشہ اری!
 نہ دن کیوں شبیر کٹائی!
 نہ سب کیوں دربارہ وینج آئی!
 سوچ انہ کیوں لڑ پئی تقریرا دی

نوحہ نمبر روآکھے دکھیا نہ سب

روآکھے دکھیا نہ سب
 یا سارہ یا کو فیاں یا رب
 میرا جن دیرن ناطق قرآن!
 میرا جن دیرن ناطق قرآن
 طوط گئی مکر شاہ فرمایا، غازی دیرہ ہرتے لایا!
 خیمے علم عباس دا آیا، میرا جن دیرن ناطق قرآن!

شکل نہیں دی لاش تے آیا بے کس زخمی تے تڑپا یا!
 سینوں پر چھپی کٹھ کے آیا، میرا جن ویرن ناطق قرآن
 دیکھ لے نانا ظلم کی ہو یا! گودی پیو دے اصف ہو یا
 کو فیاں تیراں کوٹج پر دیا، میرا جن ویرن ناطق قرآن!
 دیوے نہ نینب بھین نہ ہائی! موڑ مہارداں آکھر بھائی
 ہائے ہائے مینوں موت نہ آئی، میرا جن ویرن ناطق قرآن
 بہتھیں اہستہ لڑن دفناوے دین اسلام دے کھاگ جکاوے
 نیرے تے قرآن سناوے، میرا جن ویرن ناطق قرآن!
 راکب دوش سگھو لا لا! رتھ جس دا دفع و اعلیٰ
 ماں دیاں اکھیاں دا اچھیاں، میرا جن ویرن ناطق قرآن
 فوج گودی نہراوی پلیا! ہائے ہائے ہر کے گھر نہ ولیا
 لڑک سناں تے چڑھ کے چلیا، میرا جن ویرن ناطق قرآن
 کلمے گویاں بھائی لائیاں! قیدی بنیاں نہ پیرا جائیاں!
 دیوے نہ نینب بہن دہائیاں، میرا جن ویرن ناطق قرآن
 شاہ دے دل تے داغ بہتہر حق دا سجدہ گلی تے جی
 نہ نینب دیکھیا سارا منظر، میرا جن ویرن ناطق قرآن
 سن دے ظالم لوک ہزاراں! آکھے نہ نینب وچ بانہاراں
 گول گیاں تیرے پردے دایاں، میرا جن ویرن ناطق قرآن
 کیویں مدینے جاواں گئی ہیں سی جامنہ دکھلاواں گی ہیں
 چین گدی نہ پاواں گی میں، میرا جن ویرن ناطق قرآن
 رب سامیں کہہ گماوے بی بی نہ نینب چا فرماوے
 دی مہارداں سلیم چا پاوے، میرا جن ویرن ناطق قرآن